ارشاداتِ رسولؐ

یعنی کردار سازی کے اصول

آیت اللہ فضل اللہ کمپانی

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

الحرمین پبلیشرز پاکستان

الحرمین پبلیشرز پاکستان

ارشاداتِ رسولؐ

یعنی کردار سازی کے اصول

مؤلف

آیت اللہ فضل اللہ کمپانی

مترجم

سیّد ذوالفقار علی زیدی

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	ارشادات رسولؐ یعنی کردار سازی کے اصول (سخنان محمدؐ)
مؤلف	:	آیت اللہ فضل اللہ کمپانی
مترجم	:	سیّد ذوالفقار علی زیدی
صفحات	:	300
سال اشاعت	:	مئی 2004ء
اشاعت دوم	:	اپریل 2011ء
تعداد	:	ایک ہزار
کمپوزنگ	:	غلام عباس وفا

وقار گرافکس اینڈ لیزر کمپوزنگ سینٹر، عباس ٹاون۔

ملنے کا پتہ:	:	علی بکڈپو، عباس ٹاؤن، کراچی فون نمبر: 03333073398
		17848 پوسٹ بکس نمبر 75300 کراچی
مطبع	:	محراب پرنٹنگ پریس، پاکستان چوک، کراچی

انتساب

پیکر زھد و تقویٰ مجسمۂ علم و عمل
اور نمونۂ صبر و استقامت
شفیق استاد حضرت حجّۃ الاسلام و المسلمین
الشھید الشیخ محمد ایوب صابری
اعلیٰ اللہ مقامہ کے نام

قارئین سے گذارش ہے کہ
شہید استاد کے ساتھ شہید حمید بھوجانی،
شہید بشیر علی بھائی، تمام شہدائے محفل مرتضیٰؑ
اور شہدائے محفل حضرت ابوالفضل العباسؑ
کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ذوالفقار علی زیدی

فرمان الٰہی ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ٥

(سورۂ احزاب: آیت ۲۱)

(لوگو!) تمہارے لیے رسول اللہؐ (کی سیرت) میں ایک اچھا نمونہ ہے مگر ان لوگوں کے لیے جو خدا اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے اور خدا کو کثرت سے یاد رکھتا ہے۔

نیز ارشاد ہوا

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ٥

(سورہ حشر: آیت ۷)

(لوگو!) رسولؐ جو کچھ تمہیں دے دیں اسے لیا کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔

فہرست

عرض ناشر ۱۱

مقدمہ مؤلف ۱۴

موضوعات

۱۔ توحید اور معرفت ۱۸

۲۔ خداوند عالم کی حمد اور شکر ۲۳

۳۔ اللہ کی یاد اور اُس کا ذکر ۲۷

۴۔ خداوند عالم کی ذات پر بھروسہ اور توکل ۳۳

۵۔ خدا سے خوف رکھنا ۳۶

۶۔ خدا سے حسن ظن رکھنا ۴۱

۷۔ خداوند عالم کی عبادت و اطاعت ۴۳

۸۔ خدا کی خاطر محبت اور دشمنی ۴۶

۹۔ اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنا ۴۹

۱۰۔ خداوند عالم کی رحمت اور فضل ۵۱

۱۱۔ خداوند عالم کا تقرب اور محبت ۵۳

۱۲۔ پیغمبر اکرمؐ پر درود وصلوات ۵۶

۱۳۔ شفاعت ۶۰

۱۴۔ اہل بیتؑ کے بارے میں فرمایا ۶۳

۱۵۔ قرآن کریم ۷۵

۱۶۔ اسلام اور ایمان کے بارے میں ۸۱

۱۷۔ اخلاص اور یقین کے بارے میں ۸۶

۱۸۔ نیک لوگوں اور اولیاء اللہ کے بارے میں ۸۹

۱۹۔ مؤمن کے بارے میں ۹۲

۲۰۔ استغفار کے بارے میں ۱۰۱

۲۱۔ دعا کے بارے میں ۱۰۶

۲۲۔ شب بیداری کے بارے میں ۱۱۲

۲۳۔ مساجد کے بارے میں ۱۱۵

۲۴۔ نماز کے بارے میں..	۱۱۸
۲۵۔ روزے کے بارے میں	۱۲۹
۲۶۔ زکوٰۃ وصدقات کے بارے میں..	۱۳۵
۲۷۔ حج کے بارے میں	۱۴۰
۲۸۔ جہاد کے بارے میں..	۱۴۲
۲۹۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں	۱۴۵
۳۰۔ گناہ کے بارے میں..	۱۴۷
۳۱۔ موت کے بارے میں	۱۵۰
۳۲۔ فقر اور غنا کے بارے میں	۱۵۵
۳۳۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں..	۱۵۹
۳۴۔ بہشت اور دوزخ کے بارے میں	۱۶۵
۳۵۔ زبان کی حفاظت کے بارے میں	۱۶۷
۳۶۔ نفس کی مخالفت کے بارے میں	۱۷۱
۳۷۔ تقویٰ کے بارے میں	۱۷۴
۳۸۔ علم کی فضیلت کے بارے میں	۱۷۷

۳۹۔ عقل کے بارے میں	۱۸۷
۴۰۔ سچائی اور امانت کے بارے میں	۱۹۰
۴۱۔ تواضع وانکساری کے بارے میں	۱۹۲
۴۲۔ وعدے کو پورا کرنا	۱۹۴
۴۳۔ حسن خلق کے بارے میں	۱۹۶
۴۴۔ حیا کے بارے میں	۲۰۰
۴۵۔ صلہ رحمی کے بارے میں	۲۰۲
۴۶۔ سخاوت اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا	۲۰۵
۴۷۔ زہد اور پرہیزگاری	۲۰۸
۴۸۔ قناعت اور کفایت کا بیان	۲۱۰
۴۹۔ حلم اور صبر کا بیان	۲۱۲
۵۰۔ غصہ ضبط کرنا	۲۱۵
۵۱۔ عفو اور چشم پوشی کرنا	۲۱۷
۵۲۔ لوگوں کے ساتھ مدارات کرنا	۲۲۰
۵۳۔ معاشرت اور ہمنشینی	۲۲۴

۵۴۔ غیبت اور عیب جوئی ۲۲۷
۵۵۔ غصہ اور ناراضگی ۲۳۰
۵۶۔ حسد اور رشک کے بارے میں ۲۳۲
۵۷۔ خود پسندی اور تکبر ۲۳۴
۵۸۔ ظلم وستم کا بیان ۲۳۶
۵۹۔ کنجوسی اور لالچ کے بارے میں ۲۳۸
۶۰۔ ریاکاری (دکھاوا) ۲۴۲
۶۱۔ نفاق اور دوغلاپن ۲۴۵
۶۲۔ مکروفریب، ملاوٹ اور دھوکہ ۲۴۸
۶۳۔ جھوٹ کے بارے میں ۲۵۰
۶۴۔ شراب نوشی ۲۵۲
۶۵۔ زنا ۲۵۵
۶۶۔ سود کے بارے میں ۲۵۷
۶۷۔ حلال اور حرام کمائی ۲۵۹
۶۸۔ دنیا کی محبت اور لمبی امیدیں ۲۶۲

۶۹۔ فرصت کے اوقات کو غنیمت جاننا ۲۶۴

۷۰۔ جوانی اور بڑھاپا ۲۶۶

۷۱۔ والدین اور اولاد کے حقوق ۲۶۹

۷۲۔ ہمسائیوں کے حقوق ۲۷۴

۷۳۔ سلام کرنے کے آداب ۲۷۷

۷۴۔ بیماری اور بیمار کی عیادت ۲۷۹

۷۵۔ مؤمن کو خوش کرنا ۲۸۲

۷۶۔ یتیموں کی دلجوئی ۲۸۴

۷۷۔ مشورہ لینا ۲۸۶

۷۸۔ صحت اور تندرستی ۲۸۸

۷۹۔ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا ۲۹۱

۸۰۔ مطالب متفرق ۲۹۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

ربّ العالمین نے انسان کو شرافت کا تاج پہنایا پھر اس مقام پر قائم ودائم رہنے کے اصول بھی بتادیے صرف یہی نہیں بلکہ (اس نے) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور رسول بھیجے کہ اس کے بندوں کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیں اور ان کا تزکیۂ نفس کریں۔ آدمؑ سے لے کر خاتم تک انبیاء ومرسلین نے اس کی تبلیغ کی۔ اور اس دستور اور نظام کو اسلام کے نام سے پہچوایا جو اللہ کا پسندیدہ دین بھی ہے اور تاکید کے ساتھ واضح کیا کہ اسلام کے علاوہ کوئی طریقۂ نظام یا دین کسی بھی بندے سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور سرکار خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل اسوۂ حسنہ قرار دے کر محبت الٰہی کو آپ کی پیروی پر منحصر کردیا گیا۔ دوسرے لفظوں میں حضور اکرمؐ کی ذات گرامی مجسم اسلام ہے۔ اگر کوئی انسان چلتے پھرتے زندہ اسلام کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ حضور اکرمؐ کو دیکھے۔ جو تمام عالم انسانیت کے لیے نمونۂ عمل ہیں۔ حضور اکرمؐ کی تعلیمات، رسالت اور تبلیغ کسی خاص طبقہ، گروہ یا فرقے کے لیے مخصوص نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لیے ہے۔ ان میں سے جو بھی حضور اکرمؐ کے بتائے ہوئے معیار پر پورا اترے گا وہی حقیقی انسان ہے اور آخرت میں بھی وہی کامیاب ہے۔ حضور اکرمؐ کا یہ ارشاد کہ میری امت کے بہت سارے فرقے ہوں گے اور نجات پانے والا ایک ہی فرقہ ہے اس سے مراد بھی یہی گروہ ہے جو اپنی زندگی میں حضور اکرمؐ کو نمونۂ عمل بنا کر اپنے آپ کو حضورؐ کی سیرت کی پیروی کا پابند بنائے شاید اسی حدیث سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں نے فرقے بنائے اور تمام فرقے والے دعویٰ کرنے لگے کہ یہی وہ فرقہ ہے جس کے ناجی ہونے کی خوشخبری رسول اکرمؐ نے دی ہے۔ یعنی رسول اکرمؐ کا عظیم نام استعمال کرتے ہوئے چند افراد کو اپنے گرد جمع کر کے اپنے دنیاوی مفادات کے حصول میں منہمک ہیں۔ اور اسی چیز نے اسلام اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا اور اسلام کو دوسری اقوام وملل کے سامنے محدود اور تنگ نظر بنا کر پیش کیا، جبکہ اسلام کی جیسی آفاقیت اور وسعت کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ اسلام کا پیغام کسی خاص قوم، ملک، رنگ ونسل یا علاقے سے مخصوص لوگوں کے لیے نہیں بلکہ اسلام کا پیغام آفاقی ہے جو تمام

عالم انسانیت کو مخاطب کرتا ہے اور دعوت دیتا ہے کہ ہر فرد بشر پر لازم ہے کہ وہ انسانی اعلیٰ اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی ترقی کی منزلیں طے کرے اسی لیے قرآن کریم میں جگہ جگہ اے انسان، اے لوگو! اے آدم کی اولاد! کہہ کر خطاب ہوا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے:

وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○

خالق کائنات اس سورۂ مبارکہ میں زمانے کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ تمام انسان خسارے میں ہیں مگر چار صفات سے متصف افراد کو اس خسارے سے استثنیٰ کیا اور وہ چار صفات عبارت ہیں:

(۱) ایمان (۲) عمل صالح (۳) حق کی وصیت اور (۴) صبر و استقامت کی وصیت۔ دراصل حضور اکرمؐ کے فرمان کہ میرے بعد میری امت کے بہت سارے فرقے ہوں گے لیکن صرف ایک فرقہ نجات پا سکے گا کی بنیاد یہی سورۂ مبارکہ ہے کیونکہ حضور اکرمؐ کی شان یہی ہے کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ آپؐ جو کچھ بھی فرماتے ہیں حضور اکرمؐ نے اپنی احادیث کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو بات میری حدیث کے طور پر تمہارے پاس پہنچے تو اسے قرآن کے ساتھ موازنہ کرو اگر قرآن کے مطابق پاؤ تو اسے قبول کرو ورنہ اسے رد کردو۔

اس سورۂ مبارکہ پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ خداوند عالم نے کسی شیعہ، سنی، عربی، عجمی، سید، غیر سید، قریشی، غیر قریشی سے خطاب نہیں فرمایا بلکہ تمام انسانوں سے خطاب فرمایا ہے چاہے وہ کسی بھی علاقے، ذات، قبیلے یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، کالے ہوں یا گورے، عربی ہوں یا عجمی بس تمام انسانوں میں سے جو بھی ان چار صفات سے متصف ہوگا ناجی ہوگا۔ اسلام نے نجات کو کسی فرقے، قوم، ذات یا نسل تک محدود نہیں رکھا بلکہ عالم انسانیت کی وسعتوں تک اسے وسیع کیا ہے۔ ادارہ الحرمین پبلشرز کی کوشش یہ ہے کہ اسلام کے احکام اور بنیادی پیغامات کو اس کی آفاقی روح کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کرے۔ اس سلسلے میں ایسی کتب کی اشاعت کا اہتمام کرے جو معاشرے کی فکری سطح کو بلند کرنے میں اہم کردار ادا کرسکیں۔ لہٰذا ہم نے معصومین علیہم السلام کے ارشادات اور ان کی سیرت طیبہ پر مبنی کتب کی اشاعت کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا ہوا ہے کیونکہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کی اپنی ایک تاثیر ہے۔ قاری مجبور ہو جاتا ہے کہ ان کے کلام کی آفاقیت اور اس کی فصاحت و بلاغت کے سامنے سر تسلیم خم کرے اور انسان عظمت کی بلندیوں تک پہنچنے کے لیے ان ارشادات کو اپنے لیے مشعل راہ قرار دے۔

ہمارے معاشرے میں جس چیز کی کمی یا فقدان ہے وہ یہی ہے کہ قارئین کے ہاتھوں میں براہ راست معصومینؑ کے ارشادات پر مبنی کتب یا تو بالکل نہیں ہیں یا بہت ہی کم تعداد میں موجود ہیں اور اسی طرح قارئین اپنی فکری سطح کے مطابق معصومینؑ کے کلام سے استفادہ کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں جبکہ معصومین علیہم السلام نے بھی ترغیب دی ہے کہ ان حضرات کا کلام عوام الناس تک پہنچایا جائے جیسے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ "خدا رحمت کرے اس بندے پر جو ہمارے احکام زندہ رکھتا ہے پوچھا گیا کس طرح آپ کے احکام کو زندہ رکھتا ہے؟ فرمایا ہماری تعلیمات کو سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ اس طرح جب لوگوں کو ہمارے کلام کی خوبیاں معلوم ہوتی ہیں تو وہ ہماری پیروی کرنے لگتے ہیں"۔

زیر نظر کتاب (سخنان محمدؐ) ایرانی دانشمند فضل اللہ کمپانی کی تالیف ہے جو اسّی (۸۰) مختلف موضوعات کے تحت ایک ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے اس کتاب کے انتخاب کا سبب حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی علی رضا نظری سابق ڈائریکٹر خانہ فرہنگ کراچی ہیں آپ ہی کے حکم سے نماز ظہرین کے بعد احادیث کے بیان کے سلسلے میں اس کتاب کو چنا گیا تھا۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ
وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

(احقر)
سید ذوالفقار علی زیدی

مقدمہ مؤلف

تمام تعریفیں اس یکتا پروردگار کے لیے شایان ہیں جس کی صلاحیت پر لامتناہی کائنات گواہ ہے اور تمام موجودات اس کی حکمت بالغہ کی تجلی ہیں۔

درود وسلام ہو اللہ کے سفیروں اور پیغمبروں خصوصاً سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پاک علیہم السلام پر جو شریعت کے ہادی اور توحید وحقیقت کے راستوں کے رہنما ہیں۔ اہل دانش جانتے ہیں کہ دنیا جہان کے صاحبان عقل وحکمت اور بڑے لوگوں کے افکار وخیالات انسانی زندگی کی تاریخ کے سفر میں مسلسل معاشرتی تبدیلیوں کا سبب بنے ہوئے ہیں اور ان کے فکری پہلو اقوام اور ملتوں کے تمدن وثقافت کی بنیاد بنے ہیں۔ جس قدر ان کے افکار کی سطح عالی اور بلند تھی اسی قدر زندگی کو مادی اور معنوی پہلوؤں میں درخشاں اور عالی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ ماضی کی تاریخ کا جب تجزیہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی یا تنزلی اس کے فکری رشد ونمو یا جہل اور اخلاقی انحطاط کی وجہ سے عمل میں آتی ہے۔

الٰہی فلاسفہ کے مطابق دانشمندوں کے نظریات اور افکار جن کے سرفہرست پیغمبران اور آسمانی رہبر ہیں، معاشرے کو متحرک کرنے کے عامل اور تہذیب وثقافت کے ظہور پذیر ہونے کا سبب ہیں اور کسی بھی معاشرے نے اپنے رہبروں کی عظمت فکر، علوم طبعی اور فکری سطح کے مطابق ہی عظمت پائی ہے۔ یہاں پر یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ یہ عظیم لوگ جو نابغۂ روزگار ہیں، مسلسل ایک مدت تک اپنے تجربات اور مشاہدات سے زندگی کے مختلف پہلوؤں اور علوم وفنون کے بارے میں جو نتیجہ نکالتے ہیں اسے الفاظ کے قالب میں ڈھال کر اپنی اقوام کے حوالے کرتے ہیں۔

لیکن پیغمبر اور الٰہی سفیروں کی بات الگ ہے جو خداوند عالم کی جانب سے ایک عظیم اور وسیع معاشرے کی ہدایت کے لیے مبعوث کیے جاتے ہیں اور اپنی اقوام کی زندگی کے مادی اور معنوی پہلوؤں پر ہدایت کرتے ہیں اور سرچشمۂ غیب سے رابطے کی بناء پر جہان ہستی کے حقائق اور واقعات اور جو کچھ معاشرے اور فرد کی ترقی اور تکامل کے لیے لازمی تھا ان کے دسترس میں دیا جاتا ہے اور دوسرے دانشمندوں کے افکار، عقائد اور نظریات کی نسبت پیغمبران الٰہی کے عقائد کا نفوذ معاشرے کے مادی اور معنوی تکامل کے لیے زیادہ سے زیادہ مؤثر ہو جاتا ہے کیونکہ انبیاء کے افکار الہام اور آسمانی احکام اور مکاتب دین کے تحت ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ دوسرے مفکرین دانشمندوں اور بڑے لوگوں کے اقوال اور انبیاء علیہم السلام کے اقوال وارشادات کی نسبت مٹی کے چراغ اور سورج

جیسی ہوتی ہے اور پھر تمام انبیاء اور مرسلین کے درمیان جس نے فضیلت پائی ہو یعنی سرورکائنات حضور ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور فرامین واقوال حقیقت کے متلاشیوں کے لیے ابد تک کے لیے مشعل راہ ہیں۔ جن کی لائی ہوئی شریعت جو چودہ صدیوں پہلے لائی گئی اور دن بدن تازگی کی طرف بڑھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ضوفشانی کر رہی ہے اور گزرتے ہوئے زمانوں کی طویل مدت بھی اسے کہنہ اور فرسودہ نہیں کر سکی ہے۔ جس کا اعتراف خود مستشرقین کر رہے ہیں کہ شریعت محمدیؐ دن بدن سائنسی ترقی کے پردے ہٹاتی جا رہی ہے اور حقیقت کے متلاشیوں کے لیے موزوں تر طریقے سے حقائق کا جلوہ دکھاتی ہے کیونکہ شریعت اسلامی کا منبع وحی ہے اس طرح واقعی طور پر اس کا قانون بنانے والا خداوند عالم ہی ہے۔ جبھی تو ایک مستشرق انگریز فلسفی "تھامس کارلائل" اپنی کتاب "ہیروز" میں قرآن کے وحی سے مربوط ہونے اور اس کی عظمت کے بارے میں یوں معترف ہیں۔ "یہ کتاب زمان ومکان کے لیے شریعت کی بنیاد اور قضاوت، قانون اور نظام کا سرچشمہ ہے اور اپنے پیروکاروں کو سعادت کی راہ روشن کر کے دکھاتی ہے"۔

قرآن کریم کے بارے میں یہ واضح ہے کہ آیات محکمات کی توضیحات، مجملات کی تفصیلات اور تشریحات متشابہات کی تاویل وغیرہ کی منزلیں ہیں، قرآن کریم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے بغیر ناقص اور ناتمام ہے اور اس صورت میں قرآن کے عالی مقاصد کے بارے میں مطلوبہ نتائج قرآن کے پیروکاروں کے لیے حاصل نہیں ہو سکتے جو خداوند عالم کا منشاء اور مقصود تھا۔

لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات، مختصر اقوال اور فرامین مختلف موضوعات کے تحت حدیث نبوی کے نام سے آپ کی یادگار باقی ہیں جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ آیات قرآنی کی تفسیر اور زندگی کے حقائق اور واقعات کو کھول کر بیان کرنے والے ہیں جو تہذیب واخلاق اور تزکیۂ نفس، معاشرے اور فرد کے مادی ومعنوی تکامل کا ایک اہم عامل ہیں جن پر عمل کرنے کی بناء پر ایک انسان بلند ترین انسانی درجات تک پہنچ جاتا ہے اور دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کرتا ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے سوائے وحی اور اشارات غیبی کے جیسے کہ قرآن نے فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ "ہمارا رسولؐ تو اپنے ارادے اور خواہش کے بنا پر کوئی بات نہیں کرتا جو کچھ بھی کہتا ہے وحی الٰہی کے تحت ہی کہتا ہے"۔

اس رو سے حدیث قرآن کی مانند ہے مگر اتنا فرق ہے کہ قرآن لفظاً اور معناً کلام الٰہی ہے یعنی وحی کے ذریعے

خداوند عالم کا کلام آپؐ کے قلب اطہر پر نازل ہوا، جیسے ارشاد ہوا:

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُo عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَo بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍo

"اسکے ساتھ روح الامین تیرے دل پر نازل ہوتا ہے تا کہ تم ڈرانے والے بنو، آشکار اور واضح عربی زبان میں"۔

اسی بنا پر تو عالم بشریت میں تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ایک عظیم انقلاب برپا ہوا کہ تمام اہل نظر اور عقلاء مبہوت ہو کر رہ گئے فلسفے کی رو سے "کسی شے کا دینے والا اس سے خالی نہیں ہوسکتا"۔ لہٰذا آپ کا وجود بابرکت جس نے افراد انسانی کی اخلاقی تربیت و تہذیب نفس کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے تہذیب نفس اور اخلاق کے عالی ترین اور کامل ترین درجے پر فائز ہے۔ جبھی تو خداوند عالم نے فرمایا:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍo (سورہ قلم: آیت ۴)

"اے رسولؐ تم اخلاق کے بلند درجے پر فائز ہو"۔

آپؐ نے خود فرمایا: "اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ"

"میرے پروردگار نے میری بہترین تربیت فرمائی"۔

اسی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود بابرکت نوع بشریت کو گمراہی وظلمات کی وادی سے رہائی دلانے کے لے مبعوث کیا گیا اور آفتاب کی مانند نیلگوں آسمانوں کے تلے ضوفشاں ہوئے اور کائنات کی تاریکیوں کو روشن کیا اور اپنے گہر بار کلمات سے زندگی کی ابتداء اور انتہاء، توحید اور معرفت الٰہی، بہتر اخلاق کے عالی درجات تک رسائی پانے کے لیے راستہ اور طریقہ انسانوں کے لیے روشن اور واضح کر کے دکھایا۔ اس رسالت و ماموریت کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے:

"یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاo وَ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًاo

"اے رسول! ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کی اجازت سے لوگوں کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے"۔ (سورہ احزاب: آیت ۴۵۔۴۶)

لہٰذا آپؐ کے ارشادات عالیہ فرد اور معاشرے کے ارتقاء و ترقی کے لیے اور دونوں جہانوں میں سعادت سے ہمکنار ہونے کے لیے وسیلہ ہیں۔

جب کہ احادیث میں خدا کے احکام کو حضور اکرمؐ اپنے الفاظ یا اپنے کلام میں بیان فرماتے ہیں، علمائے ادب

کسی بھی کلام کو پرکھ کر اس کلام کے بارے میں اپنی رائے دیتے ہیں شاید یہ طریقہ اور اسلوب لوگوں کے اقوال و گفتار کے بارے میں مقبول نظر ہو لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات مدنظر ہونی چاہیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بہت بلند اور برتر ہیں اور آپ کی فصاحت الٰہی دَین ہے، آپ کی باتیں آپ کی فطری قوت اور ضمیر کی فعالیت ہیں جو آئینہ کی مانند حقائق کو شفاف کر کے منعکس کرتی ہیں اس لیے بجائے خود فصاحت و بلاغت کا ایک معیار ہیں اور فصاحت و بلاغت کے اسلوب اور معیار سے بلند و برتر ہیں، ہر وقت آپ کے دل کے کانوں میں کلام ربانی کی صدا موجزن رہی ہے لہٰذا آپ کی گفتار بھی انہی موجوں کی صدائے بازگشت ہے جو کسی بھی دوسرے کی گفتار سے بالاتر ہے یعنی چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا:

اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ

وَ اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ

لیکن یہ بھی نہیں سمجھنا چاہیے کہ حدیث صرف اپنے اسلوب فصاحت اور حسن بیان کی وجہ سے ممتاز ہے بلکہ ان تمام پہلوؤں سے جو پہلو مدنظر رکھا جائے وہ یہ ہے کہ "بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے"۔ بس جو بھی شخص آپؐ کی نبوت اور آپؐ کی صداقت پر ایمان و عقیدہ رکھتا ہے اس کے رگ و پے میں آپؐ کے ارشادات سرایت کر جاتے ہیں۔ مقناطیس جس طرح لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح آپ کے ارشادات انسان کی روحانی، نفسیاتی قوتوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰیO

"انہیں طاقتور (پروردگار) نے تعلیم دی ہے"۔

میں نے بھی باوجود اپنی تمام بے بضاعتی کے احادیث نبویؐ کے گلستان کی سیر کی اور بقول سعدی پھولوں کی خوشبو سے مست ہو کر صبر کا دامن چھوٹ گیا۔ لیکن جیسے بھی ہو سکے قارئین تک اس خوشبو کے پہنچانے اور ان کے مشام جان کو عطر آگیں کرنے کے لیے چند گلدستوں کو چنا اور کمال عجز و انکساری کی اس ناچیز خدمت کو ولی اللہ الاعظم حضرت حجۃ ابن الحسن ارواحنا لہ الفداء کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے قبولیت اور آپ کی عنایتوں کا امیدوار ہوں۔

مِنَ اللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَ عَلَیْهِ التُّکْلَانُ۔

فضل اللہ کمپانی

۱

توحید اور معرفت

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۝

''اور تمہارا معبود تو وہی یکتا خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

(سورہ بقرہ: آیت ۱۶۳)

﴿۱﴾

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ، اَنَا اللّٰهُ لَا اِلَهَ اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ مَنْ جَآءَ مِنْكُمْ بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالْاِخْلَاصِ دَخَلَ حِصْنِیْ وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ.

خداوند عالم نے فرمایا میں ہی معبود ہوں سوائے میرے کوئی معبود نہیں پس تم میری عبادت کرو۔ تم میں سے جو بھی خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہوئے میرے پاس پہنچے تو وہ میرے قلعے میں داخل ہوا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا میرے عذاب سے محفوظ رہا۔ (عیون اخبار الرضا، ج۲، ص۳۶)

﴿۲﴾

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ.

خداوند عالم فرماتا ہے کلمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو میرے قلعے میں داخل ہوا اس نے میرے عذاب سے امان پائی۔ (صحیفۃ الرضا حدیث۱)

﴿۳﴾

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ كَلِمَةَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

اپنے مرنے والوں کی جانکنی کے وقت کلمہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو، کیونکہ جس کسی کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا، وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

(سفينة البحار، ج ١، ص ٢٨١)

﴿۴﴾

اَتَانِیْ جَبْرَئِیْلُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ طُوْبٰی لِمَنْ قَالَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ مُخْلِصًا.

صفا اور مروہ کے درمیان جبرائیل میرے پاس نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ! تیری امت کے ان افراد کا خوشا حال ہو جو خلوص دل کے ساتھ "لا الہ الا اللہ وحدہٗ وحدہٗ وحدہٗ" کہیں۔

(جواهر السنية، ص ١١٦)

﴿۵﴾

مَفَاتِیْحُ الْجَنَّةِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ.

کلمہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجیوں میں سے ہے۔

(المجازات النبوية، ص ٤٢٧)

﴿۶﴾

اَلتَّوْحِیْدُ ثَمَنُ الْجَنَّةِ.

توحید الٰہی جنت کی قیمت ہے۔

(طرائف الحكم، ج ١، ص ٢٢٣)

﴿۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: هَلْ جَزَآءُ مَنْ اَنْعَمْتُ عَلَیْهِ بِالتَّوْحِیْدِ اِلَّا الْجَنَّةُ!

جسے میں نے توحید کی نعمت بخشی ہو کیا اس کی جزا جنت کے سوا کچھ اور ہے؟

(روضة الواعظين، ص ٤٣)

﴿۸﴾

اِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یَقُوْلُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَشْهَدُوْا سُکَّانَ سَمَاوَاتِیْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِهَا.

جب ایک بندہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو خداوند عالم فرماتا ہے: اے میرے آسمانوں کے رہنے والو تم گواہ رہنا کہ میں نے اس کلمے کے کہنے والے کی مغفرت کی ہے۔ (جواهر السنية، ص۱۱۷)

﴿۹﴾

وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ بَشِیْرًا لَا یُعَذِّبُ اللّٰهُ بِالنَّارِ مُوَحِّدًا اَبَدًا وَ اِنَّ اَهْلَ التَّوْحِیْدِ لَیَشْفَعُوْنَ فَیُشَفَّعُوْنَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اَمَرَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی بِقَوْمٍ سَاءَتْ اَعْمَالُهُمْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا اِلَی النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبَّنَا کَیْفَ تُدْخِلُنَا النَّارَ وَ قَدْ کُنَّا نُوَحِّدُکَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَ کَیْفَ تُحْرِقُ بِالنَّارِ اَلْسِنَتَنَا وَ قَدْ نَطَقَتْ بِتَوْحِیْدِکَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَ کَیْفَ تُحْرِقُ قُلُوْبَنَا وَ قَدْ عَقَدْنَا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَمْ کَیْفَ تُحْرِقُ وُجُوْهَنَا وَ قَدْ عَفَّرْنَا هَا لَکَ فِی التُّرَابِ اَمْ کَیْفَ تُحْرِقُ اَیْدِیَنَا وَ قَدْ رَفَعْنَاهَا بِالدُّعَآءِ اِلَیْکَ؟

فَیَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ عِبَادِیْ سَاءَتْ اَعْمَالُکُمْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَجَزَآءُکُمْ نَارُ جَهَنَّمَ.

فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبَّنَا عَفْوُکَ اَعْظَمُ اَمْ خَطِیْئَتُنَا؟ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی بَلْ عَفْوِیْ. فَیَقُوْلُوْنَ رَحْمَتُکَ اَوْسَعُ اَمْ ذُنُوْبُنَا؟ فَیَقُوْلُ عَزَّ وَ جَلَّ بَلْ رَحْمَتِیْ. فَیَقُوْلُوْنَ اِقْرَارُنَا بِتَوْحِیْدِکَ اَعْظَمُ اَمْ ذُنُوْبُنَا؟ فَیَقُوْلُ عَزَّ وَ جَلَّ بَلْ اِقْرَارُکُمْ بِتَوْحِیْدِیْ اَعْظَمُ.

فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبَّنَا فَلْیَسَعْنَا عَفْوُکَ وَ رَحْمَتُکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ. فَیَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ مَلَائِکَتِیْ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمُقِرِّیْنَ بِتَوْحِیْدِیْ وَ اَنْ لَّا اِلٰهَ غَیْرِیْ وَ حَقٌّ عَلَیَّ اَنْ لَّا اُصْلِیَ بِالنَّارِ اَهْلَ تَوْحِیْدِیْ اَدْخِلُوْا عِبَادِیَ الْجَنَّةَ.

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا بنا کر مبعوث فرمایا خداوند عالم کسی موحّد پر کبھی بھی آگ کا عذاب نہیں کرے گا۔ بے شک اہل توحید شفاعت کریں گے تو ان کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ اس کے بعد فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو خداوند عالم ایک ایسے گروہ کو جہنم میں بھیجنے کا حکم دے گا جو دنیا میں بُرے اعمال بجالایا تھا یہ دیکھ کر وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو ہمیں کیونکر آگ کا عذاب دے گا جبکہ ہم دنیا میں تیری توحید کا اقرار کرنے والے تھے؟ تو ہماری زبانوں کو آگ سے کیسے جلائے گا جن کے ذریعے ہم تیری توحید کا اقرار کیا کرتے تھے؟ اور ہمارے دلوں کو کیسے جلائے گا کہ ہم اپنے دلوں میں ''لا الہ الا اللہ'' کا عقیدہ رکھتے تھے؟ اور کیسے

ہمارے چہروں کو جلائے گا کیونکہ ہم نے انہیں تیرے حضور سجدہ کر کے خاک آلود کیا تھا؟ اور تو کیسے ہمارے ہاتھوں کو جلائے گا کیونکہ ہم انہیں ہر وقت تیری بارگاہ میں دعا کے لیے بلند کرتے تھے۔

خداوند عالم یہ سن کر کہے گا اے میرے بندو! دنیا میں تمہارے اعمال بُرے تھے اس لیے تمہاری جزا جہنم کی آگ ہے۔

یہ سن کر وہ خطا کار کہیں گے اے ہمارے مالک! ہماری خطائیں بڑی ہیں یا تیری عفو؟ خداوند عالم کہے گا میری عفو کا دامن وسیع ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہمارے گناہ بڑے ہیں یا تیری رحمت وسیع ہے؟ ارشاد ہوگا میری رحمت وسیع ہے۔ اس وقت وہ لوگ ہیں گے اے پروردگار! ہمارے گناہ زیادہ بڑے ہیں یا تیری توحید کا اقرار کرنا عظیم تر ہے؟ ارشاد ہوگا میری توحید کا اقرار کرنا عظیم تر ہے۔

پس وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تیری وسیع رحمت اور عفو جو ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے، ہمیں بھی اس وسعت میں جگہ دے دے۔ خداوند عالم فرمائے گا: اے میرے فرشتو! میری عزت وجلال کی قسم ہے! میں نے توحید کا اقرار کرنے والوں سے بڑھ کر محبوب اور کوئی مخلوق خلق نہیں کی ہے، جو یہ اقرار کرتے ہیں کہ میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ مجھ پر لازم ہے کہ اہل توحید کو جہنم سے دور رکھوں پس میرے ان بندوں کو جنت میں داخل کرو۔

(امالی صدوق، مجلس ٤٩، حدیث ١٠)

﴿١٠﴾

اَعْرَفُكُمْ بِنَفْسِهٖ اَعْرَفُكُمْ بِرَبِّهٖ.

تم میں سے اللہ کی معرفت سب سے زیادہ وہی رکھتا ہے جو اپنے نفس کی معرفت زیادہ رکھتا ہے۔

(روضۃ الواعظین، ص ٢٠)

﴿١١﴾

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ مَنَعَ فَاهُ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطْنَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَنّٰى نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ.

جو کوئی خدا کی معرفت حاصل کرتا ہے اپنی زبان کو بیہودہ کلام سے روکے رکھتا ہے اور پیٹ کو حرام غذا سے بچاتا ہے، راتوں کی شب بیداری اور روزوں کے ذریعے اپنے نفس کو مشقت میں ڈالتا ہے۔

(مجموعۂ ورام، ص ٦٦)

﴿۱۲﴾

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قَالَ مَا رَأْسُ الْعِلْمِ؟ قَالَ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ قَالَ وَ مَا حَقُّ مَعْرِفَتِهٖ قَالَ اَنْ تَعْرِفَهٗ بَلَا مِثَالٍ وَلَا شَبِيْهٍ وَ تَعْرِفَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا خَالِقًا قَادِرًا اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا لَا كُفُوَ لَهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ وَ ذٰلِكَ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ.

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ علم کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی ایسی معرفت، جس سے معرفت کا حق ادا ہو جائے۔ پوچھا معرفت کا حق کیا ہے؟ فرمایا تم اس کی معرفت بغیر کسی مثال اور مشابہت کے حاصل کرو اور یہ معرفت حاصل کرو کہ وہ معبود، یکتا ہے، خالق ہے، قادر ہے، اوّل ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی ہمسر ہے، یہی معرفت کا حق ہے۔

(جامع الاخبار، ص٦)

﴿۱۳﴾

اَفْضَلُكُمْ اِيْمَانًا اَفْضَلُكُمْ مَعْرِفَةً.

تم میں سے ایمان میں (برتر اور) افضل وہی شخص ہے جو معرفت میں افضل (اور برتر) ہے۔

(جامع الاخبار، ص٤)

۲

خداوند عالم کی حمد اور شکر

لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَ زِیۡدَنَّکُمۡ وَ لَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌO

اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں یقیناً تم پر (نعمت کا) اضافہ کروں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھو کہ یقیناً میرا عذاب سخت ہے۔ (سورہ ابراهیم: آیت ۷)

﴿۱۴﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَفَآءُ شُکۡرِ کُلِّ نِعۡمَةٍ.

اللہ کی حمد وثناء بجالانا تمام نعمتوں کا شکر ہے۔ (طرائف الحکم، ج ۱، ص ۲۲۳)

﴿۱۵﴾

عَلَیۡکَ بِالشُّکۡرِ فَاِنَّهٗ یَزِیۡدُ فِی النِّعۡمَةِ.

تم پر اس کا شکر ادا کرنا لازم ہے، کیونکہ ایسا کرنا نعمتوں میں اضافے کا باعث ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبیؐ)

﴿۱۶﴾

اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ، لَهٗ مِنَ الۡاَجۡرِ کَاَجۡرِ الصَّائِمِ الۡمُحۡتَسِبِ، وَ الۡمُعَافَی الشَّاکِرُ، لَهٗ مِنَ الۡاَجۡرِ کَاَجۡرِ الۡمُبۡتَلَی الصَّابِرِ، وَ الۡمُعۡطَی الشَّاکِرُ، لَهٗ مِنَ الۡاَجۡرِ کَاَجۡرِ الۡمَحۡرُوۡمِ الۡقَانِعِ.

شکر کرتے ہوئے کھانے کا ثواب اس قدر ہے جتنا خدا کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ اور تندرستی و عافیت کی حالت میں شکر کرنے والے کو اتنا ہی اجر اور ثواب ملے گا جتنا آزمائش میں مبتلا صبر کرنے والے کو ملے گا۔ شکر کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مالدار کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اللہ کی نعمتوں سے محروم قناعت کرنے والے کو ملے گا۔ (اصول کافی، ج ۳، باب الشکر)

﴾۱۷﴿

مَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ بَابَ شُكْرٍ فَخَزَنَ عَنْهُ بَابَ الزِّيَادَةِ.

خداوند عالم نے شکر کا کوئی ایسا دروازہ نہیں کھولا ہے کہ جس کے ساتھ اضافہ کا دروازہ بند ہو۔ (یعنی انسان جتنا شکر کرتا جائے گا اتنا ہی نعمتوں میں اضافہ ہوتا جائے گا)۔ (اصول کافی، ج ۳، باب الشکر)

﴾۱۸﴿

اَلتَّحَدُّثُ بِالنِّعَمِ شُكْرٌ.

نعمتوں کا ذکر کرنا بھی ایک طرح کا شکر ہے۔ (اثنی عشریه، ص۸)

﴾۱۹﴿

اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الصَّامِتِ.

شکر کرتے ہوئے کھانے والا خاموش روزہ دار سے افضل ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبیؐ)

﴾۲۰﴿

مَنْ ظَهَرَتْ عَلَيْهِ النِّعْمَةُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ).

جس کسی کے ہاتھ میں کوئی نعمت آجائے تو اسے چاہیے کہ اس نعمت پر زیادہ سے زیادہ الحمدللہ کہے۔

(روضه کافی، ج ۱، ص ۱۸۵)

﴾۲۱﴿

مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ مِنْ نِّعْمَةٍ صَغِيْرَةٍ وَّ لَا كَبِيْرَةٍ. فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اِلَّا كَانَ قَدْ اُعْطِيَ اَكْثَرَ مِمَّا اَخَذَ.

خداوند عالم کسی بندے کو چھوٹی یا بڑی نعمت عطا کرے اور وہ بندہ ہر نعمت کے ملنے پر الحمدللہ کہے تو جو کچھ اسے عطا کیا گیا ہے اس سے زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۸)

﴿۲۲﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَيَرضٰى عَنِ العَبدِ اِن يَاكُلَ اَكلَةً اَو يَشرَبَ شَربَةً فَيَحمَدَهُ عَلَيهَا.

خداوند عالم ایسے بندے کو پسند کرتا ہے جو اپنے کھاتے پیتے وقت اس نعمت پر اللہ کی حمد بجالاتا ہے۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۳۱۸)

﴿۲۳﴾

مَن لَم يَشكُرِ القَلِيلَ لَم يَشكُرِ الكَثِيرَ.

جو شخص کم پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا۔ (اثنی عشریہ، ص۱۰)

﴿۲۴﴾

اِذَا رَاَيتُم اَهلَ البَلَاءِ فَاحمِدُوا اللّٰهَ لَا تُسمِعُوهُم فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحزِنُهُم.

جب تم کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھو تو خدا کی حمد بجالاؤ مگر اس طرح کہ اسے پتہ نہ چلے کیونکہ ایسا کرنا اس کے غم میں اضافہ کرتا ہے۔

(اصول کافی، ج۳، باب الشکر)

﴿۲۵﴾

لَا يَشكُرُ اللّٰهَ مَن لَا يَشكُرُ النَّاسَ.

جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ (اثنی عشریہ، ص۱۵)

﴿۲۶﴾

مَن رَّاٰى يَهُودِيًّا اَو نَصرَانِيًّا اَو مَجُوسِيًّا اَو اَحَدًا عَلٰى غَيرِ مِلَّةِ الاِسلَامِ فَقَالَ: اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِى فَضَّلَنِى عَلَيكَ بِالاِسلَامِ دِينًا وَ بِالقُراٰنِ كِتَابًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَ بِعَلِيٍّ اِمَامًا وَ بِالمُؤمِنِينَ اِخوَانًا وَ بِالكَعبَةِ قِبلَةً لَم يَجمَعِ اللّٰهُ بَينَهُ وَ بَينَهُ فِى النَّارِ اَبَدًا.

جو شخص کسی یہودی، نصرانی، مجوسی یا کسی بھی غیر مسلم کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے:

تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے مجھے تم پر دین اسلام کے ذریعے، کتاب قرآن کے ذریعے اور محمد نبیؐ کے ذریعے، امام علیؑ کے ذریعے، مؤمنین بھائیوں کے ذریعے، قبلہ کعبہ کے ذریعے فضیلت دی۔ اگر وہ ایسا کہے گا

تو خدا وند عالم اسے جہنم میں ہرگز ہرگز نہیں بھیجے گا جہاں ان سے ملاقات ہو۔ (روضة الواعظين، ج۲،ص۴۷۳)

﴿۲۷﴾

لَوْ اَنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا لُقْمَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاَكَلَهَا الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَكَانَ قَوْلُهٗ ذٰلِكَ خَيْرًا لَّهٗ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا.

اگر مثال کے طور پر پوری دنیا ایک لقمہ بن جائے اور ایک مومن اسے کھا کر الحمد للہ کہے تو اس کا یہ کہنا اس کے لیے دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (طرائف الحكم، ج۱،ص۲۲۳)

﴿۲۸﴾

اِنَّ اَشْكَرَ النَّاسِ لِلّٰهِ اَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ.

جو لوگوں کا زیادہ شکر ادا کرتا ہے وہ خدا کا بھی سب سے زیادہ شکر ادا کرتا ہے۔ (اثنى عشريه، ص۱۶)

﴿۲۹﴾

اَسْرَعُ الذُّنُوْبِ عُقُوْبَةً كُفْرَانُ النِّعْمَةِ.

کفران نعمت کا گناہ دوسرے تمام گناہوں کی نسبت بہت جلدی سزا ملنے کا باعث ہے۔

(سفينة البحار، ج۱، ص۷۱۰)

۳

اللہ کی یاد اور اُس کا ذکر

فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ ○

پس تم میری یاد رکھو تو میں تمہارا ذکر (خیر) کیا کروں گا۔ (سورہ بقرہ: آیت ۱۵۱)

﴿۳۰﴾

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُذْكَرُ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْهِ فَهُوَ اَبْتَرُ.

ہر وہ اہم کام جسے شروع کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہو وہ ناتمام اور ناقص رہتا ہے۔

(وسائل الشیعہ، کتاب الصلوۃ)

﴿۳۱﴾

مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا فِيْ مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوْا اِسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَّ وَبَالًا عَلَيْهِمْ.

جب کبھی بھی لوگوں کا کوئی گروہ اکٹھا ہو مگر وہ اپنے اس اجتماع میں اللہ کا نام نہ لیں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لیے مایۂ حسرت اور وبال جان بن جائے گی۔ (اصول کافی، ج ٤، حدیث ٥)

﴿۳۲﴾

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَابْنَ اٰدَمَ اذْكُرْنِيْ بَعْدَ الْغَدَاةِ سَاعَةً وَ بَعْدَ الْعَصْرِ سَاعَةً اَكْفِكَ مَا اَهَمَّكَ.

خداوند عالم فرماتا ہے اے آدم کی اولاد! صبح کے بعد ایک ساعت اور عصر کے بعد ایک ساعت تو مجھے یاد کر میں تیری اہم ضروریات کے لیے کفایت کروں۔ (امالی صدوق، مجلس ٥٢، حدیث ٧)

﴿۳۳﴾

اِنَّ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ سَالَ رَبَّهٗ وَ رَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ: یَا رَبِّ اَبَعِیْدٌ اَنْتَ مِنِّی فَاُنَادِیْکَ اَمْ قَرِیْبٌ فَاُنَاجِیْکَ؟

فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ: یَا مُوْسٰی اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ.

حضرت موسیٰ ابن عمران نے اپنے پروردگار سے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے سوال کیا اے میرے پروردگار! کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میں تجھے بلند آواز سے پکاروں؟ یا تو قریب ہے کہ سرگوشیوں میں بات کروں۔

خداوند عالم کی طرف سے وحی آئی اے موسیٰ میں ہر وقت اپنے یاد کرنے والے کے ساتھ ہی ہوتا ہوں۔

(صحیفة الرضا، حدیث ۳۱)

﴿۳۴﴾

اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَی اللّٰهِ جَلَّ ثَنَاءُهٗ اَکْثَرُکُمْ ذِکْرًا لَهٗ.

خداوند عالم کے نزدیک تم میں سے پسندیدہ ترین شخص وہ ہے جو زیادہ سے زیادہ اس کا ذکر کرتا ہے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۶)

﴿۳۵﴾

مَنْ اُعْطِیَ لِسَانًا ذَاکِرًا فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ.

جس کسی کو خدا کا ذکر کرنے والی زبان دی گئی ہو اسے دنیا وآخرت کی بھلائی دی گئی ہے۔

(اصول کافی، ج۲، باب ذکر اللّٰه)

﴿۳۶﴾

مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ ذَکَرَ اللّٰهَ کَثِیْرًا کُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

جو شخص زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتا ہے خدا اسے دوست رکھتا ہے اور اس کے لیے دو برأت نامے لکھے جاتے ہیں ایک تو آگ کے عذاب سے بری ہونے کا پروانہ اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

(اصول کافی، ج۲، باب ذکر اللّٰه)

﴿۳۷﴾

بَادِرُوْا اِلٰی رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، قَالُوْا وَ مَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حَلَقُ الذِّکْرِ.

جنت کے باغات کی طرف جلدی کرو! پوچھا گیا یہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا ذکر الٰہی کے حلقے (ذکر کی مجلیں)۔ (امالی صدوق، مجلس ۵۸، حدیث ۲)

﴿۳۸﴾

اَھْلُ الْجَنَّۃِ لَا یَنْدَمُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا اِلَّا عَلٰی سَاعَۃٍ مَّرَّتْ بِھِمْ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ.

جنت والے کبھی بھی جنت میں اپنے کسی دنیاوی امر پر افسوس نہیں کریں گے، سوائے ان لمحات کے جس میں انہوں نے ذکر الٰہی نہ کیا ہو۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۷۸)

﴿۳۹﴾

اَلذَّاکِرُ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالْمُقَاتِلِ فِی الْفَارِّیْنَ.

غافل لوگوں کے درمیان ذکر الٰہی کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ میدان جنگ سے بھاگنے والوں کے درمیان جم کر مقابلہ کرنے والا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۸٤)

﴿۴۰﴾

اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثَۃِ اَصْنَافٍ، صِنْفٌ یُشْبِھُوْنَ بِالْاَنْبِیَآءِ وَ صِنْفٌ یُشْبِھُوْنَ بِالْمَلَآئِکَۃِ وَ صِنْفٌ یُشْبِھُوْنَ بِالْبَھَائِمِ.

اَمَّا الَّذِیْنَ یُشْبِھُوْنَ بِالْاَنْبِیَآءِ فَھِمَّتُھُمُ الصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ یُشْبِھُوْنَ بِالْمَلَآئِکَۃِ فَھِمَّتُھُمُ التَّسْبِیْحُ وَالتَّھْلِیْلُ وَ التَّکْبِیْرُ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ یُشْبِھُوْنَ بِالْبَھَائِمِ فَھِمَّتُھُمُ الْاَکْلُ وَالشُّرْبُ وَالنَّوْمُ.

میری امت کے لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہیں: (۱) وہ جو انبیاء سے مشابہت رکھتے ہیں۔ (۲) وہ جو

فرشتوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ (۳) وہ جو چوپایوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جو لوگ انبیاء سے مشابہت رکھتے ہیں وہ ہیں جو اپنی ہمتیں صرف کر کے نمازیں پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اور جو لوگ فرشتوں سے مشابہت رکھتے ہیں وہ لوگ ہیں جو اپنی تمام ہمتیں تسبیح وتہلیل اور تکبیر پر صرف کرتے ہیں۔ اور چوپایوں سے مشابہت وہ لوگ رکھتے ہیں جن کی کوششیں اور ہمتیں صرف کھانے، پینے اور سونے پر صرف ہوتی ہیں۔

(جامع الاخبار، ص۱۱۸)

﴿۴۱﴾

عَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ شِفَآءٌ وَ اِيَّاكُمْ وَ ذِكْرَ النَّاسِ فَاِنَّهٗ دَآءٌ.

تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے جو تمہارے لیے شفا ہے۔ خبردار لوگوں کا ذکر چھوڑ دو کیونکہ یہ تمہارے لیے بیماری ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱ص۸)

﴿۴۲﴾

مَنْ قَالَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ الْمَلَكَانِ هُدِيْتَ، فَاِنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَا وُقِيْتَ فَاِنْ قَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ قَالَا كُفِيْتَ. فَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ كَيْفَ لِیْ بِعَبْدٍ هُدِیَ وَ وُقِیَ وَ كُفِیَ.

جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھے گا تو دونوں فرشتے کہتے ہیں تیری ہدایت کا سامان ہوا۔ اگر وہ شخص ساتھ ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی کہے تو فرشتے کہتے ہیں تجھے تحفظ حاصل ہوا۔ اگر وہ شخص یہ بھی کہے "توکلت علی اللہ" تو دونوں فرشتے کہتے ہیں۔ تیرے لیے کفایت بھی کی گئی۔ یہ دیکھ کر شیطان کہتا ہے اب میں اس بندے کا کیا بگاڑ سکتا ہوں جس کی ہدایت، حفاظت اور کفایت ہوئی۔ (پس شیطان نامراد ہو کر بے بس ہو جاتا ہے)۔

(امالی صدوق، مجلس ۸۵، حدیث ۱۷)

﴿۴۳﴾

لَا يُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

وہ دعا رد نہیں کی جاتی جس کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھی جائے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱ص۳۲)

﴿۴۴﴾

اِعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمْ عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَ اَزْكَاهَا وَ اَرْفَعَهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرَ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ذِكْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ اَخْبَرَ عَنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَ: اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ.

جان لو کہ تمہارے حقیقی بادشاہ کے نزدیک تمہارے بہترین، پاکیزہ ترین، درجے کے اعتبار سے بلند ترین اعمال اور ہر اس چیز سے بہتر، جس پر سورج طلوع ہو جائے خداوند عالم کا ذکر بجالانا ہے۔ اس ذات نے اپنے بارے میں یوں خبر دی ہے کہ فرمایا ''میں اس کا ہمنشین ہوں جو میرا ذکر بجالائے''۔ (طرائف الحکم، ج۲، ص۸۱)

﴿۴۵﴾

مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا نَادٰى بِهِمْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ، قُوْمُوْا فَقَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ وَ غُفِرَ لَكُمْ جَمِيْعًا وَ مَا قَعَدَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَعَدَ مَعَهُمْ عِدَّةٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ.

جب لوگوں کا کوئی گروہ اکٹھے بیٹھ کر اللہ کا ذکر بجالاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کھڑے ہو جاؤ تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں اور تم سب کی مغفرت کی گئی ہے۔ اور جب بھی لوگوں کا کوئی گروہ اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھتا ہے تو ان کے ساتھ فرشتوں کا ایک گروہ بھی بیٹھ جاتا ہے۔ (روضۃ الواعظین، ص۳۹۱)

﴿۴۶﴾

مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ غَرَسَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ، وَ مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ غَرَسَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ، وَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غَرَسَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ، وَ مَنْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ غَرَسَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ.

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَجَرَنَا فِي الْجَنَّةِ لَكَثِيْرٌ، قَالَ نَعَمْ وَ لٰكِنْ اِيَّاكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا عَلَيْهَا نِيْرَانًا فَتُحْرِقُوْهَا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ.

جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے تو خداوند عالم اس کے لیے جنت میں ایک درخت اُگاتا ہے اور جو "الحمد للہ" کہتا ہے اس کے لیے بھی جنت میں ایک درخت اُگاتا ہے، جو "لا الٰہ الا اللہ" کہتا ہے اس کے لیے بھی جنت میں ایک درخت اُگاتا ہے اور جو شخص "اللہ اکبر" کہتا ہے اس کے لیے بھی جنت میں ایک درخت اُگاتا ہے۔ یہ سن کر قریش میں سے ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا یارسول اللہؐ اس طرح تو جنت میں ہمارے درخت بہت زیادہ ہوں گے (یعنی ہم ان کلمات کا ورد زیادہ کرتے ہیں) یہ سن کر حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے مگر خبردار ایسا نہ ہو کہ انہیں جلانے کے لیے آگ بھیجو جو انہیں جلا کر راکھ کردے۔ یہ وہی مطلب ہے جسے خداوند عالم نے یوں بیان فرمایا ہے "اے ایمان والو! تم اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو"۔ (امالی صدوق، مجلس ۸۸، حدیث ۱٤)

﴿۴۷﴾

اُکْثِرِ السُّجُوْدَ فَاِنَّہٗ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ کَمَا تَحُطُّ الرِّیْحُ وَرَقَ الشَّجَرِ.

سجدے زیادہ کرو کیونکہ سجدہ گناہوں کو اس طرح جھاڑتا ہے جیسے ہوا درخت کے پتوں کو جھاڑتی ہے۔

(امالی صدوق، مجلس ۷۵، حدیث ۱۱)

۴

خدا وند عالم کی ذات پر بھروسہ اور توکل

وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ۔

''اور جس نے خدا پر بھروسہ کیا تو وہ اس کے لیے کافی ہے''۔ (سورہ الطلاق: آیہ ۳)

۴۸

مَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَکُوۡنَ اَغۡنَی النَّاسِ فَلۡیَکُنۡ بِمَا فِیۡ یَدِ اللّٰہِ اَوۡثَقَ مِنۡہُ بِمَا فِیۡ یَدِ غَیۡرِہٖ۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جو کچھ خدا کے ہاتھوں میں ہے اس پر زیادہ بھروسہ کرے بہ نسبت اس کے جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ (اصول کافی، ج ۳، باب القناعة، حدیث ۸)

۴۹

مَنۡ اَحَبَّ اَنۡ یَکُوۡنَ اَقۡوَی النَّاسِ فَلۡیَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ۔

جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگوں میں مضبوط ترین فرد بنے تو اسے چاہیے کہ اللہ پر توکل کرے۔

(تحف العقول، مواعظ النبیؐ)

۵۰

لَوۡ اَنَّکُمۡ تَتَوَکَّلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمۡ کَمَا یَرۡزُقُ الطَّیۡرَ تَغۡدُوۡ خِمَاصًا وَ تَرُوۡحُ بِطَانًا۔

اگر تم خدا پر توکل کا حق ادا کرنے کی حد تک توکل کرو گے تو تمہیں ان پرندوں کی طرح رزق دے گا جو صبح اپنے گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۲۲۲)

۵۱

مَنِ انۡقَطَعَ اِلَی اللّٰہِ کَفَاہُ اللّٰہُ کُلَّ مَؤُوۡنَۃٍ وَ رَزَقَہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ، وَ مَنِ

اِنْقَطَعَ اِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَيْهَا.

جو غیر خدا سے کٹ کر خدا سے امید رکھتا ہے خدا اس کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے اور اسے ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔ اور جو شخص خدا سے کٹ کر دنیا والوں سے امید رکھتا ہے خداوند عالم اسے دنیا والوں کے حوالے کرتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۲۲۲)

﴿۵۲﴾

خَيْرُ الْعِبَادِ عِنْدَ اللّٰهِ اَكْثَرُهُمْ تَوَكُّلاً عَلَيْهِ وَ تَسْلِيمًا اِلَيْهِ.

اللہ کے ہاں بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ پر زیادہ توکل کرتے ہیں اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ (اثنی عشریه، ص ۱٤)

﴿۵۳﴾

جَاءَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ بِهَدِيَّةٍ لَمْ يُعْطِهَا اَحَدًا قَبْلَكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قُلْتُ وَ مَا هِيَ؟

قَالَ: اَلصَّبْرُ وَ اَحْسَنُ مِنْهُ قُلْتُ وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: الرِّضَا وَ اَحْسَنُ مِنْهُ. قُلْتُ وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: اَلزُّهْدُ وَ اَحْسَنُ مِنْهُ. قُلْتُ وَ مَا هُوَ؟

قَالَ: اَلْاِخْلَاصُ وَ اَحْسَنُ مِنْهُ. قُلْتُ وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: اَلْيَقِيْنُ وَ اَحْسَنُ مِنْهُ. قُلْتُ وَ مَا هُوَ يَا جَبْرَئِيلُ؟ قَالَ: اِنَّ مَدْرَجَةَ ذٰلِكَ التَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

فَقُلْتُ وَ مَا التَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟

فَقَالَ: اَلْعِلْمُ بِاَنَّ الْمَخْلُوْقَ لَا يَضُرُّ وَ لَا يَنْفَعُ وَ لَا يُعْطِيْ وَ لَا يَمْنَعُ وَ اِسْتِعْمَالُ الْيَأْسِ مِنَ الْخَلْقِ، فَاِذَا كَانَ الْعَبْدُ كَذٰلِكَ لَمْ يَعْمَلْ لِاَحَدٍ سِوَى اللّٰهِ وَ لَمْ يَرْجُ وَ لَمْ يَخَفْ سِوَى اللّٰهِ وَ لَمْ يَطْمَعْ فِيْ اَحَدٍ سِوَى اللّٰهِ فَهٰذَا هُوَ التَّوَكُّلُ.

جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہؐ! خداوند عالم نے مجھے آپ کے لیے ایک ایسا ہدیہ دے کر بھیجا ہے جو اس سے قبل اور کسی کو نہیں دیا گیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ سن کر میں نے کہا وہ ہدیہ کیا ہے؟ جبرائیل نے کہا صبر

اور اس سے ایک بہتر چیز۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہا خوشنودی اور اس سے ایک بہتر چیز۔ میں نے کہا اور وہ کیا ہے؟ کہا زہد اور اس سے ایک بہتر چیز۔ میں نے کہا اور وہ کیا ہے؟ کہا اخلاص اور اس سے بھی ایک بہتر چیز۔ میں نے کہا اور وہ کیا ہے؟ جواب دیا یقین اور اس سے بھی ایک بہتر چیز۔ میں نے کہا اے جبرائیل وہ کیا ہے؟ جواب دیا یقین کے اس درجے تک پہنچنے کے لیے وسیلہ خداوند عالم پر توکل ہے۔ میں نے پوچھا اللہ پر توکل کیا ہے؟ کہا انسان کا یہ یقین رکھنا کہ کوئی بھی مخلوق نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ فائدہ اور نہ کچھ دے سکتی ہے نہ روک سکتی ہے۔ لہٰذا وہ مخلوقات سے مایوس ہو جائے۔ جب انسان اس منزل پر پہنچتا ہے تو اس کا ہر عمل خدا کے لیے ہوتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی سے نہ امید رکھتا ہے اور نہ خوف کھاتا ہے اور نہ کسی سے طمع رکھتا ہے۔ اسی کا نام توکل ہے۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۱۲۴، بحوالہ معانی الاخبار)

۵

خدا سے خوف رکھنا

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ○

اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے (کے دن) سے ڈرتا رہا اس کے لیے دو باغ ہیں۔

(سورۃ الرحمن: آیہ ۴۶)

﴿۵۴﴾

مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ مَخَافَةَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَرْضَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو شخص خوف خدا کی بنا پر گناہ ترک کرے گا خداوند عالم قیامت کے دن اسے راضی کرے گا۔

(اصول کافی، ج ۳، باب اجتناب المحارم، حدیث ۶)

﴿۵۵﴾

مَنْ عُرِضَتْ لَهُ فَاحِشَةٌ اَوْ شَهْوَةٌ فَاجْتَنَبَهَا مَخَافَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَ اٰمَنَهُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَ اَنْجَزَ لَهُ مَا وَعَدَهُ فِيْ كِتَابِهٖ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ.

جس کسی کو کسی حرام کام یا شہوت رانی کا موقع ملے اور وہ شخص اللہ کا خوف رکھتے ہوئے اس سے پرہیز کرے تو خداوند عالم اس پر جہنم کی آگ حرام کرے گا اور قیامت کے دن عظیم خوف و ہراس سے اسے نجات دے گا اور اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے اسے اس اجر سے نوازے گا جس کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے کہ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ○ جو اپنے پروردگار کی منزلت سے ڈرے گا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ (سورۃ الرحمٰن)

(امالی صدوق، مجلس ۶۶، حدیث ۱)

﴿۵۶﴾

طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهُ خَوْفُ اللّٰهِ عَنْ خَوْفِ النَّاسِ.

خوشا حال ہو اس کا جسے اس کا خوفِ خدا لوگوں کے خوف سے نجات دے۔ (تحف العقول، مواعظ النبیؐ)

﴿۵۷﴾

مَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَافَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ، وَ مَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ اَخَافَهُ اللّٰهُ كُلَّ شَيْءٍ.

جو شخص خداوند عالم سے ڈرتا ہے تمام چیزیں اس سے ڈرتی ہیں اور جو شخص خدا کا خوف نہیں رکھتا وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۰)

﴿۵۸﴾

يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: لَا اَجْمَعُ عَلٰى عَبْدٍ خَوْفَيْنِ وَ لَا اَجْمَعُ لَهُ اَمْنَيْنِ، فَاِذَا اَمِنَنِيْ فِي الدُّنْيَا اَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اِذَا خَافَنِيْ فِي الدُّنْيَا اٰمَنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

خداوند عالم فرماتا ہے: میں اپنے بندے میں دو خوف جمع نہیں کرتا اور نہ ہی دو امن و امان اس میں جمع کرتا ہوں لہٰذا اگر وہ دنیا میں میرے عذاب سے بے خوف رہا تو میں قیامت کے دن اس پر خوف مسلط کروں گا۔ لیکن بندہ جب دنیا میں مجھ سے خوف کھائے گا تو اسے قیامت کے دن امن و امان میں رکھوں گا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۷۹)

﴿۵۹﴾

مَنْ كَانَ بِاللّٰهِ اَعْرَفَ كَانَ مِنَ اللّٰهِ اَخْوَفَ.

جو سب سے زیادہ معرفت الٰہی رکھتا ہے وہی سب سے زیادہ خوف خدا رکھتا ہے۔

(جامع الاخبار، ص۱۱۳)

﴿۶۰﴾

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَبْكِيْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَ اِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَ عَدَدِ قَطَرَاتِ الْبِحَارِ. ثُمَّ قَرَاَ: فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝

جب کبھی کوئی مومن خوف خدا سے گریہ کرتا ہے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے چاہے اس کے گناہ آسمان کے ستاروں اور بارش کے قطروں سے زیادہ ہوں، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝ (کم ہنسو اور زیادہ روؤ، جو کچھ لوگ کماتے

ہیں اسی کی جزا ملتی ہے)۔ (جامع الاخبار، ص۱۱۳)

﴿۶۱﴾

حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰى عَيْنٍ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ.

خوف خدا سے رونے والی آنکھ پر آگ حرام کی گئی ہے۔ (جامع الاخبار، ص۱۱٤)

﴿۶۲﴾

مَا يَقْطُرُ فِي الْاَرْضِ قَطْرَةٌ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَةِ دَمْعٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ لَا يَرَاهُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ.

کوئی قطرہ اللہ کو اتنا محبوب نہیں جتنا وہ آنسو جو اندھیری رات میں خوف خدا سے کسی کی آنکھ سے ٹپکے اور خدا کے علاوہ اسے اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ (جامع الاخبار، ص۱۱٤)

﴿۶۳﴾

كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا ثَلَاثَ اَعْيُنٍ، عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ عَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ عَيْنٌ بَاتَتْ سَاهِرَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی: (۱) خوف خدا میں رونے والی آنکھ۔ (۲) حرام چیزوں کے دیکھنے سے پرہیز کرنے والی آنکھ۔ (۳) خدا کی راہ میں شب بیداری کرنے والی آنکھ۔

(خصال صدوق باب ثلاثة، حديث٤٢)

﴿۶۴﴾

مَنْ بَكٰى ذَنْبَهُ حَتّٰى تَسِيلَ دُمُوعُهُ عَلٰى لِحْيَتِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ دِيبَاجَةَ وَجْهِهِ عَلَى النَّارِ.

جو شخص اپنے گناہوں کو یاد کر کے اس قدر روئے کہ آنسو اس کی داڑھی پر بہنے لگیں تو خداوند عالم اس کے چہرے پر جہنم کی آگ حرام کرتا ہے۔ (روضة الواعظين، ص٤٥٢)

﴿۶۵﴾

مَا مِنْ عَمَلٍ اِلَّا وَ لَهُ وَزْنٌ وَ ثَوَابٌ اِلَّا لِلدَّمْعَةِ فَاِنَّهَا تُطْفِئُ بُحُورًا مِنَ النَّارِ.

کوئی عمل ایسا نہیں جس کے لیے (ناپ تلا) وزن اور حساب نہ ہوا سوائے آنسوؤں کے کیونکہ اس کا ایک قطرہ آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۸۷)

﴿۶۶﴾

مَنْ بَکٰی مِنْ ذَنْبٍ غُفِرَ لَہٗ وَ مَنْ بَکٰی خَوْفَ النَّارِ اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْھَا وَ مَنْ بَکٰی شَوْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِیْھَا وَ کَتَبَ لَہٗ اَمَانًا مِّنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ.

جو شخص کسی گناہ کے خوف سے روئے گا اس کا وہ گناہ بخشا جائے گا۔ جو شخص آگ کے خوف سے روئے گا اسے پناہ دی جائے گی اور جو شخص جنت کا مشتاق ہو کر روئے گا خدا اسے جنت میں جگہ دے گا اور قیامت کے دن کی ہولنا کی سے اسے نجات دے گا۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۱۰۰)

﴿۶۷﴾

خَشْیَۃُ اللّٰہِ رَاْسُ کُلِّ حِکْمَۃٍ.

خدا کا خوف سب سے بڑی حکمت ہے۔ (اثنی عشریہ، ص ۷)

﴿۶۸﴾

اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ کُنْتَ.

تم جہاں کہیں بھی ہو خدا سے خوف کھاؤ۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۴)

﴿۶۹﴾

اِذَا اقْشَعَرَّ جَسَدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَحَاتَّتْ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَۃِ الْیَابِسَۃِ وَرَقُھَا.

خوف خدا کی وجہ سے اگر کسی کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ (مجموعۂ ورام، ج ۲، ص ۳۲)

﴿۷۰﴾

کَانَ دَاوٗدُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَعُوْدُہُ النَّاسُ وَ یَظُنُّوْنَ اَنَّہٗ مَرِیْضٌ وَ مَا بِہٖ مِنْ مَّرَضٍ اِلَّا

خَوْفُ اللّٰهِ وَالْحَيَآءُ مِنْهُ.

لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کو بیمار سمجھ کر آپ کی عیادت کرنے آتے تھے۔ جبکہ خدا سے حیا اور خوف کے علاوہ انہیں کوئی مرض لاحق نہیں تھا۔ (روضة الواعظين، ص ٤٥٢)

﴿ ۷۱ ﴾

يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ بِالْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ يُبْنٰى لَكَ بِكُلِّ قَطْرَةٍ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

یا علیؑ! تم خوف خدا سے رویا کرو۔ خوف خدا میں آنکھوں سے نکلنے والے ہر آنسو کے بدلے خداوند عالم تمہارے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (روضة كافی)

﴿ ۷۲ ﴾

اِتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُرِی النَّاسَ اَنَّكَ تَخْشَى اللّٰهَ فَيُكْرِمُوكَ وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ.

خدا سے ڈرو اور لوگوں پر یہ ظاہر مت کرو کہ تم خدا سے ڈرتے ہو تاکہ لوگ تمہاری تکریم کریں جبکہ تمہارا باطن فجور سے بھرا ہوا ہو۔ (بحار الانوار، ج٧٧، ص ٨١)

﴿ ۷۳ ﴾

مَنْ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ دُمُوعِهِ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ مُكَلَّلٌ بِالدُّرِّ وَ الْجَوْهَرِ فِيهِ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ.

جس کی آنکھیں خوفِ خدا سے نم آلود ہو جائیں اس کی آنکھ سے گرنے والے ہر قطرے کے بدلے اس کے لیے جنت میں لعل و گوہر کا ایک محل ہوگا جس میں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں نہ آنکھ نے دیکھا ہو نہ کان نے سنا ہو اور نہ دل میں وہم و گمان آیا ہو۔ (امالی صدوق مجلس ٤٤، حديث١)

٦

خدا سے حسن ظن رکھنا

وَ ظَنُّوٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ٥

اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ خدا کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ نہیں۔ (سورة توبه، آیت ۱۱۸)

﴿۷۴﴾

حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ.

خداوند عالم سے نیک گمان رکھنا اللہ کی عبادت ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۴۴)

﴿۷۵﴾

لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ، فَاِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ ثَمَنُ الْجَنَّةِ.

تم میں سے کوئی اس حالت میں نہ مرے کہ خدا سے حسن ظن نہ رکھتا ہو کیونکہ خدا سے نیک گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے۔ (روضة الواعظين، ص ۵۰۳)

﴿۷۶﴾

وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اُعْطِىَ مُؤْمِنٌ قَطُّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا بِحُسْنِ ظَنِّهِ بِاللّٰهِ وَ رَجَائِهِ لَهُ وَ حُسْنِ خُلُقِهِ وَ الْكَفِّ عَنِ اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ مُؤْمِنًا بَعْدَ التَّوْبَةِ وَ الْاِسْتِغْفَارِ اِلَّا بِسُوْءِ ظَنِّهِ بِاللّٰهِ وَ تَقْصِيْرِهِ مِنْ رَجَائِهِ وَ سُوْءِ خُلُقِهِ وَ اغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ.

وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا يَحْسُنُ ظَنُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ بِاللّٰهِ اِلَّا كَانَ اللّٰهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ، لِاَنَّ اللّٰهَ كَرِيْمٌ بِيَدِهِ الْخَيْرَاتُ يَسْتَحْيِىْ اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ قَدْ اَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخْلِفُ الْمُؤْمِنَ وَ رَجَائَهُ، فَاَحْسِنُوْا بِاللّٰهِ الظَّنَّ وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ.

اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کسی بھی مومن کو دنیا و آخرت کی بھلائی نہیں مل سکتی مگر یہ کہ وہ خدا سے نیک گمان رکھے اور اس سے نیک امید رکھے، خوش اخلاقی سے پیش آئے اور مومنین کی غیبت کرنے سے پرہیز کرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! خداوند عالم کسی مومن کو توبہ و استغفار کرنے کے بعد عذاب نہیں کرے گا مگر اس وقت جب وہ شخص خدا سے بدگمان ہو جائے اور اس سے اپنی امیدوں کو کم کر دے، بد خلقی کرے، اور مومنین کی غیبت کرے۔

قسم اس ذات کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں! کوئی مومن اللہ تعالی سے حسن ظن نہیں رکھتا مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ کیونکہ خداوند عالم کریم ہے، اس کے ہاتھوں میں نیکی ہی نیکی ہے، وہ اس سے حیا کرتا ہے کہ اس کا بندہ تو اس سے نیک گمان رکھے اور وہ اس بندے کے ساتھ اس کی امید اور گمان کے برخلاف سلوک کرے۔ پس خدا سے حسن ظن رکھو اور اسی سے رغبت رکھو۔

(اصول کافی، ج ۳، باب حسن الظن)

﴿۷۷﴾

اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبادَةِ.

بیشک اللہ سے حسن ظن رکھنا عبادت کا حسن ہے۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۴)

﴿۷۸﴾

رَاَیْتُ فِی الْمَنامِ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ قَائِمًا عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ فَجَآءَ رَجَآئُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاسْتَنْقَذَهُ مِنْ ذٰلِکَ.

میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ وہ جہنم کے کنارے کھڑا تھا۔ عین اسی وقت اللہ پر اس کی امید آ گئی (جو وہ رکھتا تھا) اور اسے جہنم سے نجات دلا دی۔ (روضۃ الواعظین، ص ۵۰۲)

۷

خداوند عالم کی عبادت و اطاعت

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ○

اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ (سورہ الذاریات: آیت ۵۷)

﴿۷۹﴾

اُعْبُدِ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ کُنْتَ لَا تَرَاهُ فَاِنَّهُ یَرَاکَ، وَ اعْلَمْ اَنَّ اَوَّلَ عِبَادَةِ اللّٰهِ الْمَعْرِفَةُ بِهٖ.

خداوند عالم کی عبادت اس طرح کرو جیسے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور جان لو کہ اوّلین عبادت یہ ہے کہ اس کی معرفت حاصل کی جائے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۷٤)

﴿۸۰﴾

اَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْعِبَادَةَ فَعَانَقَهَا وَ اَحَبَّهَا بِقَلْبِهٖ وَ بَاشَرَهَا بِجَسَدِهٖ وَ تَفَرَّغَ لَهَا، فَهُوَ لَا یُبَالِیْ عَلٰی مَا اَصْبَحَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی عُسْرٍ اَمْ عَلٰی یُسْرٍ.

لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو عبادت سے لو لگائے اور اسے گلے لگائے، اور دل سے عبادت کو دوست رکھے اور اپنے اعضا کے ذریعے اسے بجالائے، اور اس کے لیے وقت نکالے۔ ایسے شخص کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کی دنیا سختی یا آسانی سے گزرتی ہے۔ (اصول کافی، ج۳، باب العبادة، حدیث ۳)

﴿۸۱﴾

اَلْعِبَادَةُ ثَلَاثَةٌ: قَوْمٌ عَبَدُوا اللّٰهَ خَوْفًا فَتِلْکَ عِبَادَةُ الْعَبِیْدِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اللّٰهَ طَلَبًا لِلثَّوَابِ فَتِلْکَ عِبَادَةُ الْاُجَرَاءِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اللّٰهَ حُبًّا لَهٗ فَتِلْکَ عِبَادَةُ الْاَحْرَارِ وَ هِیَ

اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ.

عبادت کی تین اقسام ہیں: ایک گروہ خوف کی وجہ سے اللہ کی عبادت کرتا ہے یہ غلاموں کی عبادت ہے۔

دوسرا گروہ جزا اور ثواب کی امید پر اللہ کی عبادت کرتا ہے، یہ تاجروں کی عبادت ہے۔

تیسرا گروہ اللہ کی محبت میں اللہ کی عبادت کرتا ہے، یہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہی بہترین عبادت ہے۔

(اثنی عشریه، ص۸۹)

﴿۸۲﴾

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ: اَيُّمَا عَبْدٍ اَطَاعَنِیْ لَمْ اَكِلْهُ اِلٰی غَيْرِیْ وَ اَيُّمَا عَبْدٍ عَصَانِیْ وَكَلْتُهُ اِلٰی نَفْسِهٖ ثُمَّ لَمْ اُبَالِ فِیْ اَیِّ وَادٍ هَلَكَ.

خداوند عالم فرماتا ہے جب بھی میرا کوئی بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے دوسروں کے حوالے نہیں کرتا ہے۔ اور جب وہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اسے خود اسی کے حوالے کرتا ہوں۔ پھر مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔ (وافی، ج۱، کتاب ایمان و کفر، فصل چهارم، باب الطاعة و التقوی)

﴿۸۳﴾

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ: يَا عِبَادِیَ الصِّدِّيْقِيْنَ تَنَعَّمُوْا بِعِبَادَتِیْ فِی الدُّنْيَا فَاِنَّكُمْ بِهَا تَتَنَعَّمُوْنَ فِی الْجَنَّةِ.

خداوند عالم فرماتا ہے اے میرے سچے بندو! دنیا میں میری عبادت کی نعمت سے سرفراز رہو کیونکہ اس کے ذریعے تمہیں بہشت کی نعمت ملے گی۔ (امالی صدوق مجلس ۵۰، حدیث۲)

﴿۸۴﴾

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی يَابْنَ اٰدَمَ اَطِعْنِیْ فِيْمَا اَمَرْتُكَ وَلَا تُعَلِّمْنِیْ مَا يُصْلِحُكَ.

خداوند عالم نے فرمایا ہے اے بنی آدم میرے احکام میں تو میری اطاعت کر اور اپنے فائدے کی باتیں مجھے نہ سکھا۔ (میں تجھ سے بہتر جانتا ہوں)۔ (خصال، باب الواحد، حدیث۷)

﴿۸۵﴾

خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

بہترین عبادت لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔ (اصول کافی، جلد ٤)

﴿٨٦﴾

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ وَ اَفْضَلُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ.

بہترین عبادت مسائل شرعی کا سمجھنا اور بہترین دینداری، پرہیزگاری ہے۔
(خصال صدوق باب الواحد، حدیث٩٩)

﴿٨٧﴾

مَا اَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنٰى وَ اَقْبَحَ الْخَطِيْئَةَ بَعْدَ الْمَسْكَنَةِ وَ اَقْبَحُ مِنْ ذٰلِكَ الْعَابِدُ لِلّٰهِ يَدَعُ عِبَادَتَهُ.

تونگری کے بعد احتیاج کس قدر برا ہے۔ اس سے بدتر یہ ہے کہ انسان بیچارگی میں بھی نافرمانی کرے، اور اس سے بھی بدتر یہ ہے کہ ایک عبادت گزار عبادت ترک کرے۔ (اصول کافی، ج ٣، باب العبادة، حدیث٦)

﴿٨٨﴾

اَلَا اِنَّ لِكُلِّ عِبَادَةٍ شِرَّةً ثُمَّ تَصِيْرُ اِلٰى فَتْرَةٍ، فَمَنْ صَارَتْ شِرَّةُ عِبَادَتِهِ اِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدِ اهْتَدٰى وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِيْ فَقَدْ ضَلَّ وَ كَانَ عَمَلُهُ فِيْ تَبَابٍ. اَمَا اِنِّيْ اُصَلِّيْ وَ اَنَامُ وَ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اَضْحَكُ وَ اَبْكِيْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ مِنْهَاجِيْ وَ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

جان لو! ہر عبادت کے لیے ایک نشاط و ہیجان کا دور ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد سستی کی طرف میلان ہوتا ہے۔ پس جس کسی کی عبادت میں نشاط اور ہیجان میرے طریقے کے مطابق ہوتا ہے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس کیفیت میں میری سنت کی مخالفت کی وہ گمراہ ہوا اور اس کا عمل تباہ ہوا۔

جیسے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں، ہنستا ہوں اور روتا ہوں۔ جس کسی نے میرے طریقے اور میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں۔ (سفینة البحار، ج ٢، ص ١١٣)

۸

خدا کی خاطر محبت اور دشمنی

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ٥

جو لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ (کیوں نہ) ہوں۔

(سورہ مجادلہ: آیت ۲۱)

﴿۸۹﴾

وُدُّ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَ فِی اللّٰهِ مِنْ اَعْظَمِ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ اَحَبَّ فِی اللّٰهِ وَ اَبْغَضَ فِی اللّٰهِ وَ اَعْطٰی فِی اللّٰهِ وَ مَنَعَ فِی اللّٰهِ فَهُوَ مِنَ الْاَصْفِیَآءِ.

اللہ کی خوشنودی کی خاطر مومن کے ساتھ مومن کی محبت ایمان کے عظیم پہلوؤں میں سے ایک ہے۔ اور جو شخص اللہ کی خاطر دوستی اور دشمنی رکھتا ہے اللہ کی خاطر دیتا اور روکتا ہے تو وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہے۔

(تحف العقول۔ مواعظ النبی)

﴿۹۰﴾

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰهِ.

اللہ کی خاطر دشمنی اور اللہ کی خاطر دوستی رکھنا بہترین اعمال میں سے ہے۔ (جامع الاخبار: ص ۱۵۰)

﴿۹۱﴾

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی اَرْضٍ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَآءَ فِیْ ظِلِّ عَرْشِهٖ عَنْ یَّمِیْنِهٖ. وَ كِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ: وُجُوْهُهُمْ اَشَدُّ بَیَاضًا وَ اَضْوَءُ مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِعَةِ، یَغْبِطُهُمْ

بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ. يَقُوْلُ النَّاسُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ.

اللہ کی خاطر محبت کرنے والے قیامت کے دن عرش الٰہی کے زیر سایہ دائیں طرف زبرجد کی سبز زمین پر ہوں گے، جبکہ عرش کے دونوں طرف دایاں ہی ہیں، ان کے چہرے چمکتے ہوئے ہوں گے جن کی روشنی سورج سے زیادہ ہوگی۔ ان کی منزلت دیکھ کر تمام مقرب فرشتے، انبیاء اور مرسلین رشک کرنے لگیں گے۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں؟ کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

(اصول کافی، ج۳، باب الحب فی اللہ، حدیث۷)

﴿۹۲﴾

لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اَحَدُهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْآخَرُ بِالْمَغْرِبِ يَجْمَعُ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اگر دو افراد اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں اور ان میں سے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں تو بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان دونوں کو یکجا کرے گا۔ (جامع الاخبار، ص ۱۵۰)

﴿۹۳﴾

قَالَ لِاَبِيْ ذَرٍّ: اَيُّ عُرَى الْإِيْمَانِ اَوْثَقُ؟ قَالَ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ: اَلْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَ الْمُعَادَاةُ فِي اللّٰهِ وَ الْبُغْضُ فِي اللّٰهِ.

حضور اکرمؐ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا ''ایمان کا کونسا دستہ محکم ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں'' آپؐ نے فرمایا ''اللہ کی خاطر دوستی رکھنا اور اللہ کی خاطر دشمنی اور بغض رکھنا''۔

(تحف العقول: مواعظ النبیؐ)

﴿۹۴﴾

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، يَسْمَعُ اٰخِرُهُمْ كَمَا يَسْمَعُ اَوَّلُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ جِيْرَانُ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ فِيْ دَارِهِ؟

فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِّنَ النَّاسِ فَتَسْتَقْبِلُهُمْ زُمْرَةٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ عَمَلُكُمْ فِيْ

دَارِ الدُّنیَا فَصِرْتُمُ الْیَوْمَ جِیْرَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ دَارِہٖ؟

فَیَقُوْلُوْنَ کُنَّا نَتَحَابُّ فِی اللّٰہِ وَ نَتَوَازَرُ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی.

قَالَ: فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی صَدَقَ عِبَادِیْ خَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ، فَیَنْطَلِقُوْنَ اِلٰی جِوَارِ اللّٰہِ فِی الْجَنَّۃِ بِغَیْرِ حِسَابٍ.

لوگوں کا ایک گروہ اٹھے گا اور فرشتوں کا ایک گروہ بڑھ کر ان کا استقبال کرے گا اور ان سے پوچھے گا تم لوگ دنیا میں کونسا عمل بجالائے تھے جس کی وجہ سے تم آج اللہ کے گھر میں اس کے ہمسائے قرار پائے۔ وہ لوگ کہیں گے ہم اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ فرمایا اس وقت اللہ کی طرف سے ایک منادی آواز دے گا میری بندوں نے سچ کہا۔ ان کا راستہ چھوڑ دو۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں اللہ کی ہمسائیگی میں بغیر حساب کے پہنچ جائیں گے۔

(طرائف الحکم، ج ۱، ص ۳۵۷)

﴿۹۵﴾

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ فَرِیْضَۃٌ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ فَرِیْضَۃٌ.

خدا کی خاطر دشمنی اور خدا کی خاطر دوستی رکھنا ایک فریضہ ہے۔ (جامع الاخبار، ص ۱۰۵)

۹

اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنا

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

یہ وہ لوگ ہیں جن پر کوئی مصیبت آ پڑی تو وہ بے ساختہ بول اٹھے ہم تو خدا ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (سورہ بقرہ: آیت ١٥٦)

﴿۹۶﴾

اَعْطُوا اللّٰهَ الرِّضَا مِنْ قُلُوْبِكُمْ تَظْفَرُوْا بِثَوَابِ فَقْرِكُمْ وَ اِلَّا فَلَا.

جو کچھ خداوند عالم نے تمہیں دیا ہے اس پر دل سے راضی رہو گے تو تم اپنے فقر کا ثواب پاؤ گے ورنہ نہیں۔

(مجموعۂ ورام، ج ١، ص ٢٣٠)

﴿۹۷﴾

مَنْ رَضِیَ اللّٰهَ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ.

جو قلیل رزق پر خدا سے راضی رہے گا خدا بھی اس کے قلیل عمل پر راضی رہے گا۔

(مجموعۂ ورام: ج ١، ص ٢٣٠)

﴿۹۸﴾

اِنَّ عَظِیْمَ الْبَلَآءِ یُكَافِیْ بِهٖ عَظِیْمُ الْجَزَآءِ وَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اِبْتَلَاهُ بِعَظِیْمِ الْبَلَآءِ فَمَنْ رَضِیَ الْبَلَآءِ فَلَهُ الرِّضَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ سَخِطَ الْبَلَآءِ فَلَهُ السَّخَطُ.

بے شک بڑی مصیبتوں پر اجر بھی بڑا ملے گا، جب خدا کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے عظیم مصیبتوں میں گرفتار کرتا ہے۔ جو اس کی مصیبت پر راضی رہتا ہے خداوند عالم اس سے خوش ہوتا ہے اور جو مصیبت سے ناراض رہتا ہے اس سے اللہ بھی ناراض رہتا ہے۔ (خصال صدوق، باب الواحد، حدیث ٥٩)

﴿۹۹﴾

عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ لَا یَقْضِی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَضَآءَ اِلَّا كَانَ خَیْرًا لَّهٗ، سَرَّهٗ اَوْسَاءَهٗ، اِنِ ابْتَلَاهُ

كَانَ كَفَّارَةً لِذَنْبِهِ، وَ إِنْ اَعْطَاهُ اَكْرَمَهُ قَدْ حَبَاهُ.

تعجب ہے مؤمن پر! خداوند عالم اس کے لیے کوئی حکم نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ حکم اس کے لیے بھلائی ہو۔ چاہے وہ خوش ہو یا ناراض ہو۔ اگر کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تو اس لیے کہ وہ اس کے گناہ کا کفارہ بنے۔ اگر عطا کرتا ہے اور اسے عزت دیتا ہے تو یہ اس کی بخشش ہے۔ (تحف العقول مواعظ النبی)

﴿۱۰۰﴾

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِقَضَائِيْ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِقَدَرِيْ فَلْيَلْتَمِسْ اِلٰهًا غَيْرِيْ.

خداوند عالم نے فرمایا جو شخص میرے فیصلے پر راضی نہیں رہتا اور میری مقرر کی ہوئی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ اپنے لیے میرے علاوہ کوئی دوسرا معبود تلاش کر لے۔ (جواهر السنيه، ص ١١٤)

﴿۱۰۱﴾

يَا عِبَادَ اللّٰهِ: اَنْتُمْ كَالْمَرْضٰى وَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ كَالْطَّبِيْبِ وَ تَدْبِيْرِهِ بِهِ، لَا فِيْمَا يَعْلَمُهُ الطَّبِيْبُ وَ تَدْبِيْرِهِ بِهِ، لَا فِيْمَا يَشْتَهِيْهِ الْمَرِيْضُ وَ يَقْتَرِحُهُ، اَلَا فَسَلِّمُوْا لِلّٰهِ اَمْرَهُ تَكُوْنُوْا مِنَ الْفَآئِزِيْنَ.

اے اللہ کے بندو! تمہاری مثال بیمار کی سی ہے اور دو جہانوں کا پروردگار تمہارے لیے طبیب کی مانند ہے بس مریضوں کی بہبود اسی میں ہے جو طبیب بتائے اور تدبیر کرے (اس پر عمل کرے) نہ اس پر جس کی خواہش مریض کرے اور رغبت رکھے۔ لوگو! تم اللہ کے کاموں کو اللہ کے سپرد کرو تا کہ تم کامیاب ہونے والوں میں سے بنو۔

(طرائف الحکم، ج ٢، ص ٣٥٧)

﴿۱۰۲﴾

يَا مَعْشَرَ الْمَسَاكِيْنِ طِيْبُوْا نَفْسًا وَ اَعْطُوا اللّٰهَ الرِّضَا مِنْ قُلُوْبِكُمْ يُثِبْكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى فَقْرِكُمْ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَلَا ثَوَابَ لَكُمْ.

اے گروہ مساکین! اپنے نفس کو خوش رکھو اور خداوند عالم کے حضور اپنی دلی خوشنودی کا اظہار کرو تا کہ خداوند عالم تمہیں تمہارے فقر کا ثواب دے اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہیں کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(اصول کافی، ج ٣، باب فضل الفقراء)

۱۰

خدا وند عالم کی رحمت اور فضل

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ.

تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم کر لی ہے۔ (سورہ انعام: آیت ۵۴)

﴿۱۰۳﴾

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: لَا یَتَّکِلِ الْعَامِلُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِهِمُ الَّتِیْ یَعْمَلُوْنَهَا لِثَوَابِیْ فَاِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوْا وَ اَتْعَبُوْا اَنْفُسَهُمْ اَعْمَارَهُمْ فِیْ عِبَادَتِیْ کَانُوْا مُقَصِّرِیْنَ غَیْرَ بَالِغِیْنَ فِیْ عِبَادَتِهِمْ کُنْهَ عِبَادَتِیْ فِیْمَا یَطْلُبُوْنَ عِنْدِیْ مِنْ کَرَامَتِیْ وَالنَّعِیْمِ فِیْ جَنَّاتِیْ وَ رَفِیْعِ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی فِیْ جِوَارِیْ وَ لٰکِنْ بِرَحْمَتِیْ فَلْیَثِقُوْا وَ فَضْلِیْ فَلْیَرْجُوْا وَ اِلٰی حُسْنِ الظَّنِّ بِیْ فَلْیَطْمَئِنُّوْا، فَاِنَّ رَحْمَتِیْ عِنْدَ ذٰلِکَ تُدْرِکُهُمْ وَ مَنِّیْ یُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِیْ وَ مَغْفِرَتِیْ تُلْبِسُهُمْ عَفْوِیْ فَاِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَ بِذٰلِکَ تَسَمَّیْتُ.

خداوند عالم نے فرمایا: عمل بجالانے والوں کو اپنے عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے جسے وہ میرے ثواب کے حصول کے لیے بجالاتے ہیں اگر چہ وہ کوشش کرتے ہیں اور ان عبادات کے بجالانے میں ساری زندگی اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہیں تو بھی میری عبادت کی حقیقت تک پہنچنے سے قاصر ہیں کہ اسکے ذریعے میری نعمتوں اور کرامتوں، جنت کی نعمتوں اور میرے قرب کے بلند درجات تک رسائی حاصل کرسکیں لیکن انہیں چاہیے کہ میری رحمت اور مہربانی پر بھروسہ کریں، مجھ سے امید رکھیں اور مجھ سے حسن ظن رکھیں اور مطمئن ہو جائیں تو اس وقت وہ میری رحمت کو پاسکتے ہیں، میری خوشنودی حاصل کرسکتے ہیں، اور میرے عفو مغفرت کا لباس پہن سکتے ہیں، کیونکہ میں ہی رحمٰن اور رحیم اللہ ہوں اور اس نام سے پکارا جاتا ہوں۔ (اصول کافی، ج۲، باب حسن الظن باللہ عزوجل، حدیث ۱)

﴿۱۰۴﴾

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَرْحَمُ بِعَبْدِهٖ مِنَ الْوَالِدَةِ الْمُشْفِقَةِ بِوَلَدِهَا.

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! خداوند عالم اپنے بندے پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے جتنا ایک ماں اپنے بیٹے پر شفیق ہوتی ہے۔ (روضة الواعظين، ص۵۰۳)

﴿۱۰۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا بِيَدِهٖ لِنَفْسِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَ وَضَعَهٗ تَحْتَ الْعَرْشِ فِيْهِ: رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ.

خداوند عالم نے زمینوں اور آسمانوں کی تخلیق سے پہلے اپنے دست قدرت سے کتبہ لکھا اور اسے عرش کے نیچے رکھا جس پر لکھا ہوا ہے "میری رحمت میرے غضب سے پہلے پہنچتی ہے۔ (روضة الواعظين، ص۵۰۳)

﴿۱۰۶﴾

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ هُوَ مُعْرِضٌ عَنْهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ لِلْمَلَائِكَةِ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى عَبْدِيْ سَاَلَنِيْ الْمَغْفِرَةَ اَنَا مُعْرِضٌ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَنِيْ الْمَغْفِرَةَ عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنَا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ.

جس وقت ایک بندہ "خداوندا مغفرت فرما" کہتا ہے تو خداوند عالم التفات نہیں فرماتا۔ لیکن جب وہ شخص دوسری مرتبہ یہی الفاظ کہتا ہے تو خداوند عالم فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرے بندے نے مجھ سے مغفرت طلب کی میں نے اس سے روگردانی کی تو دوبارہ مجھ سے مغفرت طلب کی۔ اس نے جان لیا کہ میرے علاوہ کوئی نہیں جو اس کے گناہوں کو معاف کرے۔ لہٰذا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کی۔

(جواهر السنيه، ص۱۲۳)

﴿۱۰۷﴾

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: يَابْنَ اٰدَمَ لَا يَغُرَّنَّكَ ذَنْبُ النَّاسِ عَنْ ذَنْبِكَ وَ لَا نِعْمَةُ النَّاسِ عَنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ لَا تُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ تَرْجُوْهَا لِنَفْسِكَ.

خداوند عالم نے فرمایا ہے: اے فرزند آدم! لوگوں کا گناہ تجھے اپنے گناہ سے فریب میں مبتلا نہ کرے اور لوگوں کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ تجھے ان نعمتوں سے غافل نہ کریں جو اللہ نے تجھے عطا کی ہیں۔ لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرو جبکہ تم خود اس کے امیدوار ہو۔ (عيون اخبار الرضا، ج۲، باب ۳۰)

۱۱

خداوند عالم کا تقرب اور محبت

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ○

اور جولوگ ایمان دار ہیں وہ سب سے بڑھ کر خدا کی الفت رکھتے ہیں۔ (سورہ بقرہ: آیت ١٦٥)

﴿۱۰۸﴾

مَنْ اٰنَسَهُ اللّٰهُ بِقُرْبِهِ اَعْطَاهُ اَرْبَعَ خِصَالٍ: عِزًّا مِنْ غَيْرِ عَشِيْرَةٍ وَ عِلْمًا مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ وَ غِنًى مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَ اُنْسًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ.

جس کسی کو خداوند عالم اپنے تقرب سے مانوس کرتا ہے اسے چار خصلتیں دیتا ہے: بغیر قبیلے کے غلبہ عطا کرتا ہے۔ بغیر تحصیل کے علم عطا کرتا ہے۔ مال و دولت کے بغیر بے نیازی عطا کرتا ہے اور اسے تنہائی سے سکون ملتا ہے۔

(اثنی عشریه: ص ٦٠)

﴿۱۰۹﴾

مَا يَتَقَرَّبُ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنَ السُّجُوْدِ الْخَفِيِّ.

پوشیدہ سجدوں سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں جو ایک بندے کو اللہ کا تقرب دیتی ہو۔

(مجموعۂ ورام، ج٢، ص٥٥)

﴿۱۱۰﴾

مَنْ تَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ شِبْرًا تَقَرَّبَ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ اِلَيْهِ بَاعًا، وَ مَنْ اَقْبَلَ اِلَى اللّٰهِ مَاشِيًا اَقْبَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مُهَرْوِلًا.

جو کوئی خدا کی طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو خداوند عالم اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے اور جو کوئی اللہ کی

طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو خدا اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہے۔ جو کوئی خدا کی طرف چلنے لگتا ہے خدا اس کی طرف دوڑنے لگتا ہے۔ (مجازات النبویه، ص ۳۷۱)

﴿۱۱۱﴾

جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ (ص) فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ؟ فَقَالَ مَاذَا اَعْدَدْتَ لَھَا؟ فَقَالَ مَا اَعْدَدْتُ کَثِیْرَ صَلٰوۃٍ وَ لَا صِیَامٍ اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ.
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.

ایک دفعہ ایک اعرابی نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ قیامت کا دن کب آنے والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ جواب دیا: نہ تو میری نمازیں زیادہ ہیں اور نہ ہی روزے زیادہ، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۲۳)

﴿۱۱۲﴾

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحَبَّنِیْ فَاَرْزُقُہُ الْکَفَافَ وَ مَنْ اَبْغَضَنِیْ فَاُکْثِرُ مَالَہٗ وَ وَلَدَہٗ.

خداوند عالم نے فرمایا ہے جسے میں دوست رکھتا ہوں اسے بقدر کفایت رزق دیتا ہوں۔ جسے دشمن رکھتا ہوں اس کے مال و اولاد میں کثرت کرتا ہوں۔ (جامع الاخبار، ص ۲۱۶)

﴿۱۱۳﴾

اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاہُ لِیَسْمَعَ تَضَرُّعَہٗ.

خداوند عالم جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تاکہ اس کی فریاد سنے۔
(مجموعۂ ورام، ج۱، ص٤)

﴿۱۱۴﴾

مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآئَہٗ وَ مَنْ کَرِہَ لِقَآءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَآئَہٗ.

جواللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناگوار سمجھتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۱)

﴿۱۱۵﴾

مَنْ اٰثَرَ مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَلٰى مَحَبَّةِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مَئُوْنَةَ النَّاسِ.

جو شخص خدا کی محبت کو لوگوں کی محبت پر ترجیح دیتا ہے خداوند عالم اس کے اخراجات کی کفایت کرتا ہے اور اسے لوگوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۱)

۱۲

پیغمبر اکرمؐ پر درود صلوات

إِنَّ اللهَ وَ مَلَآئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥

اس میں شک نہیں کہ خدا اور اس کے فرشتے پیغمبرؐ (اور ان کی آلؑ) پر درود بھیجتے ہیں۔ تو اے ایمان دارو تم بھی درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو۔ (سورہ احزاب: آیت ٥٦)

سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِيْنَ ٥

؟؟؟؟؟؟ پر سلام ہو۔ (سورہ صافات، آیت ١٣٠)

۱۱۶

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ مَلَآئِكَتُهُ وَ مَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَ مَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ.

جس کسی نے مجھ پر درود بھیجا تو خداوند عالم اور اس کے فرشتے اس شخص پر درود بھیجتے ہیں۔ (اب) جو چاہے کم درود بھیجے اور جو چاہے زیادہ درود بھیجا کرے۔ (اصول کافی، ج ٤)

۱۱۷

صَلٰوتُكُمْ عَلَيَّ اِجَابَةٌ لِدُعَآئِكُمْ وَ زَكٰوةٌ لِاَعْمَالِكُمْ.

تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کی قبولیت کا باعث اور تمہارے اعمال کے پاکیزہ ہونے کا سبب ہے۔

(طرائف الحکم، ج ١، ص ٢١٦)

۱۱۸

مَنْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ فَلْيُكْثِرْ مِنْ ذٰلِكَ وَ مَنْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى اٰلِهٖ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ

اَلْجَنَّةِ وَ رِيْحُهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ.

جو کوئی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کہتا ہے تو خداوند عالم کہتا ہے "صلی اللہ علیک۔" پس اسے چاہیے کہ کثرت سے یہ درود پڑھا کرے۔ اور جو شخص "صلی اللہ علی محمد" تو کہے مگر ان کی آل پر درود نہ بھیجے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا جبکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی۔

(امالی صدوق مجلس ۶۰، حدیث۶)

﴿۱۱۹﴾

اِرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ.

مجھ پر درود بھیجتے ہوئے اپنی آوازوں کو بلند کیا کرو کیونکہ ایسا کرنا نفاق کو ختم کرتا ہے۔

(اصول کافی، ج۲، باب الصلوۃ علی النبی و اهل بیته حدیث۱۳)

﴿۱۲۰﴾

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

جس کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ شخص مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ جہنم کا حقدار بنے گا اور خداوند عالم کی رحمت سے دور ہوگا۔

(روضة الواعظين، ص۳۲۴)

﴿۱۲۱﴾

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(سفينة البحار، ج۱، ص۶۱)

﴿۱۲۲﴾

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَ مَنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ لَا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ اَبَدًا.

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا خداوند عالم اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا خدا

وند عالم اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ ہزار مرتبہ درود بھیجے گا اسے جہنم میں کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔ (جامع الاخبار، ص٦٩)

﴿۱۲۳﴾

اَنَا عِنْدَ الْمِيْزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ ثَقُلَتْ سَيِّئَاتُهُ عَلٰى حَسَنَاتِهِ جِئْتُ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ حَتّٰى اُثَقِّلَ بِهَا حَسَنَاتِهِ.

میں قیامت کے دن میزان کے پاس کھڑا ہوں گا اور جس کسی کے گناہوں کا پلڑا نیکیوں کی نسبت بھاری ہوگا اس وقت میں اس کی طرف سے اپنے اوپر بھیجی ہوئی صلوٰۃ کو نیکیوں کے پلڑے میں رکھوں گا یہاں تک کہ اس کی نیکیاں بھاری ہو جائیں۔ (طرائف الحکم، ج٢، ص١٢٤، نقل از وسائل الشیعه)

﴿۱۲۴﴾

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ.

جب کوئی کسی کتاب میں میرے نام پر درود لکھتا ہے تو جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود ہے فرشتے اس شخص کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (سفینة البحار، ج٢، ص ٥٠)

﴿۱۲۵﴾

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابًا مِنَ الْعَافِيَةِ.

جب کوئی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو خداوند عالم اس کے لیے عافیت کا دروازہ کھولتا ہے۔

(جامع الاخبار، ص٦٩)

﴿۱۲۶﴾

اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً.

قیامت کے دن میرے نزدیک ترین وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود کثرت سے بھیجیں گے۔

(جامع الاخبار، ص٦٩)

﴿۱۲۷﴾

مَنْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ اِثْنَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ شَهِيْدًا وَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَ لَدَتْهُ اُمُّهٗ.

جو شخص کہہ دے ''خداوندا! تو حضرت محمد و آل محمد پر درود نازل فرما'' تو خداوند عالم اسے ۷۲ شہیدوں کا ثواب عطا کرے گا۔ اور وہ گناہوں سے اس طرح الگ ہوگا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔

(روضة الواعظين، ص ۳۲۳)

﴿۱۲۸﴾

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ خَطِيْئَةَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً.

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا خداوند عالم اس کے اسی (۸۰) سالوں کے گناہ بخشے گا۔

(جامع الاخبار، ص ۷۰)

﴿۱۲۹﴾

مَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ انْخَرَقَ الْحِجَابُ فَدَخَلَ الدُّعَآءُ وَ اِذَا لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لَمْ يُرْفَعِ الدُّعَآءُ.

کوئی دعا ایسی نہیں جس کے اور آسمان کے درمیان حجاب نہ ہو مگر یہ کہ وہ شخص محمد و آل محمد پر درود بھیجے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو حجاب درمیان سے ہٹ جاتا ہے اور دعا اوپر اٹھائی جاتی ہے۔ اگر وہ درود نہیں بھیجتا ہے تو دعا اوپر نہیں اٹھائی جاتی۔

(جامع الاخبار، ص ۷۱)

۱۳

شفاعت

مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ ○

اس کے سامنے کوئی کسی کا سفارشی نہیں ہوسکتا مگر اس کی اجازت کے بعد۔ (سورہ یونس: آیت ۲)

۱۳۰

مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِحَوْضِیْ فَلَا اَوْرَدَہُ اللّٰہُ حَوْضِیْ وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِشَفَاعَتِیْ فَلَا اَنَالَہُ اللّٰہُ شَفَاعَتِیْ، ثُمَّ قَالَ(ص) اِنَّمَا شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ فَاَمَّا الْمُحْسِنُوْنَ فَمَا عَلَیْھِمْ مِنْ سَبِیْلٍ.

جو شخص میرے حوض (کوثر) پر ایمان نہیں رکھتا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض تک پہنچنے نہ دے گا۔ اور جو میری شفاعت کا اعتقاد نہیں رکھے گا میری شفاعت اس تک نہیں پہنچے گی۔ اس کے بعد فرمایا بے شک شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہے جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے۔ نیکوکاروں کے لیے تو عذاب کی راہ ہی نہیں۔

(امالی صدوق، مجلس دوم حدیث ٤)

۱۳۱

لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ دَعَا بِھَا وَ قَدْ سَالَ سُؤَالًا وَ قَدْ اَخْبَاْتُ دَعْوَتِیْ لِشَفَاعَتِیْ لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

ہر پیغمبر کی ایک مخصوص دعا ہوتی تھی جس کے ذریعے وہ خدا سے اپنی حاجات مانگتے تھے مگر میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے ذخیرہ کیا ہوا ہے۔ (خصال، باب الواحد، حدیث ۹۸)

۱۳۲

لَا تَنَالُ شَفَاعَتِیْ مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلَاتِہٖ وَ لَا یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ لَا وَاللّٰہِ.

میری شفاعت ان لوگوں کو نہیں ملے گی جو نماز کو خفیف اور سبک سمجھتے ہیں۔ اور نہ وہ شخص میرے پاس حوض کوثر تک پہنچ سکے گا، نہیں خدا کی قسم نہیں۔ (روضۃ الواعظین، ص ۳۱۹)

﴿۱۳۳﴾

اِذَا قُمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَ تَشَفَّعْتُ فِیْ اَصْحَابِ الْکَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُشَفِّعُنِیَ اللّٰہُ فِیْھِمَ وَاللّٰہِ لَا تَشَفَّعْتُ فِیْمَنْ اٰذٰی ذُرِّیَّتِیْ.

جب میں مقام محمود پر کھڑا ہو کر اپنی امت کے گناہگاروں کی شفاعت کرنے لگوں گا تو خداوند عالم ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائے گا، قسم بخدا! جس کسی نے میری ذریت کو اذیت دی ہو اُن کی شفاعت نہیں کروں گا۔ (سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۴۵۵)

﴿۱۳۴﴾

مَنْ کَذَّبَ بِالْشَّفَاعَۃِ لَمْ یَنَلْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

جو شفاعت کو جھٹلائے گا قیامت کے دن اس کی شفاعت نہیں ہوگی۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۰)

﴿۱۳۵﴾

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ اَوْ کُلَّ لَیْلَۃٍ وَ جَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ وَلَوْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْکَبَآئِرِ.

جو کوئی ہر دن یا ہر رات مجھ پر درود بھیجے گا مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہوگی چاہے وہ کبیرہ گناہوں کا بجالانے والا ہو۔ (جامع الاخبار، ص ۶۹)

﴿۱۳۶﴾

اَرْبَعَۃٌ اَنَا الشَّفِیْعُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَوْ اَتَوْنِیْ بِذُنُوْبِ اَھْلِ الْاَرْضِ.

مُعِیْنُ اَھْلِ بَیْتِیْ، وَالْقَاضِیْ لَھُمْ حَوَآئِجَھُمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوْا اِلَیْہِ، وَالْمُحِبُّ لَھُمْ بِقَلْبِہٖ وَ لِسَانِہٖ وَالدَّافِعُ عَنْھُمْ بِیَدِہٖ.

میں قیامت کے دن چار قسم کے لوگوں کی شفاعت کروں گا چاہے وہ اتنے گناہ لے کر میرے پاس پہنچیں جتنے گناہ تمام روئے زمین والوں نے کیے ہوں۔ (۱) میرے اہل بیتؑ کے مددگار۔ (۲) ان کی پریشانیوں کے وقت

ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا۔ (۳) دل اور زبان سے ان کے ساتھ محبت کرنے والا۔ (۴) اپنے ہاتھوں سے ان کا دفاع کرنے والا۔ (خصال، ج۱، باب الاربعة، حدیث۱)

﴿۱۳۷﴾

حَقَّتْ شَفَاعَتِیْ لِمَنْ اَعَانَ ذُرِّیَّتِیْ بِیَدِهٖ وَ لِسَانِهٖ وَ مَالِهٖ.

جو شخص میری اولاد کی مدد اپنے ہاتھ، زبان اور مال سے کرے گا اس کی شفاعت مجھ پر لازم ہوگی۔

(جامع الاخبار، ص۱۶۳)

﴿۱۳۸﴾

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ مَا خَلَا الشِّرْکِ وَ الظُّلْمِ.

میری امت کے ان لوگوں کے لیے میری شفاعت ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہو مگر ان لوگوں کی شفاعت نہیں ہوگی جنہوں نے ظلم اور شرک کیا ہو۔ (روضة الواعظین، ص۵۰۱)

﴿۱۳۹﴾

خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ وَ بَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ شَطْرُ اُمَّتِیْ الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَ اَکْفٰی، اَتَرَوْنَهَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ؟ لَا وَ لٰکِنَّهَا لِمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّآئِیْنَ.

مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ میں اپنی امت کے نصف لوگوں کو جنت میں بھیجے جانے یا شفاعت کرنے کا حق لے لوں۔ میں نے شفاعت کا حق لے لیا کیونکہ شفاعت عام ہوگی اور زیادہ کفایت کرے گی۔ کیا تم اسے مؤمنین متقین کے لیے سمجھتے ہو، نہیں بلکہ ایسے مؤمنین کی شفاعت ہوگی جو گناہگار ہیں۔ (روضة الواعظین، ص۵۰۱)

(۱۴)

اهل بیتؑ کے بارے میں فرمایا

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی○

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابت داروں (اہل بیتؑ) کی محبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ (سورہ شوریٰ، آیت ۲۳)

﴿۱۴۰﴾

یَا عَلِیُّ! اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی وَ اَنَا وَ اَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ.

اے علیؑ! تمام لوگ اپنی اصل کے اعتبار سے مختلف شجروں سے تعلق رکھتے ہیں مگر میں اور تم ایک ہی درخت کی ٹہنیاں ہیں۔ (مستدرک الصحیحین، ج۲، ص ۲۴۱)

﴿۱۴۱﴾

لَوْ اَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وُضِعَتْ فِیْ کَفَّةٍ وَ وُضِعَ اِیْمَانُ عَلِیٍّ فِیْ کَفَّةٍ لَرَجَعَ اِیْمَانُ عَلِیٍّ.

اگر ساتوں آسمانوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں علی ابن ابی طالبؑ کا ایمان رکھا جائے تو علیؑ کا ایمان بھاری نکلے گا۔ (الریاض النضرہ، ج۲، ص ۲۲۶)

﴿۱۴۲﴾

لَا تُصَلُّوْا عَلَیَّ الصَّلٰوةَ الْبَتْرَآءَ، فَقَالُوْا وَمَا الصَّلٰوةُ الْبَتْرَآءُ؟ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ تُمْسِکُوْنَ، بَلْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ.

تم لوگ مجھ پر دُم بریدہ صلوٰۃ (یعنی نامکمل درود) مت بھیجو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! دُم بریدہ صلوٰۃ کیا ہے؟ فرمایا یعنی تم صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ کر خاموش ہو جاؤ بجائے اس کے تمہیں یوں کہنا چاہیے کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (الصواعق المحرقه، ص۸۷)

﴿۱۴۳﴾

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ خَمْسَةٍ: فِیَّ وَ فِیْ عَلِیٍّ وَ حَسَنٍ وَ حُسَیْنٍ وَ فَاطِمَةَ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا۔

آیت تطہیر کے بارے میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے، علی، حسن وحسین اور فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر ابن جریر الطبری، ج۲۲، ص۵)

﴿۱۴۴﴾

مَنْ اَحَبَّ هٰؤُلَاءِ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یَعْنِی الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ فَاطِمَةَ وَ عَلِیًّا عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

جس کسی نے انہیں دوست رکھا تو گویا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس کسی نے ان کے ساتھ دشمنی رکھی تو گویا اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔ یعنی حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہم السلام مراد ہیں۔

(کنز العمال، ج۶، ص ۲۱۷)

﴿۱۴۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ اَجْرِیْ عَلَیْکُمُ الْمَوَدَّةَ فِی العقبیبیتی وَ اِنِّیْ سَآئِلُکُمْ غَدًا عَنْهُمْ۔

بے شک خداوند عالم نے میری رسالت کا اجر تم پر میری عترت اہل بیتؑ کی محبت قرار دیا ہے۔ جس کے بارے میں تم سے کل (قیامت کے دن) پوچھوں گا۔ (ذخائر العقبیٰ، ص۲۵)

﴿۱۴۶﴾

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ اَبْنَاهُمَا۔

آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ کے یہ قرابت دار کون ہیں جن کی محبت فرض کی گئی ہے۔ فرمایا علی، فاطمہ اور ان کے دونوں فرزند علیہم السلام ہیں۔ (صواعق، ابن حجر، ص۱۰۱)

﴿۱۴۷﴾

اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ وَ هُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ.

بیشک علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ ہر مومن کا ولی (سرپرست) ہے۔

(کنوز الحقائق للمناوی، ص۳۷)

﴿۱۴۸﴾

اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَحَدُهُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ عِتْرَتِیْ، فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلِفُوْنِیْ فِیْهِمَا فَاِنَّهُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان دو میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ دیکھو تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے۔ (مستدرک الصحیحین، ج۳، ص۱۰۹)

﴿۱۴۹﴾

لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ وَ وَارِثٌ وَ اِنَّ عَلِیًّا وَصِیِّیْ وَ وَارِثِیْ.

ہر نبی کا ایک جانشین اور وارث ہوتا ہے اور میرا وارث اور جانشین علیؑ ہے۔

(الریاض النضرة، ج۲، ص۱۷۸)

﴿۱۵۰﴾

مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

میرے اہل بیتؑ کی مثال نوحؑ کی کشتی کی مانند ہے۔ جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہوا۔ (حلیة الاولیاء، ج۴، ص۳۰۶)

﴿۱۵۱﴾

اَنَا وَ اَهْلُ بَیْتِیْ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَ اَغْصَانُهَا فِی الدُّنْیَا فَمَنْ تَمَسَّکَ بِنَا اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلاً.

میں اور میرے اہل بیتؑ جنت کا ایک درخت ہیں جس کی شاخیں دنیا میں ہیں جس نے ہم سے وابستگی اختیار کی اس نے اپنے پروردگار کی راہ پالی۔ (ذخائر العقبی، ص١٦)

﴿١٥٢﴾

لَا یُؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَ اَهْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَ ذُرِّیَّتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ.

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ رکھے اور میرے خاندان کو اپنے خاندان سے زیادہ دوست نہ رکھے، اور میری اولاد کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز نہ رکھے۔

(کنز العمال، ج١، ص١١)

﴿١٥٣﴾

اَثْبَتُکُمْ عَلَی الصِّرَاطِ اَشَدُّکُمْ حُبًّا لِاَهْلِ بَیْتِیْ.

تم میں سے پل صراط پر سب سے زیادہ مضبوطی سے اسی کے قدم جمیں گے جو میرے اہل بیتؑ کی محبت میں ثابت قدم ہوگا۔ (کنوز الحقائق، ص٥)

﴿١٥٤﴾

لَا یُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَلَا یُبْغِضُنَا اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِیٌّ.

ہمارے اہل بیت کے ساتھ متقی مؤمن کے علاوہ کوئی دوستی نہیں رکھتا اور کسی بد بخت منافق کے علاوہ ہم سے کوئی دشمنی نہیں رکھتا۔ (ذخائر العقبی، ص١٨)

﴿١٥٥﴾

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ.

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! ہم اہل بیتؑ کو کوئی دشمن نہیں رکھتا مگر یہ کہ اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ (مستدرک الصحیحین، ج٣، ص١٥٠)

﴿١٥٦﴾

مَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَ مَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ

حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِیْ اَوْ قَاتَلَهُمْ اَوْ اَعَانَ عَلَيْهِمْ اَوْ سَبَّهُمْ.

جو شخص میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ جس کسی نے مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔ بے شک خداوند عالم نے اس شخص پر جنت حرام کی ہے جس نے میرے اہل بیتؑ پر ظلم کیا یا ان سے قتال کیا یا اس میں مدد کی یا انہیں گالی دی۔

(صواعق ابن حجر، ص ۱۴۳)

﴿۱۵۷﴾

عَلِیٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ شَکَّ فِيْهِ کَفَرَ.

علیؑ تمام انسانوں سے بہتر ہیں، جس نے اس میں شک کیا وہ کافر ہے۔ (کنوز الحقائق، ص ۹۲)

﴿۱۵۸﴾

خَيْرُ رِجَالِکُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ خَيْرُ شَبَابِکُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ خَيْرُ نِسَآئِکُمْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ (ص).

تمہارے مردوں میں سے بہترین علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ تمہارے نوجوانوں میں سے حسنؑ و حسینؑ افضل ہیں اور تمہاری عورتوں میں سے فاطمہؑ بنت محمدؐ فضیلت کی حامل ہیں۔ (تاریخ بغداد، ج ٤، ص ۳۹۱)

﴿۱۵۹﴾

عَلِیٌّ وَ شِيْعَتُهٗ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

علیؑ اور ان کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہونے والے ہیں۔ (کنوز الحقائق، ص ۹۲)

﴿۱۶۰﴾

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَ مَنْ اَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ عَصٰی عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِیْ.

جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ جس کسی نے علیؑ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(مستدرک الصحیحین، ج ۲، ص ۱۲۱)

﴿۱۶۱﴾

اَنَا وَ عَلِیٌّ حُجَّةُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ.

میں اور علیؑ، اللہ کے بندوں پر اس کی طرف سے حجت ہیں۔ (کنوز الحقائق، ص۴۳)

﴿۱۶۲﴾

عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ وَ لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

علیؑ حق کے ساتھ ہیں اور حق علیؑ کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے ساتھ ملاقات کریں گے۔ (تاریخ بغداد، ج۱۲، ص۳۲۱)

﴿۱۶۳﴾

عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَ الْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔ (صواعق ابن حجر، ص۷٤)

﴿۱۶۴﴾

خَیْرُ اِخْوَتِیْ عَلِیٌّ وَ خَیْرُ اَعْمَامِیْ حَمْزَۃُ وَ ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ.

میرے بھائیوں میں سے بہترین علیؑ ہیں۔ چچاؤں میں سے بہترین حمزہؑ ہیں اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے۔

(صواعق ابن حجر، ص۷٤)

﴿۱۶۵﴾

اَتَانِیْ مَلَکٌ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَ یَقُوْلُ لَکَ: اِنِّیْ زَوَّجْتُ فَاطِمَۃَ ابْنَتَکَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی فَزَوِّجْھَا مِنْہُ فِی الْاَرْضِ.

میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خداوند عالم نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ میں نے آپ کی بیٹی فاطمہؑ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ کر دیا ہے۔ بس تم بھی روئے زمین پر اسے انجام دو۔ (ذخائر العقبی، ص۳۱)

﴾۱۶۶﴿

مَا اَنَا سَدَدْتُ اَبْوَابَكُمْ وَ فَتَحْتُ بَابَ عَلِيٍّ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ بَابَ عَلِيٍّ وَ سَدَّ اَبْوَابَكُمْ.

رسول اللہؐ نے خدا کے حکم سے مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے دروازے بند کرنے کا حکم دیا تو چند لوگوں نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے گھروں کے جو دروازے مسجد میں کھلتے تھے ان کو تو بند کروا دیا گیا لیکن اپنی بیٹی کے گھر کے دروازے کو بند نہیں کروایا تو آپ نے فرمایا:

میں نے اپنی مرضی سے تمہارے دروازے بند نہیں کیے اور نہ ہی اپنی مرضی سے علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا، بلکہ خداوند عالم نے تمہارے دروازے بند کیے ہیں اور علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔

(کنز العمال، ج۶، ص۴۰۸)

﴾۱۶۷﴿

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ ذُرِّيَةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِيْ صُلْبِهٖ وَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِيْ فِيْ صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

خداوند عالم نے ہر نبی کی ذریت خود اس کی صلب میں رکھی مگر میری ذریت کو علی ابن ابی طالبؑ کے صلب میں رکھا ہے۔

(فیض القدیر، ج۲، ص۲۲۳)

﴾۱۶۸﴿

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَاَعْطَاهَا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(جنگ خیبر میں فرمایا) کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ بھی اسے دوست رکھتے ہیں اور خداوند عالم اس کے ہاتھوں فتح دے گا۔ پس جھنڈا حضرتؐ نے علی ابن ابی طالبؑ کو دے دیا۔

(تہذیب التہذیب، ابن حجر، ج۷، ص۳۳۷)

﴾۱۶۹﴿

يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَ اُكْرِهُ لَكَ مَا اُكْرِهُ لِنَفْسِيْ.

فرمایا: اے علیؑ! میں تمہارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، جسے اپنے لیے ناگوار سمجھتا ہوں تمہارے لیے بھی ناگوار سمجھتا ہوں۔ (صحیح ترمذی، ج ۱، ص ۵۸)

﴿۱۷۰﴾

يَا عَلِيُّ طُوْبیٰ لِمَنْ اَحَبَّکَ وَ صَدَقَ فِيْکَ وَ وَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَکَ وَ کَذَبَ فِيْکَ.

اے علیؑ! خوشحال ہو اس کا جو تجھے دوست رکھے اور تیری محبت میں سچا ہو وائے ہو اس پر جو تجھے دشمن رکھے اور تیرے بارے میں جھوٹ بولے۔ (ذخائر العقبیٰ، ص ۹۲)

﴿۱۷۱﴾

مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، وَ مَنْ اٰذیٰ عَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَ مَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذیَ اللّٰهَ.

جو علیؑ سے محبت رکھے گویا اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علیؑ کے ساتھ دشمنی رکھی اس نے میرے ساتھ دشمنی رکھی۔ جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ (ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۶۶)

﴿۱۷۲﴾

عُنْوَانُ صَحِيْفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِيٍّ.

مومن کے نامۂ اعمال کا دیباچہ علیؑ کی محبت ہے۔ (کنوز الحقائق للمناوی، ص ۹۲)

﴿۱۷۳﴾

حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَسَنَةٌ لَا تَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ.

علیؑ کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی برائی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (کنوز الحقائق، ص ۶۲)

﴿۱۷۴﴾

بُغْضُ عَلِيٍّ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ.

علیؑ کی دشمنی ایک ایسی برائی ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ (کنوز الحقائق، ص۵۳)

﴿۱۷۵﴾

حُبُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَاْکُلُ السَّیِّئَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.

علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (تاریخ بغداد، ج٤، ص١٩٤)

﴿۱۷۶﴾

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِیْنَةَ فَلْیَاْتِهَا مِنْ بَابِهَا.

میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ پس جو شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دروازے سے آئے۔ (کنز العمال، ج٦، ص٤٠١)

﴿۱۷۷﴾

سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ فِتْنَةٌ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَالْزِمُوْا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ یَرَانِیْ وَ اَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَهُوَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ وَهُوَ فَارُوْقُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَهُوَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ.

میرے بعد فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ جب ایسا ہونے لگے تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ساتھ دو، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جو مجھے دیکھے گا اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ وہ صدیق اکبر ہے اور اس امت کا فاروق ہے جو حق اور باطل میں فرق کرے گا اور وہی مومنوں کا پیشوا ہے۔

(اسد لغابہ، ج٥، ص ٢٨٧)

﴿۱۷۸﴾

لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ عَلَی الصِّرَاطِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَهٗ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْجَوَازَ.

کوئی شخص صراط سے نہیں گزر سکے گا مگر یہ کہ علیؑ اس کے لیے گزر نامہ لکھے۔

(ریاض النضرة، ج٢، ص١٧٧)

﴿۱۷۹﴾

يَا عَلِيُّ اَنْتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اے علیؑ! تم قیامت کے دن جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو گے۔ (صواعق ابن حجر، ص ۷۵)

﴿۱۸۰﴾

يَا فَاطِمَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَ يَرْضٰى لِرِضَاكِ.

اے فاطمہؑ! خداوند عالم تیری رضا سے راضی ہوتا ہے اور تیری ناراضگی سے ناراض ہوتا ہے۔

(ذخائر العقبی، ص۳۹)

﴿۱۸۱﴾

اِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ.

حسنؑ اور حسینؑ دونوں میرے دو ریحان (خوشبودار پھول) ہیں۔ (صحیح ترمذی، ج۲، ص۳۰۶)

﴿۱۸۲﴾

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَایَ مَنْ اَحَبَّهُمَا اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَنِیْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ.

حسنؑ اور حسینؑ میرے فرزند ہیں۔ جس کسی نے ان دونوں کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور خدا جسے دوست رکھتا ہے اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ جو کوئی ان دونوں سے دشمنی رکھے تو گویا اس نے مجھ سے دشمنی رکھی، اور جس نے میرے ساتھ دشمنی رکھی خدا اس کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے، اور جسے خدا دشمن رکھتا ہے اسے جہنم میں داخل کرتا ہے۔ (مستدرک صحیحین، ج۳، ص۱۶۶)

﴿۱۸۳﴾

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

حسنؑ اور حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ (کنز العمال، ج۷، ص۱۰۷)

﴿۱۸۴﴾

حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ، اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا، حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ.

حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ خدا اسے دوست رکھتا ہے جو حسینؑ کو دوست رکھتا ہے۔ حسینؑ نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔ (صحیح ترمذی، ج۲، ص۳۰۷)

﴿۱۸۵﴾

فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ.

فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(فیض القدیر، ج ٤، ص ٤٢١)

﴿۱۸۶﴾

اَلْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَۃَ.

مہدیؑ میری عترت اور فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہوگا۔ (صحیح ابی داؤد، ج۲۷، ص ١٣٤)

﴿۱۸۷﴾

لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ وَّاحِدٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلاً مِنْ وُلْدِی اسْمُہٗ کَاسْمِیْ.

اگر دنیا کی مدت صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو خداوند عالم اس دن کو اتنا طویل کرے گا یہاں تک کہ اس میں اس شخص کو مبعوث کرے گا جو میری عترت سے ہوگا اور جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

(ذخائر العقبی، ص١٣٦)

﴿۱۸۸﴾

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُمْلَاَ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا وَّ عُدْوَانًا ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ مَنْ یَمْلَاُھَا قِسْطًا وَّ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ عُدْوَانًا.

قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک روئے زمین ظلم وستم اور دشمنی سے بھر نہ جائے، اس کے بعد میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص قیام کرے گا اور روئے زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی تھی۔ (مستدرك الصحيحين، ج٤، ص٥٥٧)

﴿۱۸۹﴾

(قَالَ لِفَاطِمَةَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا) نَبِيُّنَا خَيْرُ الْاَنْبِيَآءِ وَ هُوَ اَبُوْكِ وَ شَهِيْدُنَا خَيْرُ الشُّهَدَآءِ وَ هُوَ عَمُّ اَبِيْكِ حَمْزَةُ وَ مِنَّا مَنْ لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيْرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِيْكِ جَعْفَرُ وَ مِنَّا سِبْطَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ هُمَا ابْنَاكِ وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ.

حضور اکرمؐ نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: پیغمبر انبیاء سے افضل ہے جو تیرا باپ ہے اور ہمارا شہید تمام شہداء سے افضل ہے جو تیرے باپ کا چچا حمزہؑ ہے اور ہم میں سے ہی وہ شخص ہے جسے دو پر ملے ہیں جن کے ذریعے جنت میں جہاں چاہتا ہے پرواز کرتا ہے اور یہ تیرے باپ کا چچازاد بھائی جعفرؑ ہے اور ہمارے لیے اس امت کے دونواسے ہیں جو تیرے فرزند حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور مہدیؑ بھی ہم میں سے ہیں۔

(ذخائر العقبى، ص٤٤)

۱۵

قرآن کریم

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ○

اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے۔

(سورہ اسراء: آیہ ۹)

۱۹۰

اَلْقُرْاٰنُ ھُوَ الدَّوَآءُ.

قرآن ہی (انسان کے لیے) دوا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص ۷)

۱۹۱

اَنَا اَوَّلُ وَافِدٍ عَلَی الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ کِتَابُهٗ وَ اَھْلُ بَیْتِیْ ثُمَّ اُمَّتِیْ، ثُمَّ اَسْاَلُھُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَ بِاَھْلِ بَیْتِیْ؟

میں پہلا شخص ہوں گا جو قیامت کے دن خداوند عزیز و جبار کے حضور اپنے اہل بیتؑ اور قرآن کے ساتھ حاضر ہوں گا، اس کے بعد میری امت وارد ہوگی پھر میں ان سے پوچھوں گا کہ تم نے اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیتؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ (اصول کافی، ج ۴، کتاب فضائل قرآن)

۱۹۲

اَلْقُرْاٰنُ ھُدًی مِّنَ الضَّلَالَةِ وَ تِبْیَانٌ مِّنَ الْعَمٰی وَ اسْتِقَالَةٌ مِّنَ الْعَثْرَةِ وَ نُوْرٌ مِّنَ الظُّلْمَةِ وَ ضِیَآءٌ مِّنَ الْاَحْدَاثِ وَ عِصْمَةٌ مِّنَ الْھَلَکَةِ وَ رُشْدٌ مِّنَ الْغَوَایَةِ وَ بَیَانٌ مِّنَ الْفِتَنِ وَ بَلَاغٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَی الْاٰخِرَةِ وَ فِیْهِ کَمَالُ دِیْنِکُمْ وَمَا عَدَلَ اَحَدٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اِلَی النَّارِ.

قرآن ہدایت ہے گمراہی سے، نشان دینے والی ہے اندھے پن سے، چشم پوشی کا سبب ہے گناہوں سے اور نور

ہے ظلمت سے۔ یہ نئی بدعات کو روشن کرنے والی ہے، ہلاکت سے بچانے والی ہے، گمراہی میں راستہ دکھانے والی ہے۔ فتنوں کو بیان کرنے والی ہے، دنیا سے آخرت کی سعادت تک پہنچانے والی ہے۔ تمہارے دین کا کمال اسی میں ہے۔ کوئی شخص بھی قرآن سے روگرداں نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ جہنم میں گیا۔

(اصول کافی، ج ٤،کتاب فضل القرآن، حدیث٨)

﴿١٩٣﴾

مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ حَرَامَهُ.

جوکوئی بھی قرآن کے حرام کو حلال سمجھے وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا ہے۔

(تحف العقول باب مواعظ النبی)

﴿١٩٤﴾

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِلدُّنْیَا وَ زِیْنَتِهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ.

جو قرآن کو اس لیے سیکھے کہ اس کے ذریعے دنیا اور اس کی آسائش طلب کرے تو ایسے شخص پر خدا نے جنت حرام کی ہے۔

(بحار الانوار، ج٧٧، ص ١٠٠)

﴿١٩٥﴾

اِنَّ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةٍ مِّنَ الْاٰدَمِیِّیْنَ مَا خَلَا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ فَلَا تَسْتَضْعِفُوْا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ حُقُوْقَهُمْ فَاِنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ لَمَكَانًا عَلِیًّا.

اہل قرآن کا درجہ انبیاءؑ اور مرسلین کے علاوہ، لوگوں میں سب سے بلند ہوگا۔ پس تم لوگ اہل قرآن کے حقوق کو حقیر مت جانو۔ بے شک غلبے والے جبار پروردگار کے ہاں ان کا مقام بہت بلند ہے۔

(اصول کافی، ج ٤، باب، فضل حامل القرآن، حدیث ١)

﴿١٩٦﴾

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَخْلَقُ الْقُرْاٰنُ فِیْ قُلُوْبِ الرِّجَالِ كَمَا تَخْلَقُ الثِّیَابُ عَلَی الْاَبْدَانِ.

ایک زمانہ لوگوں کے لیے ایسا آئے گا کہ قرآن ان کے دلوں میں اس طرح بوسیدہ ہو جائے گا جس طرح جسم پر کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج، ص۲۱۷)

﴿۱۹۷﴾

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَآئَۃُ الْقُرْاٰن.

قرآن کی قرأت کرنا بہترین عبادت ہے۔ (طرائف الحکم، ج۲، ص۲۵)

﴿۱۹۸﴾

مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰی یَسْتَظْہِرَہٗ وَ یَحْفَظَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ وَ شَفَّعَہٗ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ کُلُّھُمْ وَ جَبَتْ لَھُمُ النَّارُ.

جو شخص قرآن پڑھے یہاں تک کہ اسے اپنا پشت پناہ قرار دے اور اس کی حفاظت کرے، تو خداوند عالم اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان میں سے دس افراد کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا، چاہے وہ تمام جہنم کے حقدار ہی کیوں نہ ہوں۔ (طرائف الحکم، ج۲، ص۱۰۰)

﴿۱۹۹﴾

یَا مَعَاشِرَ قُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ اتَّقُوا اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْمَا حَمَّلَکُمْ مِنْ کِتَابِہٖ فَاِنِّیْ مَسْؤُوْلٌ وَّ اِنَّکُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، اِنِّیْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ تَبْلِیْغِ الرِّسَالَۃِ وَ اَمَّا اَنْتُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَمَّا حُمِّلْتُمْ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَ سُنَّتِیْ.

اے قاریانِ قرآن! اس کتاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ اس بارے میں، میں بھی ذمہ دار ہوں، جوابدہ ہوں اور تم بھی ذمہ دار ہو۔ رسالت کے پہنچانے کے بارے میں، میں جوابدہ ہوں اور تم سے میری سنت اور کتاب خدا کے علم کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(اصول کافی، ج ٤، باب فضل حامل القرآن، حدیث ۹)

﴿۲۰۰﴾

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

قرآن کے حامل (جنہوں نے قرآن کی آیتوں کو حفظ کیا اور ان پر عمل کرتے ہیں) اہل جنت کے جانے پہچانے ہیں۔ (روضة الواعظين، ص٦)

﴿۲۰۱﴾

فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ، فِيْهِ اِقَامَةُ الْعَدْلِ وَ يَنَابِيْعُ الْعِلْمِ وَ رَبِيْعُ الْقُلُوْبِ.

بے شک یہ قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے۔ اسی کے ذریعہ عدل قائم ہوتا ہے۔ اسی میں علم کے سرچشمے ہیں اور اسی میں دلوں کی بہار ہے۔ (مجازات النبويه، ص٢٢٢)

﴿۲۰۲﴾

اِجْعَلُوْا لِبُيُوْتِكُمْ نَصِيْبًا مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ الْبَيْتَ اِذَا قُرِءَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ يُسِّرَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَ كَثُرَ خَيْرُهٗ وَ كَانَ سُكَّانُهٗ فِيْ زِيَادَةٍ وَ اِذَا لَمْ يُقْرَءْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ضِيْقَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَ قَلَّ خَيْرُهٗ وَ كَانَ سُكَّانُهٗ فِيْ نُقْصَانٍ.

اپنے گھروں کی قسمت میں تلاوت قرآن قرار دو کیونکہ وہ گھر جس میں قرآن کی قرأت کی جاتی ہے اس کے رہنے والوں کے لیے آسانی اور بہت بھلائی پیدا کرتا ہے اور جب اس میں قرآن کی قرأت نہیں کی جاتی ہے تو وہ گھر اپنے رہنے والوں پر تنگ ہو جاتا ہے، بھلائی کم ہوتی ہے اور اس میں رہنے والے کمی کا سامنا کرتے ہیں۔

(طرائف الحكم، ج٢، ص١٠٩، نقل از وسائل الشيعه كتاب الصلوٰة)

﴿۲۰۳﴾

اَلْقُرْاٰنُ غِنًى لَا فَقْرَ بَعْدَهٗ وَ لَا غِنًى دُوْنَهٗ.

قرآن ایک ایسی بے نیازی ہے کہ جس کے بعد کوئی نیازمندی نہیں اور ایسی تونگری ہے جس کے علاوہ کوئی تونگری نہیں۔ (اثنی عشريه، ص٩)

﴿۲۰۴﴾

قِرَآئَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ صَلٰوةٍ اَفْضَلُ مِنْ قِرَآئَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ.

نماز میں قرآن کا پڑھنا نماز کے علاوہ پڑھنے سے افضل ہے۔ (تحف العقول مواعظ النبی)

﴿۲۰۵﴾

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ.

تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (اثنی عشریه، ص۱۸)

﴿۲۰۶﴾

لَا یُعَذِّبُ اللّٰهُ قَلْبًا وَّعَی الْقُرْاٰنَ.

خداوند عالم ایسے دل پر عذاب نہیں کرے گا جو قرآن کی حفاظت کرنے والا ہے۔

(سفینة البحار، ج۲، ص۴۱۵)

﴿۲۰۷﴾

اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ لَتَصْدَءُ کَمَا یَصْدَءُ الْحَدِیْدُ وَ اِنَّ جَلَآئَهَا قِرَآئَةُ الْقُرْاٰنِ.

بے شک دلوں پر اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے پر لگتا ہے لیکن قرآن کی قرأت سے دلوں کے زنگ سے جلا ملتی ہے (یعنی یہ زنگ مٹتا ہے)۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۱۲۱)

﴿۲۰۸﴾

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ حِلْیَةً وَ حِلْیَةُ الْقُرْاٰنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ.

ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز میں تلاوت ہے۔ (جامع الاخبار، ص۵۷)

﴿۲۰۹﴾

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَائِدًا وَ سَائِقًا یَقُوْدُ قَوْمًا اِلَی الْجَنَّةِ اَحَلُّوْا حَلَالَهٗ وَ حَرَّمُوْا حَرَامَهٗ وَ اٰمَنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ وَ یَسُوْقُ قَوْمًا اِلَی النَّارِ ضَیَّعُوْا حُدُوْدَهٗ وَ اَحْکَامَهٗ وَ اسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهٗ.

قیامت کے دن قرآن ایک قوم کو بڑھاتا اور دھکیلتا ہوا آئے گا یعنی ایک گروہ کو بہشت کی طرف بڑھاتا ہوا

آئے گا جنہوں نے اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اور اس کی متشابہ آیات پر ایمان لائے اور ایک دوسرے گروہ کو جہنم کی طرف دھکیلے گا جنہوں نے اس کے احکام اور حدود کو ضائع کیا اور اس کے حرام کو حلال سمجھا۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۱۲۳)

﴿۲۱۰﴾

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ الْمَخْصُوْصُوْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ، اَلْمُلَبَّسُوْنَ نُوْرَ اللّٰهِ، اَلْمُعَلَّمُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ، اَلْمُقَرَّبُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ، مَنْ وَّالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَ مَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ، يَدْفَعُ اللّٰهُ عَنْ مُسْتَمِعِ الْقُرْاٰنِ بَلْوَى الدُّنْيَا وَعَنْ قَارِئِهٖ بَلْوَى الْاٰخِرَةِ، اِلٰى اَنْ قَالَ: وَ لِسَامِعِ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَ هُوَ مُعْتَقِدٌ وَّ الَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (ص) بِيَدِهٖ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ ثَبِيْرٍ ذَهَبًا يَتَصَدَّقُ بِهٖ، وَلِقَارِئٍ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَ هُوَ مُعْتَقِدٌ اَفْضَلُ مِمَّا دُوْنَ الْعَرْشِ اِلٰى اَسْفَلِ التُّخُوْمِ.

حاملین قرآن (وہ لوگ جنہوں نے قرآن کو دل میں جگہ دی اور اس پر عمل کیا) خدا کی رحمت سے مخصوص ہیں، اور انہیں اللہ کے نور کا لباس ملے گا۔ یہ لوگ اللہ کے کلام کی تعلیم دینے والے ہیں اور اللہ کے حضور مقرب ہیں۔ جو ان کو دوست رکھے گا گویا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے ان کے ساتھ دشمنی رکھی تو گویا اس نے خدا کے ساتھ دشمنی رکھی۔ خدا قرآن کی قرأت سننے والے کی دنیاوی بلاؤں کو دور کرتا ہے اور قرأت کرنے والے کی آخرت کی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا قرأت سننے والے کے لیے قرآن کی ایک آیت کی سماعت صحیح اعتقاد کے ساتھ ہو تو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ.. کی جان ہے، اس کا اجر کوہ ثبیر کے بقدر سونا اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کے اجر سے بڑا ہے اور درست اعتقاد کے ساتھ قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کرنے والے کے لیے عرش الٰہی سے طبقات زمین میں جو کچھ ہے اس سے اس کی تلاوت افضل ہے۔

(طرائف الحکم، ج ۱، ص ۳٤۸)

۱۶

اسلام اور ایمان کے بارے میں

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ٥

''عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے رسولؐ) کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے۔ حالانکہ ایمان کا تو ابھی تک تمہارے دلوں میں گزر ہوا ہی نہیں۔ (سورہ حجرات، آیہ ۱۴)

۲۱۱

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْاِسْلَامَ فَجَعَلَ لَہٗ عَرْصَۃً وَ جَعَلَ لَہٗ نُوْرًا وَ جَعَلَ لَہٗ حِصْنًا وَ جَعَلَ لَہٗ نَاصِرًا، فَاَمَّا عَرْصَتُہٗ فَالْقُرْاٰنُ وَ اَمَّا نُوْرُہٗ فَالْحِکْمَۃُ وَ اَمَّا حِصْنُہٗ فَالْمَعْرُوْفُ وَ اَمَّا اَنْصَارُہٗ فَاَنَا وَ اَھْلُ بَیْتِیْ وَ شِیْعَتُنَا، فَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ وَ شِیْعَتَھُمْ وَ اَنْصَارَھُمْ.

خداوند عالم نے اسلام کو پیدا کیا اور اس کے لیے ایک میدان قرار دیا اور ایک نور معین کیا اور اس کے لیے ایک حصار بھی مقرر کیا اور ایک مددگار بھی دیا۔ اسلام کا میدان قرآن ہے، اس کا نور حکمت ہے، اس کا حصار نیکی ہے، اور اس کے مددگار میں اور میرے اہل بیتؑ اور ہمارے پیروکار ہیں۔ پس تم میرے اہل بیتؑ ان کے شیعہ اور ان کے مددگاروں سے محبت رکھو۔ (اصول کافی، ج ۳، باب نسبۃ الاسلام، حدیث ۳)

۲۱۲

اَلْاِسْلَامُ عُرْیَانٌ فَلِبَاسُہُ الْحَیَآءُ وَ زِیْنَتُہُ الْوَفَآءُ وَ مُرُوَّتُہُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَ عِمَادُہُ الْوَرَعُ وَ لِکُلِّ شَیْءٍ اَسَاسٌ وَ اَسَاسُ الْاِسْلَامِ حُبُّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ.

اسلام بے لباس ہے۔ اس کا لباس شرم و حیا ہے اس کا زیور وفا ہے۔ اس کی مروت نیک کردار ہے۔ اس کا ستون پرہیزگاری اور تقویٰ ہے، ہر چیز کی ایک بنیاد اور اساس ہوتی ہے۔ اسلام کی بنیاد ہم اہلبیتؑ کی دوستی ہے۔

(امالی صدوق مجلس ۴۵، حدیث ۱۶)

﴿۲۱۳﴾

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا.

بے شک اسلام کی غربت کی حالت میں ابتدا ہوئی تھی (اوائل بعثت) اور (لوگوں کے اس کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے) عنقریب غربت کی طرف لوٹے گا۔ (مجازات النبویه، ص۳۲)

﴿۲۱۴﴾

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسِ خِصَالٍ: عَلَی الشَّهَادَتَیْنِ وَ الْقَرِیْنَتَیْنِ، قِیْلَ لَهٗ اَمَّا الشَّهَادَتَانِ فَقَدْ عَرَفْنَا هُمَا فَمَا الْقَرِیْنَتَانِ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ فَاِنَّهٗ لَا یُقْبَلُ اَحَدُ هُمَا اِلَّا بِالْاُخْرٰی، وَالصِّیَامُ وَ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَ خُتِمَ ذٰلِکَ بِالْوِلَایَةِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا.

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) دو گواہیوں (شہادتین) اور دو قریب کی چیزیں (قرینتین) پر، کہا گیا کہ شہادتین کو تو ہم سمجھ گئے مگر یہ قرینتین کیا ہے؟ فرمایا: نماز اور زکوٰۃ جو ایک دوسرے کے بغیر قبول نہیں ہوتیں۔ (۳) رمضان کے مہینے کے روزے (۴) حج بیت اللہ ان لوگوں پر جو استطاعت رکھتے ہوں (۵) ائمہ معصومینؑ کی ولایت۔ یہ تمام صفات ولایت پر مکمل ہوتی ہیں۔ اسی کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا: اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا.

(طرائف الحكم، جلد۲، ص۲۳، نقل از امالی طوسی)

﴿۲۱۵﴾

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَسْلَمُ عَبْدٌ حَتّٰی یَسْلَمَ قَلْبُهٗ وَ لِسَانُهٗ.

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل اور زبان دونوں اسلام نہ لائیں۔ (مجازات النبویه، ص۳۵۸)

﴿۲۱۶﴾

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَرْكَانٍ: عَلَی الصَّبْرِ وَ الْیَقِیْنِ وَالْجِهَادِ وَالْعَدْلِ.

اسلام کے چار بنیادی ارکان ہیں: صبر، یقین، جہاد اور عدل۔ (جامع الاخبار، ص ٤٣)

﴿۲۱۷﴾

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَ لِسَانِهٖ.

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (جامع الاخبار، ص ٤٣)

﴿۲۱۸﴾

اَ. لْاِيْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ عَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ.

ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے معرفت حاصل کرنے اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔

(عیون اخبار الرضا، ج ١، باب ٢٢، حدیث ١)

﴿۲۱۹﴾

ثَلاثٌ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْاِيْمَانِ:

اِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِيْ بَاطِلٍ وَ اِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَ اِذَا قَدِرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهٗ.

جس کسی میں تین خصلتیں پائی جائیں تو گویا اس میں ایمان کے خصائل کامل ہیں:

(١) جب خوش ہو تو اس کی خوشی اسے کسی باطل کام پر نہ ابھارے۔ (٢) جب ناراض ہو تو اس کا غصہ اسے حق سے منحرف نہ کرے۔ (٣) جب قدرت حاصل کرے تو ایسی زیادتی نہ کرے جو اس کے شایان نہ ہو۔

(اصول کافی، ج ٣، باب المؤمن)

﴿۲۲۰﴾

مَنْ سَائَتْهُ سَيِّئَتُهٗ وَ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

جس شخص کو اس کی بدی غمگین کرے اور اس کا نیک عمل خوش کرے وہ مؤمن ہے۔

(امالی صدوق مجلس ٣٦، حدیث ٨)

﴿۲۲۱﴾

ثَلاثٌ مِنْ حَقَائِقِ الْاِيْمَانِ: اَلْاِنْفَاقُ فِي الْاِقْتَارِ وَ اِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَ

بَذْلُ الْعِلْمِ لِلْمُتَعَلِّمِ.

تین چیزیں ایمان کی حقیقت ہیں: تنگ دستی میں خرچ کرنا، اپنے مقابلے میں لوگوں کے ساتھ عدل کرنا اور طلبہ پر علم خرچ کرنا۔ (خصال صدوق، باب الثلاثة، حدیث ۱۰۱)

﴿۲۲۲﴾

دَعَائِمُ الْاِیْمَانِ اَرْبَعَةٌ: اَلْاُوْلٰی اَنْ تَعْرِفَ رَبَّکَ، اَلثَّانِیَةُ اَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِکَ اَلثَّالِثَةُ مَا اَرَادَ مِنْکَ، اَلرَّابِعَةُ اَنْ تَعْرِفَ مَا یُخْرِجُکَ مِنْ دِیْنِکَ.

ایمان کے ستون چار ہیں: ☆ سب سے پہلے یہ کہ تم اپنے رب کی معرفت حاصل کرو۔ ☆ دوسرے یہ کہ تم جان لو کہ تمہارے ساتھ اس نے کیا سلوک کیا ہے۔ ☆ تیسرے یہ کہ تم جان لو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔ ☆ چوتھے یہ کہ تم ان چیزوں کو جان لو جو تمہیں تمہارے دین سے خارج کرتی ہیں۔

(اثنی عشریہ، ص ۱۵۱)

﴿۲۲۳﴾

لَایُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعَةٍ: حَتّٰی یَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِیْکَ لَهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَحَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَحَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ.

کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے: اوّل اس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ دوئم اس پر کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ سوئم اس پر کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے اور چہارم قضا وقدر پر۔

(اثنی عشریہ، ص ۱۵۱)

﴿۲۲۴﴾

لَایَکْمُلُ اِیْمَانُ الْعَبْدِ بِاللّٰهِ حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْهِ خَمْسُ خِصَالٍ: اَلتَّوَکُّلُ عَلَی اللّٰهِ، وَ التَّسْلِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ، وَالتَّفْوِیْضُ اِلَی اللّٰهِ وَالرِّضَآءُ بِقَضَآءِ اللّٰهِ، وَالصَّبْرُ عَلٰی بَلَآءِ اللّٰهِ.

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس میں پانچ خصلتیں نہ پائی جائیں۔ اللہ پر توکل ہو، اللہ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہو، اپنے امور کو اس کے حوالے کرتا ہو، اس کے فیصلوں پر خوش رہے اور اس کی طرف سے نازل کی ہوئی بلاؤں پر صبر کرے۔ (سفینة البحار، ج ۱، ص ۳۸۸)

﴿۲۲۵﴾

اَلْاِیْمَانُ نِصْفَانِ، نِصْفٌ صَبْرٌ وَّ نِصْفٌ شُکْرٌ.

ایمان کے دو حصے ہیں: ایک حصہ صبر ہے اور ایک حصہ شکر ہے۔ (جامع الاخبار، ص۴۲)

﴿۲۲۶﴾

اَفْضَلُ اِیْمَانِ الْمَرْءِ اَنْ یَّعْلَمَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَهُ حَیْثُمَا کَانَ.

کسی شخص کے ایمان کا سب سے بلند درجہ یہ ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو یہ یقین رکھے کہ خدا اس کے ساتھ ہے۔

(جامع الاخبار، ص۴۲)

۱۷

اخلاص اور یقین کے بارے میں

قُلْ اِنِّیٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَo

(اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو کہ مجھ کو تو خدا کے ہاں سے یہی حکم ملا ہے کہ میں خالص خدا ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اسی کی عبادت کیا کروں۔ (سورہ زمر آیہ ۱۱)

﴿۲۲۷﴾

اِذَا عَمِلْتَ عَمَلًا فَاعْمَلْ لِلّٰہِ خَالِصًا لِاَنَّہٗ لَایَقْبَلُ مِنْ عِبَادِہِ الْاَعْمَالَ اِلَّا مَا کَانَ خَالِصًا فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ (وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰیo اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰیo وَلَسَوْفَ یَرْضٰیo).

جب تم کوئی عمل بجالاؤ تو صرف اللہ کے لیے خلوص کے ساتھ بجالاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خالص اسی کے لیے ہو۔ جیسا کہ سورہ لیل آیت ۲۱ میں ارشاد ہوا:

کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے یقیناً عنقریب وہ راضی ہوگا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۰۳)

﴿۲۲۸﴾

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ وَ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّاتِکُمْ.

خداوند عالم تمہاری صورتوں اور تمہارے کاموں کو نہیں دیکھتا بلکہ خداوند عالم تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

(جامع الاخبار، ص۱۱۷)

﴿۲۲۹﴾

مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ خَلَاءٍ لَایَرَاہُ اِلَّا اللّٰہُ وَالْمَلَآئِکَۃُ کَانَتْ لَہٗ بَرَآئَۃٌ مِّنَ النَّارِ.

جو شخص خلوت میں دو رکعت نماز پڑھتا ہے، جسے اللہ اور اس کے فرشتوں کے علاوہ اور کوئی نہیں دیکھتا تو اس شخص

کو جہنم کی آگ سے آزادی مل جاتی ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۵)

﴿۲۳۰﴾

اَلاِخْلاصُ مِلاکُ کُلِّ طَاعَةٍ.

خلوص نیت ہر نیکی کی قبولیت کی ضمانت ہے۔ (طرائف الحکم، ج ۲، ص ۲۲۳)

﴿۲۳۱﴾

مَا اَخْلَصَ عَبْدٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا اِلَّا جَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ.

جو شخص خداوند عالم کے لیے اپنے آپ کو چالیس دن خالص کرتا ہے خداوند عالم اس کی زبان سے علم وحکمت کے چشمے جاری کرتا ہے۔ (سفینة البحار، ج ۱، ص ۲۹۱)

﴿۲۳۲﴾

اَعْظَمُ الْعِبَادَةِ اَجْرًا اَخْفَاهَا.

وہ عبادات جن کا اجر بہت بڑا ہے وہ ہیں جو صرف خدا کی خاطر، پوشیدہ طور پر، بجالائی جائیں۔

(سفینة البحار، ج ۱، ص ۴۰۴)

﴿۲۳۳﴾

اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى يَا مُوْسٰى مَنْ كَانَ ظَاهِرُهٗ اَزْيَنَ مِنْ بَاطِنِهٖ فَهُوَ عَدُوِّىْ حَقًّا وَ مَنْ كَانَ ظَاهِرُهٗ وَ بَاطِنُهٗ سَوَآءً فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا وَ مَنْ كَانَ بَاطِنُهٗ اَزْيَنَ مِنْ ظَاهِرِهٖ فَهُوَ وَلِيِّىْ حَقًّا.

خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) جس کسی کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہو تو ایسا شخص میرا حقیقی دشمن ہے۔ جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو وہ حقیقی مؤمن ہے۔ اور جس کسی کا باطن اس کے ظاہر سے اچھا ہو وہ میرا حقیقی ولی ہے۔ (جامع الاخبار، ص ۲۱۷)

﴿۲۳۴﴾

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ وَالْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ کُلُّهٗ.

صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔ (اثنی عشریه:ص۸)

﴿۲۳۵﴾

عَلامَةُ الْمُوْقِنِ فِستَّةٌ: اَیْقَنَ بِاللّٰهِ حَقًّا فَاٰمَنَ بِهٖ، وَ اَیْقَنَ بِاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ فَحَذَرَهٗ وَ اَیْقَنَ بِاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ فَخَافَ الْفَضِیْحَةَ، وَ اَیْقَنَ بِاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ فَاشْتَاقَ اِلَیْهَا، وَ اَیْقَنَ بِاَنَّ النَّارَ حَقٌّ فَظَهَرَ سَعْیُهٗ لِلنَّجَاةِ مِنْهَا، وَ اَیْقَنَ بِاَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ فَحَاسَبَ نَفْسَهٗ.

یقین کی منزل تک پہنچنے والے کی چھ نشانیاں ہیں: (۱) خدا کی وحدانیت و یکتائی پر یقین حاصل کر کے ایمان رکھتا ہو۔ (۲) یہ یقین رکھے کہ موت برحق ہے اور اس سے ڈرتا رہے۔ (۳) یہ یقین رکھے کہ دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے اور (قیامت کی) رسوائی سے ڈرتا رہے۔ (۴) یہ یقین رکھے کہ جنت برحق ہے اور اس کا مشتاق رہے۔ (۵) یہ یقین رکھے کہ جہنم برحق ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ (۶) یہ یقین رکھے کہ حساب برحق ہے لہٰذا اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

۱۸

نیک لوگوں اور اولیاء اللہ کے بارے میں

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ○

آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ دوستان خدا کو (قیامت کے دن) نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔

(سورہ یونس: آیہ ٦٢)

﴿۲۳٦﴾

اِنَّ خِیَارَکُمۡ اُولُوا النُّھٰی قِیۡلَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ وَمَنۡ اُولُوا النُّھٰی: قَالَ ھُمۡ اُولُوا الۡاَخۡلَاقِ الۡحَسَنَۃِ وَالۡاَحۡلَامِ الرَّزِیۡنَۃِ وَصِلَۃِ الۡاَرۡحَامِ وَالۡبَرَرَۃُ بِالۡاُمَّھَاتِ وَالۡاٰبَاءِ، وَالۡمُتَعَاھِدِیۡنَ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡجِیۡرَانِ وَالۡیَتَامٰی وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ وَیُفۡشُوۡنَ السَّلَامَ فِی الۡعَالَمِ وَیُصَلُّوۡنَ وَالنَّاسُ نِیَامٌ غَافِلُوۡنَ.

تم میں سے بہترین لوگ صاحبان عقل ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحبان عقل کون ہیں؟ فرمایا حسن اخلاق رکھنے والے اور محکم بردباری رکھنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے، اور فقیروں (محتاجوں) ہمسایوں اور یتیموں کی خبر گیری کرنے والے اور دوسروں کو کھانا کھلانے والے اور دنیا میں اونچی آواز سے سلام کرنے والے اور اس وقت نماز پڑھنے والے جب لوگ غافل سو رہے ہوتے ہیں۔

(اصول کافی، ج ٣)

﴿۲۳۷﴾

سُئِلَ عَنۡ خِیَارِ الۡعِبَادِ فَقَالَ: اَلَّذِیۡنَ اِذَا اَحۡسَنُوۡا اسۡتَبۡشَرُوۡا وَ اِذَا اَسَآءُوۡا اسۡتَغۡفَرُوۡا وَ اِذَا اُعۡطُوۡا شَکَرُوۡا وَ اِذَا ابۡتُلُوۡا صَبَرُوۡا وَ اِذَا غَضِبُوۡا غَفَرُوۡا.

آپ سے بہترین بندوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: وہ لوگ ہیں جو نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی برائی سرزد ہوتی ہے تو طلب مغفرت کرتے ہیں۔ جب انہیں کچھ دیا جاتا ہے تو شکر ادا کرتے ہیں۔ جب کسی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں۔ جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کرتے ہیں۔

(امالی صدوق، مجلس ٣، حدیث ٤)

﴿۲۳۸﴾

اِنَّ اَهْلَ الْوَرَعِ وَ الزُّهْدِ فِی الدُّنْیَاهُمْ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ حَقًّا.

دنیا میں جولوگ زاہداور پرہیزگار ہیں حقیقت میں وہی لوگ اللہ کے اولیاء (دوستوں) میں سے ہیں۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۷)

﴿۲۳۹﴾

اَلْمُؤْمِنُ وَلِیُّ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا یُضَیِّعُ وَلِیَّهُ.

مؤمن اللہ کا دوست ہے اور خداوند عالم اپنے دوست کو ضائع نہیں کرتا۔ (جامع الاخبار، ص۴۱۷)

﴿۲۴۰﴾

ثَلاثُ خِصَالٍ مِنْ صِفَاتِ اَوْلِیَآءِ اللّٰهِ: اَلثِّقَةُ بِاللّٰهِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ، وَ الْغِنَا بِهٖ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ، وَ الْاِفْتِقَارُ اِلَیْهِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ.

تین صفات اولیاء اللہ کی نشانیاں ہیں: ہر چیز میں اللہ پر بھروسہ کرنا، اللہ کے بھروسے پر ہر چیز سے بے نیاز رہنا اور ہر ضرورت پر اسی سے احتیاج رکھنا۔ (سفینۃ البحار، ج۲، ص۳۲۷)

﴿۲۴۱﴾

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَوْلِیَآءُ اللّٰهِ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ؟ فَقَالَ: اَلَّذِیْنَ نَظَرُوْا اِلٰی بَاطِنِ الدُّنْیَا حِیْنَ نَظَرَ النَّاسُ اِلٰی ظَاهِرِهَا، فَاهْتَمُّوْا بِاٰجِلِهَا حِیْنَ اهْتَمَّ النَّاسُ بِعَاجِلِهَا، فَاَمَاتُوْا مِنْهَا مَا خَشُوْا اَنْ یُّمِیْتَهُمْ، وَ تَرَکُوْا مِنْهَا مَا عَلِمُوْا اَنْ سَیَتْرُکُهُمْ، ؟؟؟؟؟ فَمَا عَرَضَ لَهُمْ مِنْهَا عَارِضٌ اِلَّا وَضَعُوْهُ، خَلُقَتِ الدُّنْیَا عِنْدَهُمْ، فَمَا یُجَدِّدُوْنَهَا وَ خَرِبَتْ بَیْنَهُمْ فَمَا یَعْمُرُوْنَهَا وَ مُقِتَتْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ فَمَا یُحِبُّوْنَهَا، بَلْ یَهْدِمُوْنَهَا فَیَبْنُوْنَ بِهَا اٰخِرَتَهُمْ وَ یَبِیْعُوْنَهَا فَیَشْتَرُوْنَ بِهَا مَا یَبْقٰی لَهُمْ، نَظَرُوْا اِلٰی اَهْلِهَا صَرْعٰی قَدْ حَلَّتْ بِهِمُ الْمَثُلَاتُ فَمَا یَرَوْنَ اَمَانًا دُوْنَ مَا یَرْجُوْنَ، وَ لَا خَوْفًا دُوْنَ مَا یَحْذَرُوْنَ.

حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا یا رسول اللہؐ! اللہ کے وہ دوست کون ہیں؟ جنہیں کوئی خوف اور غم والم لاحق نہیں ہوگا؟ فرمایا وہ لوگ جو دنیا کے باطن کو اس وقت مدنظر رکھیں جس وقت دوسرے لوگ اس کے ظاہر پر فریفتہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دور کے فائدے (آخرت کی نعمتوں) کے حصول کے لیے اپنی ہمتیں صرف کرتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ فانی نعمتوں کے حصول کی تگ ودو میں لگے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ایسی خواہشات کو مار دیتے ہیں جن کے بارے میں خوف ہو کہ یہ انہیں ماردیں گی اور ایسی چیزوں کو چھوڑ دیتے ہیں جن کے بارے میں وہ جانتے ہوں کہ یہ چیزیں عنقریب انہیں چھوڑنے والی ہیں۔

دنیا کے بلند مقامات کے لیے فریب دینے والی کوئی چیز انہیں فریب نہ دے سکی۔ ان کے نزدیک دنیا بوسیدہ اور پرانی ہے اور وہ اسے نئی نہیں بنانا چاہتے۔ ان کی باطنی آنکھوں میں دنیا ویران ہو چکی ہے اور وہ اس کی تعمیر نہیں کرتے۔ دنیا کو دل سے دشمن رکھتے ہیں پھر کیونکر اس سے محبت کر سکتے ہیں۔ بجائے اس کے یہ لوگ اسے منہدم کر کے اس کے ذریعے آخرت بناتے ہیں۔ اسے بیچ دیتے ہیں اور وہ چیز خرید لیتے ہیں جو ان کے لیے ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ انہوں نے اہل دنیا پر نظر ڈالی تو انہیں گرا پڑا ہوا پایا اور عبرت کے قابل واقعات ان کے ساتھ پیش آئے۔ انہیں یہاں کوئی جائے امان نظر نہ آئی۔ سوائے اس کے جس پر ان کی امید ہے (یعنی رحمت الٰہی) اور جس چیز سے وہ ڈرتے ہیں اس کے علاوہ انہیں اور کوئی خوف نہیں (یعنی عذاب الٰہی)۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص ۱۸۱)

۲۴۲

اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ سَكَتُوۡا فَكَانَ سُكُوۡتُهُمۡ ذِكۡرًا، وَنَظَرُوۡا فَكَانَ نَظَرُهُمۡ عِبۡرَةً، وَنَطَقُوۡا فَكَانَ نُطۡقُهُمۡ حِكۡمَةً، وَ مَشَوۡا فَكَانَ مَشۡيُهُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بَرَكَةً، لَوۡ لَاالۡاٰجَالُ الَّتِيۡ قَدۡ كُتِبَتۡ عَلَيۡهِمۡ لَمۡ تَقَرَّ اَرۡوَاحُهُمۡ فِيۡ اَجۡسَادِهِمۡ خَوۡفًا مِّنَ الۡعَذَابِ وَشَوۡقًا اِلَى الثَّوَابِ.

جب اللہ کے اولیاء خاموش ہوتے ہیں تو ان کی خاموشی اللہ کا ذکر بن جاتی ہے۔ جب دیکھتے ہیں تو ان کا دیکھنا عبرت بن جاتا ہے۔ جب بولتے ہیں تو ان کا بولنا حکمت ہوتا ہے۔ اور جب وہ چلتے ہیں تو ان کا چلنا لوگوں کے لیے برکت ہوتا ہے۔ اگر اموات کا کوئی معین وقت نہ ہوتا تو ان کی روحیں عذاب کے خوف اور ثواب کے شوق میں اجسام میں نہ رہتیں۔ (اصول کافی، ج۳، باب المؤمن و علاماته و صفاته حديث ۲۵)

۱۹

مؤمن کے بارے میں

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُوْلٰئِكَ ھُمُ الصَّادِقُوْنَ٥

(سچے) مؤمن تو بس وہی ہیں جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے پھر انہوں نے کسی طرح کا شک شبہ نہ کیا اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں۔

(سورۂ حجرات آیت ۱۵)

۲۴۳

یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ فِی الْمُؤْمِنِ ثَمَانُ خِصَالٍ: وَقَارٌ عِنْدَ الْھَزَاھِزِ، وَ صَبْرٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَ شُکْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَ قُنُوْعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ، وَلَا یَظْلِمُ الْاَعْدَاءَ، وَلَا یَتَحَامَلُ عَلَی الْاَصْدِقَاءِ، بَدَنُهٗ مِنْهُ فِیْ تَعَبٍ، وَ النَّاسُ مِنْهُ فِیْ رَاحَۃٍ.

مؤمن کے لیے مناسب ہے کہ اس میں آٹھ خصلتیں موجود ہوں:

(۱) شدید مشکلات میں وقار اور متانت (۲) مصیبت کے واقع ہونے پر صبر (۳) کشائش کے دنوں میں شکر (۴) خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت (۵) دشمنوں پر ظلم نہ کرے (۶) دوستوں پر بوجھ نہ بنے (۷) جسم کو مشقت میں رکھے (۸) اور لوگ اس سے آرام پائیں۔

(بحار الانوار، جلد۷۷، ص۴۷)

۲۴۴

اِنَّ الْمُؤْمِنَ بَیْنَ مَخَافَتَیْنِ: اَجَلٍ قَدْ مَضٰی لَا یَدْرِیْ مَا اللّٰہُ صَانِعٌ فِیْهِ وَ بَیْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِیَ لَا یَدْرِیْ مَا اللّٰہُ قَاضٍ فِیْهِ.

بے شک مؤمن دو خوفوں کے درمیان ہوتا ہے: وہ عمر جو گزر چکی ہو اس کے بارے میں کہ معلوم نہیں خدا اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ اور وہ عمر جو ابھی آنی ہو اس کے بارے میں کہ معلوم نہیں خدا نے اس کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۲۴۵﴾

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُعْرَفُ فِي السَّمَآءِ كَمَا يُعْرَفُ الرَّجُلُ فِي اَهْلِهِ وَ وَلَدِهِ وَ اِنَّهُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ.

مؤمن کو آسمان میں پہچانا جاتا ہے، اس طرح جیسے کسی شخص کو اس کے اہل وعیال اور اولاد پہچانتے ہیں۔ اور وہ خدا کے نزدیک ایک مقرب فرشتے سے زیادہ مکرم ومعزز ہے۔ (صحیفة الرضا، حدیث ۳۵)

﴿۲۴۶﴾

اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَ الْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ.

مؤمن (دنیا سے آخرت کے لیے) زاد راہ لے لیتا ہے اور کافر صرف دنیا ہی میں فائدہ اٹھاتا ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۵)

﴿۲۴۷﴾

اِذَا رَاَيْتُمُ الْمُؤْمِنَ صَمُوتًا، وَقُورًا فَادْنُوا مِنْهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ.

جب تم کسی مؤمن کو باوقار اور خاموش پاؤ تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت الہام ہوتی ہے۔

(مجموعۂ ورام، جلد۱، ص۹۸)

﴿۲۴۸﴾

ثَلاثُ فَرِحَاتٍ لِلْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِقَآءُ الْاِخْوَانِ وَ تَفْطِيرُ الصَّائِمِ، وَالتَّهَجُّدُ فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ.

دنیا میں مؤمن کے لیے تین خوشیاں ہیں: بھائیوں سے ملاقات، روزے دار کو افطار کرانا، اور رات کے پچھلے پہر نماز تہجد پڑھنا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۲)

﴿۲۴۹﴾

اَلْمُؤْمِنُ يَسِيرُ الْمَئُونَةِ.

مؤمن کے اخراجات کم ہوتے ہیں۔ (اثنی عشریه، ص۸)

﴿۲۵۰﴾

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

مؤمن، مؤمن کے لیے دیوار کی مانند ہے جس کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو تقویت ملتی ہے۔

(اثنی عشریه، ص۸)

﴿۲۵۱﴾

اَلْمُؤْمِنُ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ.

مؤمن اہل ایمان کے لیے ایسی ہی نسبت رکھتا ہے جیسے سر کی نسبت جسم کے ساتھ ہوتی ہے۔

(اثنی عشریه، ص۸)

﴿۲۵۲﴾

شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ وَ عِزُّهُ اسْتِغْنَائُهُ عَنِ النَّاسِ.

مؤمن کی بزرگی راتوں کی عبادت میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔

(اثنی عشریه، ص۸)

﴿۲۵۳﴾

مَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ.

مؤمن کو کوئی صدمہ، تکلیف، غم اور فکر لاحق نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ خداوند عالم اسے اس کے گناہوں کا کفارہ قرار دیتا ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۲۵۴﴾

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَ دِمَائِهِمْ.

مؤمن وہ ہے جس سے مسلمانوں کے اموال اور جان محفوظ رہیں۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۲)

﴿۲۵۵﴾

اَیْنُ الْمُؤْمِنِ الْمَرِیْضِ تَسْبِیحٌ وَ صِیاحُہٗ تَھْلِیْلٌ وَ نَوْمُہٗ عَلَی الْفِراشِ عِبادَۃٌ وَ تَقَلُّبُہٗ مِنْ جَنْبٍ اِلٰی جَنْبٍ جِھادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، فَاِنْ عُوْفِیَ یَمْشِیْ فِی النَّاسِ وَ مَا عَلَیْہِ مِنْ ذَنْبٍ.

بیمار مؤمن کا کراہنا تسبیح، اس کا چیخنا تہلیل، اور بستر بیماری پر لیٹنا عبادت ہے اور اس کا پہلو بدلنا اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ اور اگر اسے صحت ملے گی تو لوگوں کے درمیان اس طرح چلے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہوگا۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵٦)

﴿۲۵٦﴾

اَلْمُؤْمِنُ بَیْنَ خَمْسِ شَدَآئِدَ: مُؤْمِنٌ یَحْسُدُہٗ وَ مُنافِقٌ یُبْغِضُہٗ وَ کافِرٌ یُقاتِلُہٗ وَ شَیْطانٌ یُضِلُّہٗ وَ نَفْسٌ تُنازِعُہٗ، (فَبَیَّنَ اَنَّ النَّفْسَ عَدُوٌّ مُنازِعٌ یَجِبُ مُجاھَدَتُھَا)

مؤمن ہمیشہ پانچ مصیبتوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ مؤمن اس سے حسد کرتے ہیں، منافق اس سے دشمنی کرتے ہیں، کافر اس سے جنگ کرتے ہیں، شیطان اسے گمراہ کرتا ہے اور اس کا نفس اس کے ساتھ جھگڑا کرتا ہے (پس معلوم ہوا کہ نفس جھگڑنے والا دشمن ہے لہٰذا اس کے ساتھ پیکار کرنا واجب ہے)۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۹٤)

﴿۲۵۷﴾

اِنَّ قُوَّۃَ الْمُؤْمِنِ فِیْ قَلْبِہٖ اَلا تَرَوْنَ اَنَّہٗ قَدْ تَجِدُوْنَہٗ ضَعِیْفَ الْبَدَنِ نَحِیْفَ الْجِسْمِ وَ ھُوَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ وَ یَصُوْمُ النَّھارَ.

مؤمن کی طاقت وقوت اس کے دل میں ہے کیا تم اسے اس کے کمزور اور نحیف جسم کے باوجود دنوں کو روزے اور راتوں کو عبادت میں مصروف نہیں دیکھتے ہو؟

(سفینۃ البحار، ج۱، ص۳۷)

﴿۲۵۸﴾

عَلامَۃُ الْمُؤْمِنِ بِخَمْسَۃٍ: اَلْوَرَعُ فِی الْخَلْوَۃِ، وَ الصَّدَقَۃُ فِی الْقِلَّۃِ، وَ الصَّبْرُ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ، وَالصِّدْقُ عِنْدَ الْخَوْفِ، وَالْحِلْمُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

مؤمن کی پانچ نشانیاں ہیں: (۱) اپنی خلوتوں میں پرہیزگاری کرتا ہے (۲) تنگدستی میں بھی صدقہ دیتا ہے (۳) مصیبتوں میں صبر کرتا ہے (۴) خوف کے وقت بھی سچ بولتا ہے (۵) غصہ کے وقت بردباری اختیار کرتا ہے۔

(اثنی عشریه، ص۲۰۵)

﴿۲۵۹﴾

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْخُذُ بِاَدَبِ اللّٰهِ، اِذَا اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اتَّسَعَ، وَ اِذَا اَمْسَکَ عَنْهُ اَمْسَکَ.

مؤمن اللہ کا اخلاق اپنا لیتا ہے۔ جب خدا وسعت دیتا ہے تو وہ بھی وسعت کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ لیکن جس وقت خدا روک لیتا ہے تو یہ بھی رک جاتا ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۲۶۰﴾

اَلْمُؤْمِنُ حَرَامٌ كُلُّهُ: عِرْضُهُ وَ مَالُهُ وَ دَمُهُ.

مؤمن کی ہر چیز قابل احترام ہے۔ یعنی اس کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۲۶۱﴾

اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ عَنْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ يَقُوْلُ رَبِّیْ يَقْرَءُکَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِکَ وَ بِاَهْلِ بَيْتِکَ بِالْجَنَّةِ فَلَهُمْ عِنْدِی الْجَزَآءُ الْحُسْنٰى وَ سَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

میرے پروردگار کی طرف سے جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے میرے پروردگار کی طرف سے سلام کے بعد پیغام دیا اور کہا ''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مؤمنوں کو بشارت دو جو اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور تجھ پر اور تیرے اہل بیت علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے اور ان کے لیے میرے پاس نیک بدلہ ہے اور وہ عنقریب میری جنت میں داخل کیے جائیں گے۔

(جامع الاخبار، ص۹۹)

﴿۲۶۲﴾

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ يَرٰى فِيْهِ حُسْنَهُ وَ قُبْحَهُ.

ایک مؤمن اپنے دوسرے مؤمن بھائی کا آئینہ ہے۔ جس میں وہ اپنی اچھائیاں اور برائیاں دیکھ پاتا ہے۔
(مجازات النبی، ص۷۹)

﴿۲۶۳﴾

لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سَبْعَةُ حُقُوْقٍ وَاجِبَةٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلْاِجْلَالُ فِيْ عَيْنَيْهِ وَ الْوُدُّ لَهٗ فِيْ صَدْرِهٖ وَ الْمُوَاسَاةُ لَهٗ فِيْ مَالِهٖ وَ اَنْ يُحَرِّمَ غِيْبَتَهٗ وَ اَنْ يَعُوْدَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ وَ اَنْ يُشَيِّعَ جَنَازَتَهٗ وَ اَنْ لَّا يَقُوْلَ فِيْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا خَيْرًا۔

ایک مؤمن پر دوسرے مؤمن کے سات حقوق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر واجب کیے ہیں:
(۱) جب سامنے ہو تو اس کی عزت وتکریم کرے۔ (۲) دل میں اُس کی محبت رکھے (۳) اپنے مال سے اس کی مدد کرے (۴) اس کی غیبت کو حرام جانے (۵) جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے (۶) جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ چلے (۷) اور اس کے مرنے کے بعد اسے نیکیوں کے علاوہ اور کسی چیز سے یاد نہ کرے۔
(روضة الواعظين، ص۲۹۲)

﴿۲۶۴﴾

سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ وَاَكْلُ لَحْمِهٖ مَعْصِيَةٌ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ۔

مؤمن کو گالی دینے والا فاسق ہے، اس کے ساتھ جنگ کرنے والا کافر ہے، اس کا گوشت کھانا گناہ ہے اور اس کا مال بھی اسی طرح محترم ہے جیسے اس کی جان۔ (اصول کافی، ج۲، باب السباب، حدیث۲)

﴿۲۶۵﴾

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِيْ شَيْطَانَهٗ كَمَا يُنْضِيْ اَحَدُكُمْ بَعِيْرَهٗ فِي السَّفَرِ۔

مؤمن اپنے شیطان کو اس طرح کمزور اور لاغر کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سفر میں جائے تو اپنے سواری کے اونٹ کو لاغر کرتا ہے۔ (مجازات النبويه، ص۴۱۰)

﴿۲۶۶﴾

اِنَّ الْاَرْضَ لَتَبْكِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِ اِذَا مَاتَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا۔

جب مؤمن مرتا ہے تو زمین چالیس دن تک اس پر گریہ کرتی ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۴)

﴿۲۶۷﴾

خُلُقَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلشُّحُّ وَ سُوْءُ الْخُلُقِ.

دو بُری عادتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتیں، بخل اور بداخلاقی۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۸۳)

﴿۲۶۸﴾

اِنَّ الْمُؤْمِنَ هِمَّتُهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْعِبَادَةِ وَ الْمُنَافِقُ هِمَّتُهٗ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ كَالْبَهِيْمَةِ.

مؤمن کی ہمتیں نماز، روزہ اور عبادات میں صرف ہوتی ہیں اور منافق کی ہمت چوپایوں کی طرح کھانے پینے میں صرف ہوتی ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۹۹)

﴿۲۶۹﴾

اَلْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ فَطِنٌ حَذِرٌ.

مؤمن زیرک، محتاط اور ہوشیار ہوتا ہے۔ (سفينة البحار، ج۱، ص۳۸)

﴿۲۷۰﴾

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ.

مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (ارشاد القلوب، ديلمى، ص۲۱٤)

﴿۲۷۱﴾

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.

مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ (اثنى عشريه، ص۱٥)

﴿۲۷۲﴾

لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهٗ.

مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ خود کو خوار کرے۔ (اثنى عشريه، ص۱٥)

﴿۲۷۳﴾

مَنْ نَظَرَ اِلٰی مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِیُخِیْفَهُ بِهَا اَخَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ.

جو کسی مومن کو غضبناک نظروں سے دیکھے تاکہ اسے خوف دلائے، تو خداوند عالم اس شخص کو اس دن خوفزدہ کرے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا (یعنی روز قیامت)۔

(سفینة البحار، ج۱، ص۴۱)

﴿۲۷۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ نُوْرِ عَظَمَتِهٖ وَ جَلَالِهٖ وَ قُدْرَتِهٖ، فَمَنْ طَعَنَ عَلَیْهِ اَوْرَدَّ عَلَیْهِ قَوْلَهُ فَقَدْ رَدَّ عَلَی اللّٰهِ.

خداوند عالم نے مومن کو اپنی جلالت وعظمت اور قدرت کے نور سے پیدا کیا۔ جو کوئی اسے ملامت کرتا ہے، یا اس کی سچی بات کو رد کرتا ہے، تو گویا اس نے خداوند عالم کے فرمان کو رد کیا۔ (طرائف الحکم، ج۲، ص۱۵۹)

﴿۲۷۵﴾

اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ.

مومن آسانی پیدا کرنے والے اور نرم خو ہوتے ہیں۔ (جامع الاخبار، ص۱۰۰)

﴿۲۷۶﴾

هَدِیَّةُ اللّٰهِ اِلَی الْمُؤْمِنِ اَلسَّائِلُ عَلٰی بَابِهٖ.

مومن کے دروازے پر آنے والا سائل خدا کی طرف سے اس کے لیے ہدیہ ہے۔

(جامع الاخبار، ص۱۰۰)

﴿۲۷۷﴾

مَنْ وَاسَی الْفَقِیْرَ وَ اَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهٖ فَذٰلِکَ الْمُؤْمِنُ حَقًّا.

جو محتاجوں کی ضرورت پوری کرے اور اپنے مقابلے میں دوسروں کے ساتھ انصاف سے کام لے، تو حقیقت میں وہی مومن ہے۔ (اثنیٰ عشریه، ص۳٤)

﴿۲۷۸﴾

مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَ مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ.

جس نے کسی مؤمن کو خوش کیا تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا تو اس نے خدا کو خوش کیا۔

(اصول کافی، ج۳)

﴿۲۷۹﴾

اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ.

خدا کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال مؤمنین کو خوشی دینا ہے۔ (اصول کافی، ج۳)

﴿۲۸۰﴾

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُوْ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ حَتّٰی یَتْرُکَ اَرْبَعَۃً: اَلْبُخْلَ وَالْکِذْبَ وَ سُوْءَ الظَّنِّ بِاللّٰہِ وَ الْکِبْرَ.

مؤمن عذاب الٰہی سے اس وقت تک رہائی نہیں پا سکتا جب تک چار چیزوں کو ترک نہ کرے۔ بخل، جھوٹ، اللہ کے بارے میں بدگمانی اور تکبر۔ (اثنی عشریہ، ص۱۵۸)

﴿۲۸۱﴾

لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یُشِیْرَ اِلٰی اَخِیْہِ بِنَظْرَۃٍ تُؤْذِیْہِ.

مؤمن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو ایسی نظروں سے دیکھے جو اس کی اذیت کا باعث ہوں۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۹۸)

۲۰

استغفار کے بارے میں

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِہٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّئَاتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ جانتا ہے۔ (سورہ شوریٰ: آیت ۲۵)

﴿۲۸۲﴾

بَابُ التَّوْبَةِ مَفْتُوْحٌ لِمَنْ اَرَادَهَا فَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا.

جوکوئی بھی ارادہ کرے اس کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ پس تم خلوص کے ساتھ توبہ کرو۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۶۹)

﴿۲۸۳﴾

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ.

پشیمانی توبہ ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۲۸۴﴾

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ وَالْمُسْتَغْفِرُ عَنِ الذَّنْبِ وَ هُوَ مُصِرٌّ عَلَیْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ.

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو۔ اور گناہوں پر اصرار کرتے ہوئے استغفار کرنے والا اپنے پروردگار کے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۶)

﴿۲۸۵﴾

خَيْرُ الْاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِقْلَاعُ وَالنَّدَمُ.

خداوند عالم کے حضور بہترین توبہ پشیمانی اور گناہ سے دوری ہے۔ (اثنیٰ عشریه، ص ۱٤)

﴿۲۸۶﴾

مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهٗ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ السَّنَةَ لَكَثِيْرَةٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهٗ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ لَكَثِيْرٌ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِجُمُعَةٍ قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهٗ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْجُمُعَةَ لَكَثِيْرٌ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِيَوْمٍ قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهٗ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ يَوْمًا لَكَثِيْرٌ، مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ يُعَايِنَ قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهٗ.

جو شخص اپنے مرنے سے ایک سال پہلے توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ پھر فرمایا ایک سال تو بہت زیادہ ہے جو شخص اپنے مرنے سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرے گا تو خداوند عالم اس کی توبہ قبول کرے گا۔ پھر فرمایا ایک مہینہ تو بہت زیادہ ہے جو شخص مرنے سے ایک جمعہ پہلے بھی توبہ کرے گا تو خداوند عالم اس کی توبہ قبول کرے گا۔ پھر فرمایا ایک جمعہ تو بہت زیادہ ہے جو شخص مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو خداوند عالم اس کی توبہ قبول کرے گا۔ پھر فرمایا ایک دن بھی زیادہ ہے جو شخص موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے سے پہلے توبہ کرے گا تو خدا اس کی توبہ قبول کرے گا۔ (اصول کافی، ج ٤، باب توبه)

﴿۲۸۷﴾

مَا مِنْ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ.

کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو۔

(روضة الواعظين، ص ٤٨١)

﴿۲۸۸﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهٖ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.

خداوند عالم ہر اس بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جو حلق تک جان کے نکلنے سے پہلے توبہ کرے۔

(اثنى عشريه، ص۱۷)

﴿۲۸۹﴾

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْعُوْ رَبَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَبَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَبَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ، فَاِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَدْعُوْنِىْ عَبْدِىْ وَ اَنَا عَنْهُ مُعْرِضٌ، عَرَفَ عَبْدِىْ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا اَنَا، اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ.

ایک شخص خداوند عالم سے دعا مانگتا ہے۔ خدا نے اس کی دعا قبول نہیں کی۔ وہ دوبارہ اپنے پروردگار سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول نہیں کی، وہ شخص تیسری بار دعا مانگتا ہے پھر بھی اس کا پروردگار اس سے روگردانی کرتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ شخص چوتھی بار بھی دعا مانگتا ہے تو خداوند فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھ سے دعا مانگ رہا ہے اور میں اس سے منہ پھیرے ہوئے ہوں۔ میرے بندے نے یہ جان لیا ہے کہ اس کے گناہ کو سوائے میرے اور کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کی ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۷)

﴿۲۹۰﴾

لَيْسَ شَىْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ مُؤْمِنٍ تَائِبٍ اَوْ مُؤْمِنَةٍ تَائِبَةٍ.

خداوند عالم کے نزدیک توبہ کرنے والے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے زیادہ محبوب شے اور کچھ نہیں۔

(سفينة البحار، ج۱، ص۱۲٦)

﴿۲۹۱﴾

طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِىْ صَحِيْفَةِ عَمَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ كُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.

خوشحال ہو اس کا جو اپنے نامہ اعمال کے ہر صفحے کے نیچے ''استغفر اللہ'' لکھا ہوا پائے۔

(جامع الاخبار، ص٦٦)

﴿۲۹۲﴾

خَيْرُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ.

بہتر دعا طلب مغفرت ہے۔ (اصول کافی، ج ٤، باب الاستغفار حدیث)

﴿۲۹۳﴾

مَنْ اَكْثَرَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

جو شخص زیادہ سے زیادہ استغفار کرتا ہے اسے ہر غم اور دکھ سے کشائش حاصل ہوتی ہے اور ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ نیز اسے ایسے ذریعوں سے رزق ملتا ہے جہاں سے ملنے کا گمان بھی نہ ہو۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۷۲)

﴿۲۹۴﴾

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَسْأَلُ الْمَغْفِرَةَ وَ هُوَ يَعْمَلُ بِالْمَعْصِيَةِ، يَرْجُو النَّجَاةَ وَلَا يَعْمَلُ لَهَا وَ يَخَافُ الْعَذَابَ وَلَا يَحْذَرُهُ وَ يُعَجِّلُ الذَّنْبَ وَ يُؤَخِّرُ التَّوْبَةَ وَ يَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ الْاَمَانِيَّ الْكَاذِبَةَ فَوَيْلٌ لَهُ ثُمَّ وَيْلٌ لَهُ مِنْ يَوْمِ الْعَرْضِ عَلَى اللّٰهِ.

وہ شخص کیا ہی برا بندہ ہے جو خدا سے طلب استغفار کرتے ہوئے گناہوں کو بجالاتا ہے، نجات کی امید رکھتا ہے لیکن اس کے لیے عمل نہیں بجالاتا، عذاب کا خوف رکھتا ہے مگر اس سے پرہیز نہیں کرتا۔ گناہ کرنے میں جلدی کرتا ہے اور توبہ میں دیر کرتا ہے اور خدا سے جھوٹی جھوٹی امیدیں لگاتا ہے، پس اِس کے لیے خرابی ہی خرابی ہے اس دن جب وہ خدا کے حضور پیش ہوگا۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۱۰۵)

﴿۲۹۵﴾

اَلْاِسْتِغْفَارُ مَهْدَمَة لِلذُّنُوبِ.

استغفار گناہوں کی بنیاد ڈھا دینے والا ہے۔

(مجازات النبویه، ص۲۳۲)

﴿۲۹۶﴾

اَكْثِرُوا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُعَلِّمْكُمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلَّا وَ هُوَ يُرِيدُ اَنْ يَغْفِرَ لَكُمْ.

تم زیادہ سے زیادہ استغفار کیا کرو کیونکہ خداوند عالم نے تمہیں استغفار سکھایا ہی اس لیے ہے کہ وہ تمہاری مغفرت کرے۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۵)

﴿۲۹۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ یَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ (رَبِّ اغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ) یَقُوْلُ یَا مَلَآئِکَتِیْ عَبْدِیْ هٰذَا قَدْ عَلِمَ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ اشْهَدُوْا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ.

جب ایک بندہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (اے میرے پروردگار میری مغفرت فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی نہیں جو گناہوں کو معاف کرے) کہتا ہے تو خداوند عالم اس سے خوش ہوتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندے کو یہ یقین ہے کہ اس کے گناہوں کو میرے علاوہ اور کوئی معاف نہیں کرسکتا پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس کی مغفرت کی ہے۔ (بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۶۸)

۲۱

دعا کے بارے میں

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ○

(اے رسولؐ)! جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے پوچھیں تو (کہہ دو) میں ان کے پاس ہی ہوں اور جب مجھ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا کرنے والے کی دعا سن لیتا ہوں۔ (سورہ بقرہ آیہ ۱۸۵)

﴿۲۹۸﴾

اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَ عَمُوْدُ الدِّیْنِ وُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ.

دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ (اصول کافی، ج ٦)

﴿۲۹۹﴾

اَلا اَدُلُّکُمْ عَلٰی سِلَاحٍ یُنْجِیْکُمْ مِنْ اَعْدَآئِکُمْ وَ یُدِرُّ اَرْزَاقَکُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی، قَالَ تَدْعُوْنَ رَبَّکُمْ بِاللَّیْلِ وَ النَّھَارِ فَاِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَآءُ.

کیا میں تمہیں ایک ایسے ہتھیار کی رہنمائی نہ کروں جو تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دے اور تمہارے رزق کو فراواں کرے۔ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: دن رات اپنے پروردگار سے دعا مانگو کیونکہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔ (اصول کافی، ج ٤، باب الدعا)

﴿۳۰۰﴾

اُدْعُوا اللّٰہَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ.

خدا کی طرف سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگو اور یہ بھی جان لو کہ خداوند عالم غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۷۳)

﴿۳۰۱﴾

اَكْثِرْ مِنَ الدُّعَآءِ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَتٰى يُسْتَجَابُ لَكَ.

زیادہ سے زیادہ دعا مانگتے رہو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کب تمہاری دعا قبول ہوگی۔

(تحف العقول مواعظ النبی)

﴿۳۰۲﴾

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَآءُ.

دعا بہترین عبادت ہے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲٤۷)

﴿۳۰۳﴾

اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ يَبْتَلِى الْعَبْدَ حَتّٰى يَسْمَعَ دُعَآئَهٗ وَ تَضَرُّعَهٗ.

خداوند عالم اپنے بندے کو مبتلا کرتا ہے تاکہ اس کے گریہ اور تضرع وزاری کو سنے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲٤۷)

﴿۳۰٤﴾

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ السَّائِلَ اللَّحُوْحَ.

خداوند عالم اس مانگنے والے کو پسند کرتا ہے جو مانگنے میں اصرار کرے۔ (مستقل مزاجی سے بار بار دعا مانگے)۔ (طرائف الحکم، ص ٤۳۵ و ٤۳٦)

﴿۳۰۵﴾

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُوْ اللّٰهَ وَهُوَ يُحِبُّهٗ فَيَقُوْلُ لِجَبْرَئِيْلَ اقْضِ لِعَبْدِىْ هٰذَا حَاجَتَهٗ وَ اَخِّرْهَا فَاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ لَّا اَزَالَ اَسْمَعُ صَوْتَهٗ.

بیشک ایک بندہ خداوند عالم سے دعا مانگتا ہے اور خداوند عالم اسے پسند کرتا ہے تو جبرائیل کو حکم دیتا ہے کہ اس بندے کی حاجت پوری کرو مگر اس میں تاخیر کرو، کیونکہ اس کی آواز کو سنتے رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(طرائف الحکم، جلد۱، ص ٤٣٥-٣٦)

﴿۳۰۶﴾

اَلدُّعَآءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ.

اذان اور اقامہ کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔ (اثنی عشریہ، ص ۸)

﴿۳۰۷﴾

اِغْتَنِمُوا الدُّعَآءَ عِنْدَ الرِّقَّةِ فَاِنَّهَا رَحْمَةٌ.

رقت قلب طاری ہو جائے تو اس وقت دعا مانگنے کو غنیمت جانو کیونکہ رقت قلب رحمت ہے۔

(اثنی عشریہ، ص۱۲)

﴿۳۰۸﴾

دُعَآءُ السِّرِّ يَزِيْدُ عَلَى الْجَهْرِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا.

پوشیدہ طور پر مانگی جانے والی دعا علانیہ مانگی ہوئی دعا سے ستر گنا زیادہ موثر ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲۵۷)

﴿۳۰۹﴾

اَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتّٰى تُفْتَحَ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ تَصِيْرُ اِلَى الْعَرْشِ: اَلْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ، وَ الْمَظْلُوْمُ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ، وَ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَ الصَّآئِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ.

چار آدمی ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی اور ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں او دعا عرش تک پہنچ جاتی ہے: باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، مظلوم کی بددعا ظالم کے لیے، عمرہ کرنے والے کی دعا یہاں تک کہ وہ واپس (اپنے گھر) لوٹے اور روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ روزہ افطار کر لے۔

(اصول کافی، جلد٤

﴿۳۱۰﴾

لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ.

قضا کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۵)

﴿۳۱۱﴾

ثَلَاثُ خِصَالٍ يُدْرَكُ بِهَا خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: اَلشُّكْرُ عِنْدَ النَّعْمَآءِ، وَالصَّبْرُ عِنْدَ الضَّرَّآءِ، وَالدُّعَآءُ عِنْدَ الْبَلَاءِ.

تین صفات ایسی ہیں جن کے ذریعے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کی جا سکتی ہے: نعمتوں کے ملنے پر شکر کرنا، تکلیف پہنچنے پر صبر کرنا اور آزمائشوں کی گھڑی میں دعا مانگنا۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲٤۸)

﴿۳۱۲﴾

خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ الْاَسْحَارُ، وَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِيْ قَوْلِ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامِ (سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ) قَالَ اَخَّرَهُمْ اِلَى السَّحَرِ.

خداوند عالم کے حضور دعا مانگنے کا بہترین وقت سحر کا وقت ہے ساتھ ہی آپ نے (کس نے؟) یہ آیت تلاوت فرمائی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے (میں عنقریب تمہارے پروردگار کے حضور استغفار کروں گا) فرمایا (کس نے فرمایا نبی یا امام نے؟) انہوں نے دعا مانگنے میں سحر کے وقت تک تاخیر کی۔ (تا کہ جلدی قبولیت پائے)۔ (اصول کافی، ج ٤)

﴿۳۱۳﴾

مَا فُتِحَ لِاَحَدٍ بَابُ دُعَآءٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابَ اِجَابَةٍ فَاِذَا فُتِحَ لِاَحَدِكُمْ بَابُ دُعَآءٍ فَلْيَجْهَدْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَمِلُّ حَتّٰى تَمِلُّوْا.

کسی کے لیے خداوند عالم نے دعا کا دروازہ نہیں کھولا مگر یہ کہ اس کے لیے قبولیت کا دروازہ پہلے کھول دیتا ہے۔ پس اگر تم میں کسی کے لیے دعا کا دروازہ کھولا جائے تو اسے چاہیے کہ دعا مانگنے میں کوشش کرے، کیونکہ خدا

اس وقت تک (دعا سننے اور قبول کرنے سے) ملول نہیں ہوتا جب تک تم خود ہی نہیں تھکتے ہو۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۴۰۷)

۳۱۴

اَسْرَعُ الدُّعَآءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

(کسی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے) غائب شخص کے لیے دعا بہت جلدی قبول کی جاتی ہے۔

(اثنی عشریہ، ص۱۹)

۳۱۵

سُئِلَ النَّبِیُّ(ص) مَالَنَا نَدْعُوا اللّٰهَ فَلاَ یَسْتَجِیْبُ دُعَآئَنَا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ؟ قَالَ اِنَّ قُلُوْبَكُمْ مَاتَتْ بِعَشَرَةِ اَشْیَآءٍ، اَوَّلُهَا اَنَّكُمْ عَرَفْتُمُ اللّٰهَ فَلَمْ تُؤَدُّوْا طَاعَتَهٗ، وَ الثَّانِیْ اَنَّكُمْ قَرَأْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَلَمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ، وَالثَّالِثَةُ ادَّعَیْتُمْ مَحَبَّةَ لِرَسُوْلِهٖ وَاَبْغَضْتُمْ اَوْلَادَهٗ، وَالرَّابِعَةُ ادَّعَیْتُمْ عَدَاوَةَ الشَّیْطَانِ وَ وَافَقْتُمُوْهُ، وَالْخَامِسَةُ ادَّعَیْتُمْ مَحَبَّةَ الْجَنَّةِ فَلَمْ تَعْمَلُوْا لَهَا، وَ السَّادِسَةُ ادَّعَیْتُمْ مَخَافَةَ النَّارِ وَ رَمَیْتُمْ اَبْدَانَكُمْ فِیْهَا، وَالسَّابِعَةُ اشْتَغَلْتُمْ بِعُیُوْبِ النَّاسِ عَنْ عُیُوْبِ اَنْفُسِكُمْ، وَالثَّامِنَةُ ادَّعَیْتُمْ بُغْضَ الدُّنْیَا وَ جَمَعْتُمُوْهَا، وَ التَّاسِعَةُ اَقْرَرْتُمْ بِالْمَوْتِ فَلاَ تَسْتَعِدُّوْ لَهٗ، وَ الْعَاشِرَةُ دَفَنْتُمْ مَوْتَاكُمْ فَلَمْ تَعْتَبِرُوْا بِهِمْ فَلِهٰذَا لاَ یُسْتَجَابُ دُعَآئُكُمْ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کیا وجہ ہے کہ ہم خداوند عالم سے دعائیں مانگتے ہیں اور وہ انہیں قبول نہیں کرتا۔ جبکہ ارشاد بھی فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہارے لیے قبول کروں گا۔ فرمایا تمہارے دل دس چیزوں کی وجہ سے مردہ ہو چکے ہیں یعنی (۱) تم اللہ کی معرفت تو رکھتے ہو مگر اس کی عبادت کی ادائیگی نہیں کرتے (۲) تم قرآن کی تلاوت تو کرتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے (۳) تم رسول سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اس کی آل سے دشمنی رکھتے ہو (۴) تم شیطان کو دشمن رکھنے کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اس کی موافقت کرتے ہو (۵) تم جنت کو پسند تو کرتے ہو مگر اس کے لیے عمل بجا نہیں لاتے (۶) تم جہنم سے ڈرنے کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اپنے جسموں کو اس میں جھونک دیتے ہو (۷) تم اپنے عیوب کو بھول کر دوسروں کے عیوب ڈھونڈنے میں مشغول رہتے ہو (۸) تم دنیا کو

ناپسند رکھنے کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اس کے لیے مال جمع کرتے ہو (۹) تم موت کا اقرار تو کرتے ہو مگر اس کی تیاری نہیں کرتے (۱۰) تم اپنے مُردوں کو دفن تو کرتے ہو مگر ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے، اسی بناء پر تمہاری دعائیں قبول نہیں کی جاتیں۔ (اثنی عشریه، ص ۳۳۰)

﴿۳۱۶﴾

ثَلاثَةٌ لا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ: اَلسَّخِيُّ وَالْمَرِيْضُ وَ التَّائِبُ.

تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی: سخی، بیمار اور توبہ کرنے والا۔ (اثنی عشریه، ص ۸۰)

﴿۳۱۷﴾

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَى اللّٰهِ وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ فَكَيْفَ يُسْتَجَابُ لَهُ وَ هٰذِهٖ حَالُهُ.

ایک شخص خدا کے حضور ہاتھ پھیلائے ہوئے ہو مگر اس کی غذا اور لباس مال حرام سے ہو تو اس حالت میں خدا کیونکر اس کی دعا قبول کرے گا؟ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲۴۸)

۲۲

شب بیداری کے بارے میں

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۝

بھلا جو شخص رات کے اوقات تنہائی میں خدا کی بندگی میں لگا ہے، کبھی اس کی جناب میں سجدہ کرتا اور کبھی اس کے حضور میں دست بستہ کھڑا ہوتا، آخرت سے ڈرتا اور اپنے پروردگار کے فضل کا امیدوار ہے (کہیں ایسا شخص بندۂ نافرمان کے برابر ہو سکتا ہے؟) (سورۂ زمر: آیہ ۹)

﴿۳۱۸﴾

اَشْرَافُ اُمَّتِىْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَ اَصْحَابُ اللَّيْلِ.

میری امت کے معزز لوگ وہ ہیں جو حاملین قرآن ہیں اور راتوں کو بیدار رہ کر عبادت بجالانے والے ہیں۔

(روضۃ الواعظین، ص۶)

﴿۳۱۹﴾

شَرَفُ الرَّجُلِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ وَ عِزُّهُ اسْتِغْنَائُهُ عَنِ النَّاسِ.

آدمی کی شرافت راتوں کو کھڑے رہ کر عبادت کرنے میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔

(امالی صدوق مجلس ۲۱، حدیث ۵)

﴿۳۲۰﴾

قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ اِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ فَاِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَدَعُ الرَّجُلَ فَقِيْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت سلیمانؑ کی والدہ نے آپ کو نصیحت کی کہ رات کو زیادہ سونے سے پرہیز کرو کیونکہ راتوں کو زیادہ سونا قیامت کے دن آدمی کو فقیر اور محتاج بنا دیتا ہے۔ (خصال صدوق، باب الواحد، حدیث ۹۴)

﴿۳۲۱﴾

اِذَا کَانَ اٰخِرُ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ ھَلْ مِنْ دَاعٍ فَاُجِیْبَہٗ؟ ھَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَاُعْطِیَہٗ سُؤْلَہٗ وَ ھَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ، ھَلْ مِنْ تَآئِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَیْہِ.

جب رات کا آخری وقت آتا ہے تو خداوند عالم فرماتا ہے: ہے کوئی دعا مانگنے والا جس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مانگنے والا جسے عطا کروں؟ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا جس کی مغفرت کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں؟ (جواھر السنیه ۱۲۲)

﴿۳۲۲﴾

مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فَیَدْعُوْ فِیْ سُجُوْدِہٖ لِاَرْبَعِیْنَ مِنْ اِخْوَانِہٖ یُسَمِّیْھِمْ بِاَسْمَآئِھِمْ وَ اَسْمَآءِ اٰبَآئِھِمْ وَ لَمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ.

کوئی بندہ جو کچھ رات کے گزرنے کے بعد اٹھ کر دو رکعت نماز بجالائے اور اپنے سجدوں میں چالیس مومن بھائیوں کا نام اور ان کے باپوں کا نام لے کر صرف ان کے لیئے دعا کرے اور خداوند عالم سے اور کچھ نہ مانگے تو خداوند عالم اسے عطا فرماتا ہے۔ (طرائف الحکم، ج ۲، ص ۱۱۱)

﴿۳۲۳﴾

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَخَلّٰی بِسَیِّدِہٖ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ وَ نَاجَاہُ اَثْبَتَ اللّٰہُ النُّوْرَ فِیْ قَلْبِہٖ فَاِذَا قَالَ یَا رَبِّ یَا رَبِّ نَادَاہُ الْجَلِیْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ سَلْنِیْ اُعْطِکَ وَ تَوَکَّلْ عَلَیَّ اَکْفِکَ ثُمَّ یَقُوْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ لِمَلَآئِکَتِہٖ یَا مَلَآئِکَتِیْ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ فَقَدْ تَخَلّٰی بِیْ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ وَالْبَاطِلُوْنَ لَاھُوْنَ وَالْغَافِلُوْنَ نِیَامٌ اِشْھَدُوْا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ.

جب ایک بندہ رات کی تاریکیوں میں اپنے مولا و آقا کے ساتھ خلوت میں راز و نیاز کرتا ہے تو خداوند عالم اس کے دل میں نور پیدا کرتا ہے اور جب وہ بندہ "اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!" کہتا ہے تو رب جلیل اسے یوں پکارتا ہے "اے میرے بندے میں حاضر ہوں، مجھ سے مانگ میں تجھے عطا کروں، مجھ پر توکل کر کہ تیرے

لیے کفایت کروں۔ پھر خداوند عالم فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندے کو تو دیکھو جو رات کے اندھیروں میں میرے ساتھ خلوت میں، راز و نیاز میں مشغول ہے، جبکہ اہل باطل لہو ولعب میں منہمک ہیں اور اہل غفلت (بے خبر) سوئے پڑے ہیں، تم سب گواہ رہنا کہ میں نے اس کی مغفرت کردی ہے۔

(امالی صدوق، مجلس ۴۷، حدیث ۹)

﴿۳۲۴﴾

اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِینَ وَ الْاٰخِرِینَ نَادٰی مُنَادٍ لِیَقُمِ الَّذِینَ کَانُوْا تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا، فَیَقُوْمُوْنَ وَ هُمْ قَلِیْلٌ ثُمَّ یُحَاسَبُ النَّاسُ مِنْ بَعْدِهِمْ.

جس وقت خداوند عالم (قیامت کے دن) اوّلین و آخرین کو ایک جگہ جمع کرے گا تو ایک منادی ندا دے گا کہ وہ لوگ سامنے آئیں جو راتوں کو اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے پروردگار کا خوف کھاتے ہوئے اور اس کی رحمت کے امیدوار بن کر دعائیں مانگتے تھے۔ پس ایسے لوگ اٹھیں گے مگر ان کی تعداد بہت قلیل ہوگی۔ ان کے چلے جانے کے بعد لوگوں کا حساب شروع ہوگا۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۱۳۵)

﴿۳۲۵﴾

لَا سَهَرَ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ: مُتَهَجِّدٍ بِالْقُرْاٰنِ اَوْ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ اَوْ عَرُوْسٍ تُهْدٰی اِلٰی زَوْجِهَا.

تین موقعوں پر شب بیداری درست ہے: تلاوت قرآن میں، حصول علم کے لیے اور شب عروسی میں۔

(خصال صدوق باب الثلاثة، حدیث ۷۷)

﴿۳۲۶﴾

حَسْبُ الرَّجُلِ مِنَ الْخَیْبَةِ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَةً لَا یُصَلِّیْ فِیْهَا رَکْعَتَیْنِ وَلَا یَذْکُرَ اللّٰهَ فِیْهَا حَتّٰی یُصْبِحَ.

کسی آدمی کے نقصان کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی ایک رات ایسی گزرے جس میں اس نے دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو اور نہ اللہ کا ذکر کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۱۴۱)

۲۳

مساجد کے بارے میں

وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ○

اور (یہ بھی فرمایا ہے) کہ ہر نماز کے وقت اپنے چہرے (قبلہ کی طرف) سیدھے کر لیا کرو اور اس کے لیے خالص عبادت کر کے اس سے دعا مانگو۔ (سورۂ اعراف: آیه ۳۰)

﴿۳۲۷﴾

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ اَلا اِنَّ بُیُوْتِی فِی الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ یُضِیْءُ لِاَهْلِ السَّمَآءِ كَمَا تُضِیْءُ الْكَوَاكِبُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ طُوْبٰی لِمَنْ كَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُیُوتَهُ، اَلا طُوْبٰی لِمَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ زَارَنِیْ فِیْ بَیْتِیْ اَلا اِنَّ عَلَی الْمَزُوْرِ كَرَامَةَ الزَّائِرِ، اَلا بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلُمَاتِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

خداوند عالم نے فرمایا لوگو! روئے زمین پر مساجد میرے گھر ہیں، جو اہل آسمان کو اس طرح چمکدار نظر آتے ہیں جیسے اہل زمین کو ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔ خوشا حال ہو ان کا جو مساجد کو اپنا گھر قرار دیتے ہیں، خوشا حال ہو اس کا، جو اپنے گھر میں پاکیزگی حاصل کر کے میرے گھر میں زیارت کے لیے آئے، جس کی زیارت کی جائے اس پر فرض ہوتا ہے کہ زیارت کرنے والے کا احترام واکرام کرے، خوشخبری ہو ان لوگوں کے لیے جو رات کے اندھیرے میں مساجد کی طرف جاتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کو چکا چوند کرنے والے نور سے سرفراز کیا جائے گا۔

(جواهر السنیه، ص۱۱۲)

﴿۳۲۸﴾

مَنْ كَنَسَ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ فَاَخْرَجَ مِنْهُ مِنَ الدُّرَابِ مَا یُذَرُّ فِی الْعَیْنِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ.

جو شخص جمعرات کے دن یعنی شب جمعہ مسجد کی صفائی کرے اور اتنا ذرا سا کوڑا کرکٹ مسجد سے باہر پھینکے جس قدر (سرمہ) آنکھ میں ڈالا جاتا ہے تو بھی خداوند عالم اس شخص کی مغفرت فرمائے گا۔ (روضة الواعظین، ص۳۳۶)

﴿۳۲۹﴾

مَنْ اَسْرَجَ فِیْ مَسْجِد مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ سِرَاجًا لَمْ تَزَلِ الْمَلَآئِکَةُ وَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَادَامَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَسْجِدِ ضَوْءٌ مِنْ ذَالِکَ السِّرَاجِ.

جو شخص اللہ کی مساجد میں سے کسی ایک مسجد میں چراغ روشن کرے گا تو حاملین عرش اور تمام فرشتے اس شخص کے لیے اس وقت تک طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک اس چراغ کی روشنی اس مسجد میں ہو۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۲٦٤)

﴿۳۳۰﴾

مَنْ کَانَ الْقُرْاٰنُ حَدِیْثَهٗ وَالْمَسْجِدُ بَیْتَهٗ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ.

جس کسی کی باتیں قرآن ہوں، اور مسجد اس کا گھر، خدا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۲٦۰)

﴿۳۳۱﴾

مَنْ اَدْمَنَ الْاِخْتِلَافَ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اِحْدَی الثَّمَانِ: اَخًا مُسْتَفَادًا فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، اَوْ عِلْمًا مُسْتَطْرَفًا، اَوْ کَلِمَةً تَدُلُّهٗ عَلٰی هُدًی، اَوْ اُخْرٰی تَصْرِفُهٗ عَنِ الرَّدٰی اَوْ رَحْمَةً مُنْتَظِرَةً، اَوْ تَرْکَ الذَّنْبِ حَیَآءً اَوْ خَشْیَةً.

جو شخص مساجد میں آمد و رفت رکھے گا وہ آٹھ فوائد میں سے ایک پائے گا: ایک بھائی ملے گا جو اللہ کی راہ میں فائدہ پہنچائے گا یا کوئی علم سیکھے گا جو جدید ہوگا، کوئی بات سنے گا جو اسے سیدھے راستے کی رہنمائی کرے گی یا کوئی ایسی بات جو اسے ہلاکت سے بچائے گی یا رحمت الٰہی اس کی منتظر ہوگی یا کوئی گناہ ترک کرے گا (اللہ سے) حیا کرتے ہوئے یا خشیت (الٰہی) کی وجہ سے۔

(خصال صدوق، باب الثمانیه، حدیث۸)

﴿۳۳۲﴾

مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ مِنْهُ مِنْ غَیْرِ عِلَّةٍ فَهُوَ مُنَافِقٌ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ الرُّجُوْعَ اِلَیْهِ.

کوئی شخص مسجد میں ہو اور اذان سن کر مسجد سے باہر چلا جائے تو وہ منافق ہے مگر یہ کہ اس کا ارادہ واپس آنے کا ہو۔

(روضة الواعظین، ص۳۳۷)

﴿۳۳۳﴾

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِیُذْکَرَ اللّٰہُ فِیْہِ بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ.

جو شخص کسی مسجد کی بنیاد رکھے تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

(روضۃ الواعظین، ص۳۳۷)

﴿۳۳۴﴾

اِذَا دَخَلَ الْعَبْدُ الْمَسْجِدَ وَ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ قَالَ الشَّیْطَانُ الرَّجِیْمُ کَسَرَ ظَھْرِیْ وَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عِبَادَۃَ سَنَۃٍ وَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ یَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِکَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی بَدَنِہٖ مِائَۃَ حَسَنَۃٍ وَ رَفَعَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ.

جب ایک شخص مسجد میں داخل ہو کر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے میری کمر ٹوٹ گئی۔ اور اس شخص کے نامہ اعمال میں ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جب وہ مسجد سے نکلتے وقت بھی ایسا ہی کہتا ہے تو خداوند عالم اس کے بدن کے ہر بال کے عوض سو نیکیاں لکھنے کا حکم دیتا ہے اور اس کے ۱۰۰ درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

(جامع الاخبار، ص۸۱)

﴿۳۳۵﴾

مَنْ مَشٰی اِلٰی مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ خَطَاھَا حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ مُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَ رُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

جو شخص اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف چلے تو اس کے واپس آنے تک اس کے بڑھائے ہوئے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ جائے۔ دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

(طرائف، ج۲، ص۲۶۱)

﴿۳۳۶﴾

اَلْمَسَاجِدُ سُوْقٌ مِنْ اَسْوَاقِ الْاٰخِرَۃِ قِرَاھَا الْمَغْفِرَۃُ وَ تُحْفَتُھَا الْجَنَّۃُ.

مساجد آخرت کے بازاروں میں سے ایک بازار ہیں جہاں کی میزبانی مغفرت ہے اور ان کا تحفہ جنت ہے۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۲۴۵)

۲۴

نماز کے بارے میں

فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتَابًا مَّوۡقُوۡتًاo

(اپنے معمول کے موافق) نماز قائم کرو کیونکہ نماز تو ایمانداروں پر وقت معین کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔

(سورہ نساء، آیہ ۱۰۳)

﴿۳۳۷﴾

اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الصَّلٰوةُ .

(قیامت کے دن) جس عبادت کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ (اثنی عشریہ: ص۹)

﴿۳۳۸﴾

اِنَّ عَمُوۡدَ الدِّيۡنِ الصَّلٰوةُ وَ هِيَ اَوَّلُ مَا يُنۡظَرُ فِيۡهِ مِنۡ عَمَلِ ابۡنِ اٰدَمَ فَاِنۡ صَحَّتۡ نُظِرَ فِيۡ عَمَلِهٖ وَ اِنۡ لَّمۡ تَصِحَّ لَمۡ يُنۡظَرۡ فِيۡ بَقِيَّةِ عَمَلِهٖ.

بے شک نماز دین کا ستون ہے۔ بنی آدم کے اعمال میں سب سے پہلے نماز دیکھی جائے گی۔ اگر نماز صحیح ہے تو اس کے دوسرے اعمال کو بھی دیکھا جائے گا۔ اگر نماز درست نہیں ہوگی تو دوسرے اعمال کو نہیں دیکھا جائے گا۔

(وافی، ج۲، باب فرض الصلوۃ، ص۹)

﴿۳۳۹﴾

مَنۡ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدۡ بَرِءَ مِنۡ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَ ذِمَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ(ص).

جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرے گا گویا اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے کیے گئے معاہدے سے بیزاری اختیار کی۔ (اصول کافی، ج۳، باب الکبائر، حدیث ۲۴)

﴿۳۴۰﴾

لَا يَنَالُ شَفَاعَتِيۡ مَنِ اسۡتَخَفَّ بِصَلَاتِهٖ، لَا يَرِدُ عَلَيَّ الۡحَوۡضَ لَا وَاللّٰهِ.

میری شفاعت اسے نہیں پہنچے گی جو نماز کو خفیف جانے۔ خدا کی قسم! ایسے لوگ میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہیں ہو سکیں گے۔ (وسائل الشیعه، کتاب الصلوٰة)

﴿۳۴۱﴾

لَا یَزَالُ الشَّیْطَانُ ذُعْرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِ مَا حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ لِوَقْتِهِنَّ فَاِذَا ضَیَّعَهُنَّ تَجَرَّاَ عَلَیْهِ فَاَدْخَلَهُ فِی الْعَظَآئِمِ.

شیطان مؤمن سے اس وقت تک خوفزدہ رہتا ہے جب وہ پانچ نمازوں کو ان کے وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے۔ لیکن جس وقت (نمازوں کو) ضائع کرنے لگتا ہے تو شیطان کو جرأت ملتی ہے اور وہ اسے کبیرہ گناہوں میں مبتلا کرتا ہے۔ (عیون اخبار الرضا، باب ۳۰، حدیث ۱)

﴿۳۴۲﴾

مَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فَلَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ.

جو کوئی ایک واجب نماز کو بجالاتا ہے خداوند عالم کے ہاں اس کے لیے ایک قبول شدہ دعا جمع ہوتی ہے۔

(صحیفة الرضا، حدیث ۱۰)

﴿۳۴۳﴾

اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ.

ایک نماز کی ادائیگی کے بعد دوسری نماز کے وقت کا انتظار کرنا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(وافی، ج ۲، باب فضل الصلوٰة، ص ۱۰)

﴿۳۴۴﴾

اَلصَّلٰوةُ مِیْزَانٌ مَنْ وَّفٰی اِسْتَوْفٰی.

نماز میزان کی طرح ہے۔ جو کامل ادا کرے گا کامل (جزا) پائے گا۔

(وافی، ج ۲، باب فضل الصلوة، ص ۱۰)

﴿۳۴۵﴾

لَا تُضَیِّعُوْا صَلٰوتَکُمْ فَاِنَّ مَنْ ضَیَّعَ صَلَاتَهٗ حُشِرَ مَعَ قَارُوْنَ وَ هَامَانَ وَ کَانَ حَقًّا

عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُدْخِلَهُ النَّارَ مَعَ الْمُنَافِقِیْنَ، فَالْوَیْلُ لِمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلٰی صَلاَ تِهٖ وَ اَدَآءِ سُنَّتِ نَبِیِّهٖ.

اپنی نمازوں کو ضائع مت کرو کیونکہ جو شخص اپنی نمازوں کو ضائع کرے گا وہ روز حشر قارون اور ہامان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور خداوند عالم اسے منافقین کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔ افسوس ہو اس شخص پر جو نماز کی حفاظت اور اپنے نبیؐ کی سنت ادا نہ کرے۔ (عیون اخبار الرضا، باب سی ام، حدیث ۲۶)

﴿۳۴۶﴾

لَا یَنَالُ شَفَاعَتِیْ مَنْ اَخَّرَ الصَّلٰوۃَ الْمَفْرُوْضَةَ بَعْدَ وَقْتِهَا.

میری شفاعت اس شخص کو نہیں پہنچے گی جو واجب نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردے۔

(امالی صدوق مجلس ۶۲، حدیث ۱۵)

﴿۳۴۷﴾

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یَدْعُوْ الْعَبْدَ فَاَوَّلُ شَیْءٍ یُّسْاَلُ عَنْهُ الصَّلٰوۃُ فَاِنْ جَآءَ بِهَا تَامَّةً وَ اِلَّا زُجَّ بِهٖ فِی النَّارِ.

تم اپنی نمازوں کی حفاظت کرو کیونکہ خداوند عالم قیامت کے دن بندے کو بلا کر سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھے گا۔ اگر یہ کامل ہوگی تو ٹھیک ورنہ اسے جہنم کی آگ میں دھکیلا جائے گا۔

(صحیفة الرضا، حدیث ۱۵٤)

﴿۳۴۸﴾

مَثَلُ الصَّلٰوۃِ مَثَلُ عَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ اِذَا ثَبَتَ الْعَمُوْدُ نَفَعَتِ الْاَطْنَابُ وَالْاَوْتَادُ وَالْغِشَآءُ وَ اِذَا تَکَسَّرَ الْعَمُوْدُ لَمْ یَنْفَعْ طَنَبٌ وَ لَا وَ تَدٌ وَ لَا غِشَآءٌ.

نماز کی مثال خیمے کے وسطی ستون کی مانند ہے جو قائم ہے تو خیمے کی ساری رسیاں، میخیں اور چھت سب درست ہیں۔ اگر یہ ستون ٹوٹ گیا تو نہ رسیاں رہیں گی، نہ میخیں اور نہ خیمے کا کپڑا درست رہے گا (اس طرح خیمہ قائم نہیں رہ سکتا)۔ (وسائل الشیعه، کتاب الصلوٰۃ، باب الوجوب)

﴿۳۴۹﴾

حضور اکرمؐ ایک دفعہ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص نے داخل ہو کر نماز پڑھی مگر رکوع اور سجود ٹھیک طرح سے انجام نہیں دیئے تو آپؐ نے فرمایا:

نَقَرَ کَنَقْرِ الْغُرَابِ لَئِنْ مَاتَ هٰذَا وَ هٰکَذَا صَلٰوتُهٗ لَیَمُوْتَنَّ عَلٰی غَیْرِ دِیْنِیْ.

اس نے تو کوے کی طرح ٹھونگیں ماریں۔ اگر یہ اسی طرح نمازیں پڑھا کرے اور اسی حالت میں مر جائے تو میرے دین پر نہیں مرے گا۔ (وسائل الشیعه کتاب الصلوة، باب الوجوب)

﴿۳۵۰﴾

لَا تَدَعِ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِاَتْ مِنْهُ مِلَّةُ الْاِسْلَامَ.

نماز کو عمداً ترک مت کرو کیونکہ جس کسی نے نماز عمداً ترک کی تو گویا اس نے ملت اسلام سے بیزاری چاہی۔

(وافی، ج۲، باب المحافظة علی الصلوة)

﴿۳۵۱﴾

لِکُلِّ شَیْءٍ وَجْهٌ وَ وَجْهُ دِیْنِکُمُ الصَّلٰوةُ فَلَا یَشِیْنَنَّ اَحَدُکُمْ وَجْهَ دِیْنِهٖ وَلِکُلِّ شَیْءٍ اَنْفٌ وَ اَنْفُ الصَّلٰوةِ التَّکْبِیْرُ.

ہر چیز کا ایک چہرہ ہوتا ہے اور تمہارے دین کا چہرہ نماز ہے۔ ایسا نہ ہو تم اپنے دین کے چہرے کو داغدار کرو۔ اور ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا تکبیرۃ الاحرام سے ہے۔ (مجازات النبویه، ص۲۰۸)

﴿۳۵۲﴾

مَنْ تَرَکَ صَلٰوتَهٗ حَتّٰی تَفُوْتَهٗ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ثُمَّ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوةِ.

جس نے نماز کو عمداً بغیر کسی عذر کے چھوڑا یہاں تک کہ اس کا وقت ختم ہوا تو ایسے شخص کے اعمال ضائع ہوں گے۔ پھر اس کے بعد فرمایا کسی شخص اور کفر کے درمیان صرف "ترک نماز" کا فاصلہ ہے۔ (جونہی نماز کو چھوڑا وہ شخص کفر کے ساتھ مل گیا)۔ (طرائف الحکم، ج۲، ص۴۵۲)

﴿۳۵۳﴾

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ لا یَرْجُوْ ثَوابَھا وَ لا یَخافُ عِقابَھا فَلا اُبالِیْ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا اَوْ مَجُوْسِیًّا.

جو شخص نماز ترک کرے، اس کے ثواب کی امید نہ رکھے اور نہ ہی اسے چھوڑنے کے عذاب سے خوف کھائے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی، نصرانی، مجوسی کی موت مرے۔ (جامع الاخبار، ص۸۷)

﴿۳۵۴﴾

مَامِنْ عَبْدٍ اِلَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعالٰی عَھْدٌ مَا اَقَامَ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھا اَوْ اٰثَرَھا عَلٰی غَیْرِھا مَعْرِفَۃً بِحَقِّھا، فَاِنْ ھُوَ تَرَکَھا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّھا وَاٰثَرَ عَلَیْھا غَیْرَھا بَرِیَٔ اللّٰہُ مِنْ عَھْدِہٖ ذٰلِکَ ثُمَّ مَشِیَّتُہٗ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِمَّا اَنْ یُّعَذِّبَہٗ وَ اِمَّا اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ.

ہر وہ شخص جو نماز کو اس کے وقت پر بجالائے یا نماز کا حق سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کاموں پر ترجیح دے تو اس کے اور اللہ کے درمیان عہد و پیمان قائم رہے گا لیکن جس وقت وہ اسے سبک سمجھتے ہوئے ترک کرے اور دوسرے کاموں کو نماز پر ترجیح دینے لگے تو خداوند عالم اس عہد و پیمان سے ہاتھ اٹھالیتا ہے۔ اور اس وقت اس کے کام کا اختیار اور مشیت خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے چاہے تو اس پر عذاب کرے اور چاہے تو اس کی مغفرت فرمائے۔

(طرائف الحکم، جلد۲، ص۴۰۳)

﴿۳۵۵﴾

اَسْرَقُ السُّرَّاقِ مَنْ سَرَقَ صَلٰوتَہٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَسْرِقُ صَلٰوتَہٗ؟ قَالَ لا یُتِمَّ رُکُوْعَھا وَ سُجُوْدَھا.

سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں چوری کیسے کرسکتا ہے؟ فرمایا رکوع و سجود کو مکمل اور صحیح طرح سے ادا نہ کرنے۔ (طرائف الحکم، جلد۲، ص۴۰۳)

﴿۳۵۶﴾

اِنَّ رَبَّکُمْ یَقُوْلُ: اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ الْمَفْرُوْضَاتِ مَنْ صَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَ

حَافَظَ عَلَيهِنَّ الْقِيَامَةِ وَلَهُ وَعِنْدِیْ عَهْدٌ اُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُصَلِّهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَلَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَذَاکَ اِلَیَّ اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ وَاِنْ شِئْتُ غَفَرْتُ لَهُ.

(اے لوگو!) تمہارا پروردگار کہتا ہے کہ پانچ وقت کی یہ نمازیں واجب ہیں۔ جو کوئی ان کی حفاظت کرے اور ان کے وقت پر ان کی ادائیگی کرے تو وہ قیامت کے دن مجھ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے لیے میرے ہاں ایک عہد ہوگا جس کی بنا پر میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ اور جو شخص نماز یومیہ کو ان کے وقت پر ادا نہیں کرے گا، اور اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کرے گا اس کا فیصلہ میرے ہاتھوں میں ہے۔ چاہوں تو عذاب دوں یا چاہوں تو بخش دوں۔ (وسائل الشیعہ، کتاب الصلوۃ)

۳۵۷

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ تَرَکَ صَلٰوتَهُ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ هَدَمَ دِیْنَهُ وَ مَنْ تَرَکَ اَوْقَاتَهَا یَدْخُلُ الْوَیْلَ وَالْوَیْلُ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ o اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ o

نماز دین کا ستون ہے۔ بس جس کسی نے اسے جان بوجھ کر ترک کیا اس نے اپنے دین کو ڈھا دیا۔ اور جس کسی نے اس کے اوقات کو ضائع کیا ویل میں داخل ہوگا اور ویل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جیسے کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے "ویل ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں میں غفلت کرتے ہیں"۔ (جامع الاخبار، ص۸۶)

۳۵۸

اَلصَّلٰوۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ.

نماز مومن کا نور ہے۔ (اثنا عشریہ، ص۸۔۹)

۳۵۹

اَلصَّلٰوۃُ قُرْبَانُ کُلِّ تَقِیٍّ.

نماز ہر پرہیزگار کے لیے تقرب کا موجب ہے۔ (اثنا عشریہ، ۸۔۹)

۳۶۰

مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ.

دین میں نماز کی حیثیت ایسی ہے جیسے بدن میں سر کی حیثیت ہوتی ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۹۰۸)

﴿۳۶۱﴾

اَطْوَلُکُمْ قُنُوْتًا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا اَطْوَلُکُمْ رَاحَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الْمَوْقِفِ.

دنیا میں قنوت کو طول دینے والے قیامت کے دن حساب کے موقع پر آرام میں ہوں گے۔

(امالی صدوق، مجلس ۷۶، حدیث۷)

﴿۳۶۲﴾

سُئِلَ النَّبِیُّ (ص) عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا.

حضور اکرم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: ''اوّل وقت میں نماز کی ادائیگی''۔

(سفینة البحار، ج۲، ص۴۳)

﴿۳۶۳﴾

اَلصَّلٰوةُ عَمُوْدُ الدِّیْنِ وَ فِیْهَا عَشْرُ خِصَالٍ: زَیْنُ الْوَجْهِ وَ نُوْرُ الْقَلْبِ وَ رَاحَةُ الْبَدَنِ وَ اُنْسُ الْقُبُوْرِ وَ مَنْزِلُ الرَّحْمَةِ وَ مِصْبَاحُ السَّمَآءِ وَ ثِقْلُ الْمِیْزَانِ وَ مَرْضَاتُ الرَّبِّ وَ ثَمَنُ الْجَنَّةِ وَ حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ وَ مَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَ مَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ.

نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس صفات ہیں: یہ چہرے کے لیے زینت، دل کے لیے نور، بدن کے لیے راحت، قبر میں مونس، رحمت کے نزول کی جگہ، آسمان کا چراغ، میزان میں وزنی، پروردگار کی خوشنودی کا باعث، جنت کی قیمت اور آگ کے لیے پردہ ہے۔ جس نے اسے قائم کیا اس نے اپنے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے ترک کیا تو گویا اس نے دین کو ڈھا دیا۔ (اثنی عشریہ، باب دهم فصل دوم، ص۳۲۷)

﴿۳۶۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ جَعَلَ قُرَّةَ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ وَ حَبَّبَ اِلَیَّ الصَّلٰوةَ کَمَا حَبَّبَ اِلَی الْجَائِعِ الطَّعَامَ وَ اِلَی الظَّمْاٰنِ الْمَآءِ وَ اِنَّ الْجَائِعَ اِذَا اَکَلَ شَبِعَ وَ اِنَّ الظَّمْاٰنَ اِذَا شَرِبَ رَوِیَ وَ اَنَا لَا اَشْبَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ.

خداوند عالم نے نماز کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا اور نماز میرے لیے اس قدر محبوب قرار دی جیسے بھوکا آدمی

کھانے کو دوست رکھتا ہے اور پیاسا شخص پانی کو دوست رکھتا ہے۔ البتہ جب بھوکا آدمی کھانا کھالیتا ہے اور پیاسا آدمی پانی پی لیتا ہے تو ان کا پیٹ بھر جاتا ہے اور وہ سیر ہو جاتے ہیں مگر میں نماز سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔
(بحار الانوار، ج۷۷، ص۷۷)

﴿۳۶۵﴾

مَنْ تَهَاوَنَ بِصَلٰوتِهٖ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ ابْتَلاهُ اللّٰهُ بِخَمْسَةَ عَشَرَ خَصْلَةً: سِتٌّ مِّنهَا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا وَ ثَلاثٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَثَلاثٌ فِيْ قَبْرِهٖ وَ ثَلاثٌ فِي الْقِيَامَةِ اِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ.

وَ اَمَّا اللَّوَاتِيْ تُصِيْبُهُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا: فَالْاُوْلٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ الْبَرَكَةَ مِنْ عُمْرِهٖ وَ يَرْفَعُ اللّٰهُ الْبَرَكَةَ مِنْ رِّزْقِهٖ، وَ يَمْحُو اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سِيْمَآءَ الصَّالِحِيْنَ مِنْ وَّجْهِهٖ، وَ كُلُّ عَمَلٍ يَّعْمَلُهُ لا يُؤْجَرُ عَلَيْهِ، وَلا يَرْتَفِعُ دُعَآءُهٗ اِلَى السَّمَآءِ، وَ السَّادِسَةُ لَيْسَ لَهٗ حَظٌّ فِيْ دُعَآءِ الصَّالِحِيْنَ.

وَ اَمَّا اللَّوَاتِيْ تُصِيْبُهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ: فَاُوْلٰى هُنَّ اَنَّهٗ يَمُوْتُ ذَلِيْلًا وَ الثَّانِيَةُ يَمُوْتُ جَائِعًا وَ الثَّالِثَةُ يَمُوْتُ عَطِشًا فَلَوْ سُقِيَ مِنْ اَنْهَارِ الدُّنْيَا لَمْ يَرْوِ عَطَشُهٗ.

وَ اَمَّا اللَّوَاتِيْ تُصِيْبُهُ فِيْ قَبْرِهٖ: فَاُوْلٰى هُنَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يَزْعَجُهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَالثَّانِيَةُ يَضِيْقُ عَلَيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ، وَ الثَّالِثَةُ تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ فِيْ قَبْرِهٖ.

وَ اَمَّا اللَّوَاتِيْ تُصِيْبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ: فَاُوْلٰى هُنَّ اَنْ يُوَكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يَسْحَبُهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ الْخَلَائِقُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، وَالثَّانِيَةُ يُحَاسَبُ حِسَابًا شَدِيْدًا، وَ الثَّالِثَةُ لا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ لا يُزَكِّيْهِ وَ لَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

مردوں اور عورتوں میں سے جو نماز کی توہین کرے گا اور اسے حقیر سمجھے گا خدا اس کو پندرہ مصیبتوں میں گرفتار کرے گا۔ ان میں سے چھ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین مصیبتیں قیامت میں ہوں گی، جب اسے اس کی قبر سے نکالا جائے۔

وہ مصیبتیں جن کا سامنا دنیا میں ہوگا وہ یوں ہیں:

خدا اس کی عمر میں سے برکت اٹھا دے گا، خدا اس کے رزق میں سے برکت اٹھا دے گا اور خداوند عالم اس کے چہرے سے نیکوکاروں کی نشانیاں مٹا دے گا اور جو بھی عمل وہ بجالائے گا اس کا کوئی اجر نہیں دے گا، اس کی دعا آسمانوں کی طرف نہیں اٹھائی جائے گی، اور صالحین کو دعا کرنے میں جو لذت محسوس ہوتی ہے وہ اسے نہیں ملے گی۔

اور وہ مصائب جس کا سامنا موت کے وقت ہوگا یوں ہیں:

سب سے پہلی مصیبت یہ ہے کہ وہ ذلیل موت مرے گا، دوسری یہ کہ وہ بھوکا مرے گا، اور تیسری یہ کہ وہ پیاسا مرے گا، چاہے دنیا کے سارے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے وہ سیراب نہیں ہوگا۔

اور وہ مصیبتیں جو قبر میں پیش آئیں گی یہ ہیں:

پہلی تو یہ کہ خداوند عالم اس شخص پر ایک فرشتے کو مامور کرے گا جو اسے قبر میں ہراساں کرے گا، دوسری یہ کہ اس کی قبر اس کے لیے تنگ ہوگی اور تیسری یہ کہ قبر اس کے لیے اندھیری ہوگی۔

اور قیامت کے دن پیش آنے والی مصیبتیں یہ ہیں:

جونہی وہ شخص قبر سے نکلے گا خدا ایک فرشتے کو مامور کرے گا جو اسے چہرے کے بل زمین پر گھسیٹنے لگے گا اور لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ اس سے حساب لینے میں سختی ہوگی اور تیسرے یہ کہ خداوند عالم اسے اپنی نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا، نہ اس کا تزکیہ کرے گا، بلکہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص ۴۵۰)

﴿۳۶۶﴾

مَا مِنْ صَلٰوةٍ تَحْضُرُ وَقْتُهَا اِلَّا نَادٰى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ اَوْ قَدْتُمُوْهَا عَلٰى ظُهُوْرِكُمْ فَاطْفِئُوْهَا بِصَلٰوتِكُمْ.

جب بھی کسی نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ لوگوں کو ندا کرتا ہے کہ اٹھو اپنی اس آگ کو جسے تم نے اپنی پیٹھوں پر بھڑکا رکھا ہے نماز کے ذریعے بجھاؤ۔ (امالی صدوق، مجلس ۷۵، حدیث ۳)

﴿۳۶۷﴾

اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ.

ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کے لیے انتظار کرنا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(امالی صدوق، مجلس ۷۵، حدیث ۳)

﴿۳۶۸﴾

مَنْ اَحْسَنَ صَلٰوتَـهٗ حِيْنَ يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَسَآئَـهَا حِيْنَ يَخْلُوْ فَتِلْكَ اسْتِهَانَـةٌ اِسْتَهَانَ بِهَا رَبَّـهٗ.

جولوگوں کی موجودگی میں نماز اچھی طرح بجالائے اور اکیلے میں لاپروائی کرے تو یہ (نماز کی) توہین ہے اور یہ شخص ایسا کر کے اپنے پروردگار کی توہین کرتا ہے۔ (وسائل الشیعه، کتاب الصلوة)

﴿۳۶۹﴾

مَنْ لَّمْ تَنْهَهٗ صَلٰوتُـهٗ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ لَمْ تَزِدْهُ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا.

جس کی نماز اسے برائیوں اور فحش کاموں سے نہ روکے، ایسی نماز اللہ سے دوری کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتی۔ (اثنی عشریه، ص۱۲)

﴿۳۷۰﴾

اَلصَّلٰوةُ فِيْ مَسْجِدِيْ كَاَلْفٍ فِيْ غَيْرِهٖ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ اَلْفَ صَلٰوةٍ فِيْ مَسْجِدِيْ.

میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے، کیونکہ مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

(وسائل الشیعه: کتاب الصلوة)

﴿۳۷۱﴾

اَلصَّلٰوةُ مِنْ شَرَائِعِ الدِّيْنِ وَ فِيْهَا مَرْضَاتُ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ وَ هِيَ مِنْهَاجُ الْاَنْبِيَآءِ وَلِلْمُصَلِّيْ حُبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَ هُدًى وَ اِيْمَانٌ وَ نُوْرُ الْمَعْرِفَةِ وَ بَرَكَةٌ فِي الرِّزْقِ وَ رَاحَةٌ لِلْبَدَنِ وَ كَرَاهَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَ سِلَاحٌ عَلَى الْكَافِرِ وَ اِجَابَةٌ لِلدُّعَآءِ وَ قُبُوْلٌ لِلْاَعْمَالِ وَ زَادٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ وَ شَفِيْعٌ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَ اُنْسٌ فِيْ قَبْرِهٖ وَ فِرَاشُ جَنْبِهٖ وَ جَوَابٌ لِمُنْكَرٍ وَ نَكِيْرٍ، وَ تَكُوْنُ صَلٰوةُ الْعَبْدِ عِنْدَ الْمَحْشَرِ تَاجًا عَلٰى

رَاْسِهٖ وَ نُوْرًا عَلٰی وَجْهِهٖ وَ لِبَاسًا عَلٰی بَدَنِهٖ وَ سِتْرًا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ النَّارِ وَ حُجَّةٌ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهٗ وَ نَجَاةٌ لِبَدَنِهٖ مِنَ النَّارِ وَ جَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَ مِفْتَاحًا لِلْجَنَّةِ وَ مُهُوْرًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ ثَمَنًا لِلْجَنَّةِ، بِالصَّلٰوةِ يَبْلُغُ الْعَبْدُ اِلَی الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا لِاَنَّ الصَّلٰوةَ تَسْبِيْحٌ وَ تَهْلِيْلٌ وَ تَكْبِيْرٌ وَ تَمْجِيْدٌ وَ تَقْدِيْسٌ وَ قَوْلٌ وَ دَعْوَةٌ.

نماز دین کے واجبات میں سے ہے، اسی میں پروردگار کی خوشنودی ہے۔ نماز انبیاء کا طریقہ ہے۔ نماز فرشتوں کا محبوب قرار پایا ہے۔ نماز ہی ایمان، ہدایت ہے اور معرفت کا نور ہے۔ رزق میں برکت اور بدن کی راحت ہے۔ شیطان کے لیے ناگواری ہے۔ کافر کے خلاف ہتھیار ہے۔ دعا کی اجابت اور اعمال کی قبولیت ہے۔ مؤمن کی آخرت کے لیے دنیا سے اس کی زاد راہ ہے۔ اس کے اور ملک الموت کے درمیان شفاعت کرنے والی ہے۔ قبر میں اس کی مونس ہے، اس کے نیچے کا فرش ہے۔ منکر ونکیر کے لیے جواب دینے والی ہے۔ کسی شخص کی نماز قیامت کے دن اس کے سر کا تاج، اس کے چہرے کا نور اور اس کے جسم کا لباس ہے اور آگ کے درمیان پردہ ہے۔ خدا اور بندے کے درمیان حجت ہے۔ جہنم سے نجات اور پل صراط سے گزرنے کا ذریعہ ہے۔ جنت کی چابی، حورالعین کا مہر اور جنت کی قیمت بھی نماز ہی ہے۔

نماز کے ذریعے ایک بندہ بلند درجے تک پہنچ سکتا ہے کیونکہ نماز تسبیح وتہلیل (ذکر) اور تکبیر ہے اور (خدا کی) تمجید وتقدیس ہے۔ خدا کے ساتھ بات بھی ہے اور دعا بھی ہے۔ (خصال شیخ صدوق، ابواب العشرین)

﴿۳۷۲﴾

حَسْبُ الرَّجُلِ مِنْ دِيْنِهٖ كَثْرَةُ مُحَافَظَتِهٖ عَلٰی اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ.

کسی شخص کی دینداری کی نشانی نماز کے قیام کی زیادہ سے زیادہ حفاظت کرنا ہے۔

(اثنی عشریه، ص۱۲)

﴿۳۷۳﴾

رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ قَدِ احْتَوَشَتْهُ مَلَآئِكَةُ الْعَذَابِ فَجَآئَتْهُ صَلٰوتُهٗ تَمْنَعُهٗ مِنْهُمْ.

میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گرد عذاب کے فرشتے گھیرا باندھے ہوئے تھے۔ اتنے میں اس کی نماز آ گئی اور انہیں عذاب کرنے سے روکا۔ (روضة الوعظين، ص۳۱۷)

۲۵

روزے کے بارے میں

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○

روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا ہے تا کہ تم (اس کی وجہ سے بہت سے) گناہوں سے بچو۔ (سورہ بقرہ: آیہ ۱۸۲)

۳۷۴

اِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ شَهْرٌ عَظِيْمٌ يُضَاعِفُ اللّٰهُ فِيْهِ الْحَسَنَاتِ وَ يَمْحُوْ فِيْهِ السَّيِّئَاتِ وَ يَرْفَعُ فِيْهِ الدَّرَجَاتِ، مَنْ تَصَدَّقَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ بِصَدَقَةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَ مَنْ اَحْسَنَ فِيْهِ اِلٰى مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَ مَنْ حَسُنَ فِيْهِ خُلْقُهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَ مَنْ كَظَمَ فِيْهِ غَيْظَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَ مَنْ وَصَلَ فِيْهِ رَحِمَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ.

ثُمَّ قَالَ (ص) اِنَّ شَهْرَكُمْ هٰذَا لَيْسَ كَالشُّهُوْرِ اِنَّهُ اِذَا اَقْبَلَ اِلَيْكُمْ اَقْبَلَ بِالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ اِذَا اَدْبَرَ عَنْكُمْ اَدْبَرَ بِغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ، هٰذَا شَهْرٌ اَلْحَسَنَاتُ فِيْهِ مُضَاعَفَةٌ وَ اَعْمَالُ الْخَيْرِ فِيْهِ مَقْبُوْلَةٌ، مَنْ صَلّٰى مِنْكُمْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَكْعَتَيْنِ يَتَطَوَّعُ بِهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ.

ثُمَّ قَالَ (ص) اِنَّ الشَّقِيَّ حَقَّ الشَّقِيِّ مَنْ خَرَجَ مِنْهُ هٰذَا الشَّهْرُ وَ لَمْ يُغْفَرْ ذُنُوْبُهُ فَحِيْنَئِذٍ يَخْسَرُ حِيْنَ يَفُوْزُ الْمُحْسِنُوْنَ بِجَوَائِزِ الرَّبِّ الْكَرِيْمِ.

بے شک ماہ رمضان وہ عظیم مہینہ ہے جس میں خداوند عالم نیکیوں کو کئی گنا زیادہ کرتا ہے، اور گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں صدقہ دیتا ہے خدا اس کی مغفرت فرماتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے ماتحتوں سے کام لینے میں کمی کرتا ہے خداوند عالم اس کی مغفرت کرتا ہے۔ جو اس مہینے میں اپنا اخلاق اچھا بناتا ہے (اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے) خدا اس کی مغفرت کرتا ہے۔ جو اس مہینے میں اپنے غصے پر قابو پاتا ہے خدا اس کی

مغفرت کرتا ہے۔ جواس مہینے میں صلہ رحمی کرتا ہے خدا اس کی مغفرت فرماتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: تمہارا یہ مہینہ باقی دوسرے مہینوں کی طرح نہیں، جب یہ تمہارے پاس آتا ہے تو اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ آتا ہے، جب جاتا ہے تو گناہوں کی مغفرت کرا کے جاتا ہے۔ یہ وہی مہینہ ہے جس میں نیکیوں کو کئی گنا کیا جاتا ہے اور نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی اس مہینے میں خدا کی خوشنودی کے لیے دو رکعت نماز پڑھتا ہے خدا اس کی مغفرت فرماتا ہے۔

پھر فرمایا: حقیقی بد بخت ہے وہ جس کے ہاتھ سے یہ مہینہ نکل جائے اور وہ اپنے گناہوں کی معافی نہ کرا سکے اور جس وقت نیکو کار لوگ اپنے کریم پروردگار کی نوازشیں لے کر کامیاب ہو رہے ہوں گے۔ یہ نامراد ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔ (امالی صدوق، مجلس ۱۳، حدیث ۲)

﴿۳۷۵﴾

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ.

روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے۔ (اصول کافی، ج ۳)

﴿۳۷۶﴾

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اُجَازِیْ بِهٖ.

خداوند عالم نے فرمایا ہے: روزہ صرف میرے لیے ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

(جواهر السنية، ص ۱۲۰)

﴿۳۷۷﴾

اَلصَّآئِمُ فِیْ عِبَادَةٍ وَ اِنْ کَانَ نَآئِمًا عَلٰی فِرَاشِهٖ مَا لَمْ یَغْتَبْ مُسْلِمًا.

روزہ دار چاہے بستر پر سویا ہوا ہی کیوں نہ ہو، عبادت کی حالت میں ہے، جب تک کہ وہ کسی کی غیبت نہ کرے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۳۷۸﴾

مَنْ صَامَ یَوْمًا تَطَوُّعًا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.

جو شخص خدا کی خوشنودی کے لیے مستحب روزے رکھے گا خدا اسے جنت میں داخل کرے گا۔

(وافی، ج ۲، کتاب الصیام، ص ۶)

﴿۳۷۹﴾

نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ وَ نَفَسُهُ تَسْبِيْحٌ.

روزہ دار کا سونا عبادت ہے اس کا سانس لینا تسبیح ہے۔ (وسائل الشیعہ، کتاب الصوم)

﴿۳۸۰﴾

مَنْ صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا اِبْتِغَآءَ ثَوَابِ اللّٰهِ وَ جَبَتْ لَـهُ الْمَغْفِرَةُ.

جو شخص خدا کی خوشنودی چاہتے ہوئے ایک دن مستحب روزہ رکھے گا اس کی مغفرت لازمی ہے۔

(امالی صدوق، مجلس۸۲، حدیث۲)

﴿۳۸۱﴾

وَ كَّلَ اللّٰهُ مَلاَ ئِكَةً بِالدُّعَآءِ لِلصَّآئِمِيْنَ.

خداوند عالم نے روزہ داروں کے حق میں دعا کرنے کے لیے فرشتوں کو موکل کیا ہوا ہے۔

(سفینة البحار، ج۲، ص۶۲)

﴿۳۸۲﴾

اِنَّ لِكُلِّ صَآئِمٍ دَعْوَةً.

ہر روزہ دار کے لیے ایک قبول شدہ دعا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۶)

﴿۳۸۳﴾

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ بَابًا وَ اِنَّ بَابَ الْعِبَادَةِ الصِّيَامُ.

ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۶)

﴿۳۸۴﴾

مَا مِنْ صَائِمٍ يَحْضُرُ قَوْمًا يَطْعَمُوْنَ اِلَّا سَبَّحَتْ اَعْضَآئُـهُ وَ كَانَتْ صَلٰوةُ الْمَلآئِكَةِ عَلَيْهِ وَ كَانَتْ صَلٰوتُهُمْ لَـهُ اِسْتِغْفَارًا.

کسی روزہ دار کے سامنے کچھ لوگ کھانا کھا رہے ہوں، تو اس کے تمام اعضاء تسبیح کہتے ہیں اور فرشتے اس کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں جو اس کی مغفرت کا باعث ہوتی ہے۔ (امالی صدوق، مجلس ۸۶، حدیث ۹)

﴿۳۸۵﴾

تَعَاوَنُوْا بِاَکْلِ السُّحُوْرِ عَلٰی صِیَامِ النَّهَارِ وَ بِالنَّوْمِ عِنْدَ الْقَیْلُوْلَةِ عَلٰی قِیَامِ اللَّیْلِ.

سحر کھا کر روزہ رکھنے مدد دو اور دوپہر میں قیلولہ کر کے رات کو جاگنے میں مدد دو۔

(وافی ج ۲، کتاب الصیام، باب فضل الستود، ص ۳۶)

﴿۳۸۶﴾

لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَ فَرْحَةٌ یَوْمَ یَلْقٰی رَبَّهٗ.

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کرتے وقت اور دوسری اس دن جب خدا سے ملاقات کرے۔

(وسائل الشیعه، کتاب الصوم)

﴿۳۸۷﴾

اِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا یُدْعَی الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ.

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے جس سے روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ (وسائل الشیعه، کتاب الصوم)

﴿۳۸۸﴾

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَصُوْمُ شَهْرَ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهٗ سَبْعَ خِصَالٍ: اَوَّلُهَا یَذُوْبُ الْحَرَامُ مِنْ جَسَدِهٖ، وَ الثَّانِیَةُ یَقْرُبُ مِنْ رَحْمَتِهٖ، وَ الثَّالِثَةُ یَکُوْنُ قَدْ کَفَّرَ خَطِیْئَةَ اَبِیْهِ اٰدَمَ، وَالرَّابِعَةُ یُهَوِّنُ اللّٰهُ عَلَیْهِ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ، وَالْخَامِسَةُ اَمَانٌ مِّنَ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَالسَّادِسَةُ یُطْعِمُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ طَیِّبَاتِ الْجَنَّةِ، وَ السَّابِعَةُ یُعْطِیْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَرَآئَةً مِنَ النَّارِ.

کوئی مومن ایسا نہیں جو خدا کی خاطر ماہ رمضان کے روزے رکھے اور خداوند عالم اسے سات صفات سے نہ نوازے۔ اوّل تو یہ کہ اس کے جسم میں جو نشو و نما حرام سے ہوئی تھی اسے پگھلا دیتا ہے، دوسرے اسے اپنی رحمت سے

قریب کرتا ہے، تیسرے یہ کہ اسے جدامجد حضرت آدمؑ کے ترک اولیٰ کا کفارہ قرار دیتا ہے، چوتھے یہ کہ جانکنی کے وقت کو اس کے لیے آسان کرتا ہے، پانچویں یہ کہ قیامت کے دن کی بھوک اور پیاس سے اسے امان دیتا ہے، چھٹے یہ کہ خدا وندعالم اسے جنت کی پاکیزہ چیزیں کھلائے گا اور ساتویں یہ کہ خداوندعالم اس کو جہنم کی آگ سے امان دے گا۔

(خصال صدوق، باب السبعه، حدیث١٢)

﴿٣٨٩﴾

لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَ زَكٰوةُ الْبَدَنِ الصَّوْمُ.

ہر چیز کی ایک زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے۔ (روضة الواعظين، ص ٣٥٠)

﴿٣٩٠﴾

اِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَ بَصَرُكَ وَ لَا يَكُوْنَنَّ يَوْمُ صَوْمِكَ كَيَوْمِ فِطْرِكَ.

جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان اور آنکھ بھی روزہ رکھیں، تمہارے روزے کا دن افطار والے دن جیسا نہیں ہونا چاہیے۔ (جامع الاخبار، ص٩٤)

﴿٣٩١﴾

يَا جَابِرُ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَنْ صَامَ نَهَارَهُ وَ قَامَ وِرْدًا مِنْ لَيْلِهٖ وَ عَفَّ بَطْنَهُ وَ فَرْجَهُ وَ كَفَّ لِسَانَهُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَخُرُوْجٍ مِنَ الشَّهْرِ، قَالَ جَابِرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْسَنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (ص) يَا جَابِرُ وَ مَا اَشَدَّ هٰذِهِ الشُّرُوْطَ.

(جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا) اے جابر! جو کوئی ماہ رمضان کے دنوں میں روزے رکھے اور راتوں کو عبادت کے لیے جاگتا رہے اپنے پیٹ اور شرم گاہ کو حرام سے بچائے رکھے اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو گناہوں سے اس طرح الگ ہو جائے گا جیسے یہ مہینہ اس سے چلا جائے۔ یہ سن کر جابر نے کہا یارسول اللہؐ یہ بات کیا ہی اچھی ہے، فرمایا: جابر دیکھتے نہیں کہ شرائط کیا ہی سخت ہیں۔ (جامع الاخبار، ص٩٤)

﴿٣٩٢﴾

شَعْبَانُ شَهْرِىْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ صَامَ مِنْ شَهْرِىْ يَوْمًا كُنْتُ شَفِيْعَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اُعْتِقَ مِنَ النَّارِ.

شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان خداوند عالم کا۔ پس جو میرے مہینے میں سے ایک دن روزہ رکھے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع بنوں گا اور جو رمضان میں روزہ رکھے گا آگ سے آزاد کیا جائے گا۔

(امالی صدوق، مجلس ۹۱، حدیث ۵)

﴿۳۹۳﴾

اُعۡطِیتُ اُمَّتِی فِی شَهۡرِ رَمَضَانَ خَمۡسًا لَمۡ یُعۡطَیۡنَ اُمَّةُ نَبِیٍّ قَبۡلِی، وَ اَمَّا وَاحِدَةٌ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیۡلَةٍ مِنۡ شَهۡرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیۡهِمۡ وَ مَنۡ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیۡهِ لَمۡ یُعَذِّبۡهُ اَبَدًا، وَ اَمَّا الثَّانِیَةُ فَاِنَّ خُلُوۡفَ اَفۡوَاهِهِمۡ حِیۡنَ یُمۡسُوۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَطۡیَبُ مِنۡ رِیۡحِ الۡمِسۡکِ، وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَاِنَّ الۡمَلَائِکَةَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لَهُمۡ فِیۡ لَیۡلِهِمۡ وَ نَهَارِهِمۡ، وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَاۡمُرُ جَنَّتَهُ اَنِ اسۡتَغۡفِرِیۡ وَ تَزَیَّنِیۡ لِعِبَادِیۡ فَیُوۡشِکُ اَنۡ یَذۡهَبَ عَنۡهُمۡ نَصَبُ الدُّنۡیَا وَ اَذَاهَا وَ یَصِیۡرُوۡا اِلٰی جَنَّتِیۡ وَ کَرَامَتِیۡ، وَ اَمَّا الۡخَامِسَةُ فَاِذَا کَانَ اٰخِرُ لَیۡلَةٍ غَفَرَ لَهُمۡ جَمِیۡعًا، فَقَالَ رَجُلٌ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الۡعُمَّالِ اِذَا فَرَغُوۡا مِنۡ اَعۡمَالِهِمۡ وُفُّوۡا.

ماہ رمضان میں میری امت کو پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کی امت کو نہیں دی گئیں:

پہلی تو یہ کہ جب ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو خداوند عالم میری امت کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور جس کسی کو ایک دفعہ بھی نظر رحمت سے دیکھتا ہے تو اس پر کبھی عذاب نہیں کرتا۔

دوسری یہ کہ جب افطار کا وقت ہوتا ہے تو ان کے منہ کی بو خداوند عالم کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ قرار پائی ہے۔

تیسری چیز یہ کہ فرشتے دن رات ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں۔

چوتھی یہ کہ خداوند عالم بہشت کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم میرے بندوں کے لیے استغفار کرو اور ان کے لیے اپنے آپ کو آراستہ کرو۔ قریب ہے کہ دنیا کا رنج وغم ان سے اٹھ جائے اور وہ میری جنت وکرامت میں داخل ہو جائیں۔

پانچویں یہ کہ مہینے کی آخری رات ان کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! شب قدر میں؟ فرمایا تم کام کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جو کام کے ختم ہوتے ہی پوری پوری اجرت پا لیتے ہیں۔

(خصال صدوق، باب الخمسة، حدیث ۱۰۹)

﴿۲۶﴾

زکوۃ و صدقات کے بارے میں

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا○

(اے رسولؐ)! تم ان کے مال کی زکوۃ لو (اور) اس کی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک صاف کرو۔

(سورہ توبہ: آیہ ۱۰۳)

﴿۳۹۴﴾

اَلزَّكٰوةُ تُذْهِبُ الذُّنُوْبَ.

زکوۃ دینا گناہوں کو ختم کرنا ہے۔ (اصول کافی ج۳، باب دعائم الاسلام)

﴿۳۹۵﴾

اَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ اَلَا فَمَنْ لَّمْ يُزَكِّ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَ لَا دِيْنَ لَهٗ وَ لَا صَوْمَ لَهٗ وَ لَا حَجَّ لَهٗ وَ لَا جِهَادَ لَهٗ.

اپنے اموال کی زکوۃ دو جس کسی نے اپنے اموال کی زکوۃ ادا نہیں کی اس کی کوئی نماز نہیں، اور نہ ہی اس کا کوئی دین ہے، نہ روزہ ہے، نہ حج ہے اور نہ اس کا جہاد مقبول ہے۔ (روضة الواعظين، ص۳۵٦)

﴿۳۹٦﴾

اِذَا مُنِعَتِ الزَّكٰوةُ مَنَعَتِ الْاَرْضُ بَرَكَاتِهَا.

جب زکوۃ روک لی جائے گی تو زمین اپنی برکتوں کو روک لے گی۔ (وافی جلد۲، كتاب الزكوة، ص٦)

﴿۳۹۷﴾

اِنَّ الصَّدَقَةَ تَقَعُ فِيْ يَدِ اللهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى قَبْلَ يَدِ السَّآئِلِ.

بے شک صدقہ سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے۔ (مجازات النبویه، ص ٤٤٥)

﴿۳۹۸﴾

مَنْ مَنَعَ قِيرَاطًا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا مُسْلِمٍ وَلَا كَرَامَةٍ.

جو شخص اپنے مال کی زکوۃ میں سے ایک قیراط بھی روک لے گا وہ شخص نہ مومن ہے، نہ مسلم ہے اور نہ اہل کرامت میں سے ہے۔ (بحارا لانوار، ج٧٧، ص٥٨)

﴿۳۹۹﴾

اَلصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْقَضَآءَ الَّذِىْ قَدْ اُبْرِمَ اِبْرَامًا.

صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے، چاہے وہ محکم سے محکم تر ہی کیوں نہ ہوں۔ (بحار الانور، ج٧٧، ص٥٨)

﴿۴۰۰﴾

حَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَ دَاوُوْا اَمْرَاضَكُمْ بِالصَّدَقَةِ.

اپنے اموال کی زکوۃ کے ذریعے حفاظت کرو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو۔

(اثنى عشريه، ص ١٤)

﴿۴۰۱﴾

اَرْضُ الْقِيَامَةِ نَارٌ مَا خَلَا ظِلِّ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّ صَدَقَتَهُ تُظِلُّهُ.

قیامت کی زمین آگ کی زمین ہے، سوائے مومن کے سائے کے، کیونکہ اس کا صدقہ اس پر سایہ فگن ہوتا ہے۔

(وافی، ج٢، باب فضل الصدقة، ص ٥)

﴿۴۰۲﴾

تَصَدَّقُوْا فَاِنَّ الصَّدَقَةَ تَزِيْدُ فِى الْمَالِ كَثْرَةً تَصَدَّقُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ.

صدقہ دو کیونکہ صدقہ مال میں اضافہ کرتا ہے۔ صدقہ دو تا کہ خدا تم پر رحم کرے۔

(وافی، ج٢، باب فضل الصدقة، ص ٥٥)

﴿۴۰۳﴾

صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ.

پوشیدہ دیا جانے والا صدقہ پروردگار کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے۔

(وافی، ج٢، باب فضل الصدقة السر، ص٥٦)

﴿۴۰۴﴾

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ص) اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ.

پوچھا گیا یارسول اللہؐ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا ایسے قرابتدار کو صدقہ دینا جو صدقہ دینے والے سے کینہ رکھتا ہو۔

(وافی، ج٢، باب فضل الصدقه السر، ص٥٦)

﴿۴۰۵﴾

اَلصَّدَقَةُ عَلَی الْقَرَابَةِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ.

قرابتداروں کو صدقہ دینا بیک وقت صدقہ بھی ہے اور صلۂ رحمی بھی۔

(اثنی عشریه، ص٨)

﴿۴۰۶﴾

اَلصَّدَقَةُ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَ تَسْتَنْزِلُ الرِّزْقَ وَ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ وَ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ.

صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، رزق کو قریب لے آتا ہے، بری اموات سے بچاتا ہے اور خدا کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے۔

(بحارالانوار، ج٧٧، ص١٦٥)

﴿۴۰۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَیَدْرَءُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِیْنَ مِیْتَةً مِّنَ السُّوْءِ.

خداوندعالم صدقہ کے ذریعے ستر قسم کی بری اموات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(اثنی عشریه، ص١٧)

﴿۴۰۸﴾

بَكِّرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا.

اوّل صبح (دن کے پہلے وقت) صدقہ دیا کرو کیونکہ مصیبتیں اور بلائیں صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

(طرائف الحکم، ج ۲، ص ۳۵۱)

﴿۴۰۹﴾

اَلا مَنْ اَعْطَفَ لِمَيِّتٍ بِصَدَقَةٍ فَلَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ الْعَرْشِ وَحَيٌّ وَ مَيِّتٌ نَجَابِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ.

جان لو جو کوئی صدقہ دے کر ہوئے میت (مردہ شخص) پر مہربانی کرے گا اس کے لیے خدا کے ہاں کوہ احد کے برابر اجر ہے اور قیامت کے دن عرش الٰہی کے زیر سایہ ہوگا، جس دن عرش الٰہی کے سوا اور کسی چیز کا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ زندہ اور مردہ تمام اسی صدقہ کے ذریعے نجات حاصل کرتے ہیں۔

(جامع الاخبار، ص ۱۹۷)

﴿۴۱۰﴾

اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لِي سِتَّ خِصَالٍ وَ كَرِهْتُهَا لِلْاَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي وَ اَتْبَاعِهِمْ مِنْ بَعْدِي مِنْهَا اَلْمَنُّ بَعْدَ الصَّدَقَةِ.

خداوند عالم نے چھ صفات کو میرے لیے ناپسند کیا ہے۔ جنہیں میں نے بھی اپنے بعد اپنے فرزندوں میں میرے اولیاء نیز ان کے پیروکاروں کے لیے بھی ناپسند کیا ہے۔ ان میں سے ایک صدقہ دینے کے بعد احسان جتانا ہے۔

(وافی، ج ۲، کتاب الزکوۃ، ص ۵۹)

﴿۴۱۱﴾

مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَهُ بِوَزْنِ كُلِّ دِرْهَمٍ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ مِنْ نَعِيْمِ الْجَنَّةِ.

جو شخص صدقہ دے گا تو اسے ہر درہم کے بدلے کوہ احد کے برابر جنت کی نعمتیں دی جائیں گی۔

(روضۃ الواعظین، ص ۳۵۷)

﴿۴۱۲﴾

خَيْرُ مَالِ الْمَرْءِ وَ ذَخَائِرِهِ الصَّدَقَةُ.

کسی شخص کا بہترین مال اس کے ذخیرہ کیے ہوئے صدقات ہیں۔ (طرائف الحکم، ج ۱، ۲۷۸)

﴿۴۱۳﴾

عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ فِيهَا عَشْرَ خِصَالٍ خَمْسَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ خَمْسَةٌ فِي الْآخِرَةِ:
أَمَّا فِي الدُّنْيَا تَطْهِيرُ أَمْوَالِكُمْ وَ تَطْهِيرُ أَبْدَانِكُمْ وَ دَوَاءُ مَرْضَاكُمْ وَ دُخُولُ الْمَسَرَّةِ فِي الْقُلُوبِ وَ زِيَادَةُ الْأَمْوَالِ وَسِعَةُ الرِّزْقِ.

وَ أَمَّا فِي الْعُقْبَىٰ ظِلٌّ فِي الْقِيَامَةِ وَ سُهُولَةُ الْحِسَابِ وَ رُجْحَانُ الْمِيزَانِ بِالثَّوَابِ وَ جَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَ دَرَجَةُ الْأَعْلَىٰ.

تم پر صدقہ دینا لازمی ہے کیونکہ اس کے دس فائدے ہیں: پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں۔ دنیا میں یہ کہ تمہارے اموال کی پاکیزگی ہے اور تمہارے جسموں کی پاکیزگی ہے، تمہاری بیماریوں کی دوا ہے، دلوں میں خوشی پیدا کرتا ہے، اموال میں اضافہ کرتا ہے اور رزق کو وسعت دیتا ہے اور آخرت میں یہ کہ قیامت کے دن سایہ ہے، حساب میں آسانی کا باعث ہے، میزان میں ثواب کا پلہ بھاری رکھے گا اور پل صراط سے گزرنے میں آسانی اور جنت میں بلند درجے کا باعث ہوگا۔ (اثنی عشریه، ص ۳۲٤)

۲۷

حج کے بارے میں

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ٥

اورلوگوں پرواجب ہے کہ محض خدا کے لیے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت (قدرت) ہواور جس نے باوجوداستطاعت کے حج سے انکار کیا تو (یادرکھیے کہ) خداسارے جہان سے بے نیاز ہے۔

(سورہ آل عمران: آیہ ۹۱۔۹۲)

﴿۴۱۴﴾

اَلْحَجَّۃُ ثَوَابُھَا الْجَنَّۃُ وَالْعُمْرَۃُ کَفَّارَۃُ کُلِّ ذَنْبٍ.

حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ ہر گناہ کا کفارہ ہے۔ (وافی، ج۲، باب فضل الحج والعمرۃ)

﴿۴۱۵﴾

حَجَّۃٌ مَقْبُوْلَۃٌ خَیْرٌ مِنْ عِشْرِیْنَ صَلٰوۃً نَافِلَۃً وَ مَنْ طَافَ بِھٰذَا الْبَیْتِ طَوَافًا اَحْصٰی فِیْہِ اَسْبُوعَہُ وَ اَحْسَنَ رَکْعَتَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ.

ایک قبول شدہ حج ۲۰ نفل نمازوں سے افضل ہے۔ جواس گھر کے گردطواف کرے اسے چاہیے کہ سات دفعہ طواف کرے اوراچھی طرح دورکعت نماز بجالائے تو خداوندعالم اس کی مغفرت فرمائے گا۔

(اصول کافی، ج۳، باب دعائم الاسلام، حدیث۵)

﴿۴۱۶﴾

مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰی یَمُوْتَ بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا.

جوشخص حج کو (واجب ہونے کے باوجود) ٹالتے ہوئے مرجائے تو خداوندعالم اسے قیامت کے دن یہودی یا

نصرانی مبعوث فرمائے گا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۴۱۷﴾

تَارِکُ الْحَجِّ وَ هُوَ یَسْتَطِیْعُ کَافِرٌ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ.

استطاعت رکھتے ہوئے حج کو ترک کرنے والا کافر ہے۔ خداوند عالم نے فرمایا کہ: استطاعت رکھنے والوں پر خداوند عالم کا یہ حق ہے کہ وہ اس کے گھر کی زیارت کریں اور جو لوگ کفر کریں گے تو خداوند عالم دو جہانوں سے بے نیاز ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۴۱۸﴾

اَلْحَاجُّ ثَلَاثَةٌ فَاَفْضَلُهُمْ نَصِیْبًا رَجُلٌ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ وَقَاهُ اللّٰهُ عَذَابَ النَّارِ، وَ اَمَّا الَّذِیْ یَلِیْهِ فَرَجُلٌ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ یَسْتَاْنِفُ الْعَمَلَ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمْرِهٖ، وَ اَمَّا الَّذِیْ یَلِیْهِ فَرَجُلٌ حَفِظَ فِیْٓ اَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ.

حاجیوں کی تین قسمیں ہیں: ان سب سے افضل وہ ہے جس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے ہوں اور خداوند عالم نے اسے جہنم کی آگ سے محفوظ قرار دیا ہو اور اس کے بعد وہ شخص ہے جس کے گزشتہ گناہ بخشے جا چکے ہوں اور اپنی باقی عمر کے لیے از سر نو عمل شروع کرے۔ اور اس کے بعد والا وہ ہے جس کے مال اور اہل و عیال محفوظ رہیں (یعنی اسے صرف دنیوی فائدہ ہوا)۔ (خصال صدوق، باب الثلاثه، حدیث ۱۴۹)

۲۸

جهاد کے بارے میں

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ کُرْهٌ لَّکُمْ وَ عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ○

(مسلمانو)! تم پر جہاد فرض کیا گیا اگر چہ تم پر شاق ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (سورہ بقرہ: آیہ۲۱۶)

﴿۴۱۹﴾

اَلاَ وَ اِنَّ الْجِهَادَ ثَمَنُ الْجَنَّةِ.

لوگو! بے شک جہاد جنت کی قیمت ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۷)

﴿۴۲۰﴾

فَوْقَ کُلِّ بِرٍّ بِرٌّ حَتّٰی یُقْتَلُ الرَّجُلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِذَا قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَیْسَ فَوْقَهٗ بِرٌّ.

ہر نیکی سے بڑھ کر ایک نیکی ہے، یہاں تک کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوتا ہے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں۔ (خصال صدوق، باب الواحد، حدیث۲۶)

﴿۴۲۱﴾

لِلْجَنَّةِ بَابٌ یُقَالُ لَهٗ بَابُ الْمُجَاهِدِیْنَ یَمْضُوْنَ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ مَفْتُوْحٌ وَ هُمْ مُتَقَلِّدُوْنَ بِسُیُوْفِهِمْ وَ الْجَمْعُ فِی الْمَوْقِفِ وَ الْمَلآئِکَةُ تُرَحِّبُ بِهِمْ فَمَنْ تَرَکَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ذُلًّا فِیْ نَفْسِهٖ وَ فَقْرًا فِیْ مَعِیْشَتِهٖ وَ مَحْقًا فِیْ دِیْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی

اَعَزَّ اُمَّتِیْ بِسَنَابِکِ خَیْلِهَا وَ مَرَاکِزِ رِمَاحِهَا.

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے مجاہدین کا دروازہ کہتے ہیں۔ جب یہ دروازہ کھل جائے گا، تو مجاہدین تلواریں اپنے گلوں میں حمائل کیے ہوئے اس دروازے سے داخل ہو جائیں گے، جبکہ باقی لوگ حساب کی منزل میں کھڑے ہوں گے۔ اور فرشتے مجاہدین کو خوش آمدید کہیں گے۔ جو لوگ جہاد ترک کریں گے خدا انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور انہیں معاشی اعتبار سے محتاج کرے گا اور دینی اعتبار سے وہ تاریکی میں پڑیں گے۔ کیونکہ خداوند عالم نے میری امت کو نیزوں کی انی اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے غلبہ عطا کیا ہے۔ (امالی صدوق، مجلس ۸۵، حدیث ۸)

﴿۴۲۲﴾

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی السَّیْفِ وَ تَحْتَ ظِلِّ السَّیْفِ فَلَا یُقِیْمُ النَّاسَ اِلَّا بِالسَّیْفِ وَالسُّیُوْفُ مَقَالِیْدُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.

بھلائی تمام کی تمام تلوار اور تلوار کے زیر سایہ ہے۔ لوگ تلوار سے ہی ٹھیک رہتے ہیں اور تلوار میں ہی جنت اور جہنم کی کنجیاں ہیں۔ (یعنی اہل حق شہید ہو کر جنت میں جائیں گے اور کافر قتل ہو کر دوزخ میں جائیں گے)

(سفینة البحار، ج ۱، ص ۱۹۵)

﴿۴۲۳﴾

خُیُوْلُ الْغُزَاةِ خُیُوْلُهُم فِی الْجَنَّةِ.

مجاہدین کے گھوڑے ہی جنت کے گھوڑے ہوں گے۔ (روضة الواعظین، ص ۳۶۲)

﴿۴۲۴﴾

مَنْ بَلَّغَ رِسَالَةَ غَازٍ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً وَ هُوَ شَرِیْکُهٗ فِیْ ثَوَابِ غَزْوَتِهٖ.

جو کوئی کسی مجاہد کا خط پہنچائے تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور اس کے جہاد کی جزا میں اس کا شریک ہوگا۔

(امالی صدوق، مجلس ۸۵، حدیث ۹)

﴿۴۲۵﴾

جَاهِدُوا تُوَرِّثُوا اَبْنَآئكُم مَجْدًا.

جہاد کرو تا کہ اپنی اولاد کو بزرگی وراثت میں دو۔ (اثنی عشریه، ص١٤)

﴿۴۲۶﴾

مَا مِنْ قَطْرَةٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَةِ دَمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

اللہ کے نزدیک اس کی راہ میں گرنے والے خون کے قطرے سے زیادہ محبوب اور قطرہ نہیں۔

(وافی، ج٢، باب فضل الشهادة، ص٩)

۲۹

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ○

تم کیا ہی اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کیے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا تو حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ (سورہ آل عمران: آیہ ۱۱۰)

۴۲۷

مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ وَ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ اَوْ اَشَارَ بِهٖ فَهُوَ شَرِيْكٌ.

جو کوئی نیکی کا حکم دے یا کسی بُرائی سے روک دے، یا کسی کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے، یا اسے نیکی کی طرف اشارہ کرے، تو وہ اس بھلائی میں شریک ہے۔ (خصال صدوق، باب الثلاثة، حديث ۱۳۱)

۴۲۸

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَ يَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَ يَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

وہ ہم میں سے نہیں جو بڑوں کی توقیر نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے نہ روکے۔ (اثنی عشریه، ص۱۸)

۴۲۹

اِذَا عَظَّمَتْ اُمَّتِيْ اَمْرَ الدُّنْيَا نُزِعَ مِنْهَا هَيْبَةُ الْاِسْلَامِ وَ اِذَا تَرَكَتِ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَحِقَهَا ذِلَّةُ الْمَعَاصِيْ.

جس وقت میری امت میں دنیاوی کام بڑے سمجھے جائیں گے تو ان میں سے اسلام کی ہیبت اٹھا دی جائے گی

اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کریں گے تو انہیں گناہوں کی ذلت انہیں گھیر لے گی۔
(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۴۳)

﴿۴۳۰﴾

اَلْمَعْرُوْفُ وَالْمُنْكَرُ خَلْقَانِ مَنْصُوْبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْمَعْرُوْفُ يَقُوْدُ صَاحِبَهُ اَوْ يَسُوْقُهُ الْجَنَّةَ، وَالْمُنْكَرُ يَقُوْدُ صَاحِبَهُ اَوْ يَسُوْقُهُ اِلَى النَّارِ.

بھلائی اور برائی دو مخلوق ہیں جنہیں قیامت کے دن لوگوں کے لیے لا کر نصب کیا جائے گا۔ نیکی اپنے لوگوں کو پہچان لے گی اور جنت کی طرف بڑھائے گی، جبکہ برائی اپنے لوگوں کو پہچان لے گی اور انہیں جہنم کی طرف ہانکے گی۔
(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۴۹)

﴿۴۳۱﴾

كَلَامُ ابْنِ آدَمَ كُلُّهُ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ ذِكْرَ اللّٰهِ.

بنی آدم کی تمام باتیں اس کے نقصان میں ہیں فائدے میں نہیں مگر یہ کہ وہ نیکی کا حکم دے، کسی برائی سے روکے یا اللہ کا ذکر بجا لائے۔
(اثنی عشریہ، ص۳۷)

۳۰

گناہ کے بارے میں

وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝

وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی واقف کاری میں کافی ہے (وہ خود سمجھ لے گا)۔ (سورہ فرقان: آیہ ۵۸)

﴿۴۳۲﴾

اَلذَّنْبُ عَلَى الذَّنْبِ يُمِيْتُ الْقَلْبَ.

گناہ پر گناہ بجالانا دلوں کو مردہ کرتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۱۱۸)

﴿۴۳۳﴾

مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَ هُوَ ضَاحِكٌ دَخَلَ النَّارَ وَ هُوَ بَاكٍ.

جو شخص ہنستے ہوئے گناہ کرے گا وہ روتے ہوئے جہنم میں داخل ہوگا۔ (طرائف الحکم، ج۲، ص۳۸۶)

﴿۴۳۴﴾

عَجِبْتُ لِمَنْ يَحْتَمِيْ مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّآءِ كَيْفَ لَا يَحْتَمِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ مَخَافَةَ النَّارِ.

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو بیماری کے خوف سے کھانا کھانے سے پرہیز کرتا ہے۔ وہ جہنم کی آگ سے خوف کھاتے ہوئے گناہ سے پرہیز کیوں نہیں کرتا؟ (سفینہ البحار، ج۱، ص۴۸۹)

﴿۴۳۵﴾

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يَغُرَّنَّكَ ذَنْبُ النَّاسِ عَنْ ذَنْبِكَ وَلَا نِعْمَةُ النَّاسِ عَنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَلَا تُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ تَرْجُوْهَا لِنَفْسِكَ.

خداوند عالم فرماتا ہے اے فرزند آدم تمہیں لوگوں کا گناہ اپنے گناہ کے بارے میں فریب میں نہ رکھے اور نہ

دوسروں کی نعمتیں تمہیں تم پر خدا کی نازل کی ہوئی نعمتوں سے فریب میں رکھیں۔ اور نہ تم لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس رکھو جبکہ تم اپنے لیے اس کی امید رکھتے ہو۔ (سفينة البحار، ج ۱، ص ٤٨٩)

﴿۴۳۶﴾

اِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْبَسُ عَلٰى ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوْبِهٖ مِائَةَ عَامٍ وَ اِنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ اِخْوَانِهٖ فِى الْجَنَّةِ.

ایک بندے کو اس کے کیے ہوئے گناہوں میں سے ایک گناہ کی سزا میں (آخرت کے) سو سال قید میں رکھا جائے گا، جبکہ وہ دیکھ رہا ہوگا کہ اس کے عزیز و اقارب اور بیوی بچے جنت میں ہیں۔

(روضة الواعظين، ص ٤٢٠)

﴿۴۳۷﴾

مِنْ عَلَامَاتِ الشِّقَآءِ جُمُوْدُ الْعَيْنِ وَ قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَ شِدَّةُ الْحِرْصِ فِىْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَالْاِصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ.

بدبختی کی علامات میں آنسو کا نہ نکلنا، دل کی سختی، طلب دنیا میں حرص کی زیادتی اور گناہوں پر اصرار شامل ہیں۔

(اصول كافى، ج ۳)

﴿۴۳۸﴾

لَا تَنْظُرْ اِلٰى صِغَرِ الْخَطِيْئَةِ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلٰى مَنْ عَصَيْتَ.

تم گناہ کے معمولی ہونے کو مت دیکھو بلکہ تم دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کررہے ہو۔

(بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۷۷)

﴿۴۳۹﴾

اِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ اَشَدُّ ارْتِكَاضًا مِنَ الْخَطِيْئَةِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِيْنَ يُقْذَفُ بِهٖ فِىْ شَرَكِهٖ.

مومن کا دل گناہ کرتے وقت اس سے زیادہ مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے جتنا ایک چڑیا جال میں پھنسنے کے بعد ہوتی ہے۔ (بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۷۷)

﴿۴۴۰﴾

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَرٰی ذَنْبَهٗ کَاَنَّهٗ تَحْتَ صَخْرَةٍ یَخَافُ اَنْ تَقَعَ عَلَیْهِ وَالْکَافِرُ یَرٰی ذَنْبَهٗ کَاَنَّهٗ ذُبَابٌ مَرَّ عَلٰی اَنْفِهٖ.

مؤمن اپنے گناہ کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ ایک چٹان کے نیچے ہے، اسے خوف ہے کہ یہ چٹان اس پر نہ آ پڑے۔ اور کافر اپنے گناہ کو یوں سمجھتا ہے جیسے کہ ایک مکھی اس کی ناک کے پاس سے گزر گئی۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۵۳)

﴿۴۴۱﴾

یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَابْنَ اٰدَمَ مَا تُنْصِفُنِیْ، اَتَحَبَّبُ اِلَیْکَ بِالنِّعَمِ وَ تَتَبَغَّضُ اِلَیَّ بِالْمَعَاصِیْ، خَیْرِیْ اِلَیْکَ نَازِلٌ وَ شَرُّکَ اِلَیَّ صَاعِدٌ، فِیْ کُلِّ یَوْمٍ یَاْتِیْنِیْ عَنْکَ مَلَکٌ کَرِیْمٌ بِعَمَلٍ غَیْرِ صَالِحٍ، یَابْنَ اٰدَمَ لَوْ سَمِعْتَ وَصْفَکَ مِنْ غَیْرِکَ وَ اَنْتَ لَا تَدْرِیْ مَنِ الْمَوْصُوْفُ لَسَارَعْتَ اِلٰی مَقْتِهٖ.

خداوند عالم فرماتا ہے: اے فرزند آدم تو میرے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔ میں تجھ سے محبت کرتے ہوئے نعمتوں سے نوازتا ہوں جبکہ تو اپنے گناہوں کے ذریعے میرے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔ میری طرف سے تم پر بھلائی نازل ہوتی ہے اور تیری طرف سے برائی اوپر آتی ہے، تمہاری طرف سے ہر روز ایک معزز فرشتہ ناشائستہ کاموں کو لے کر آتا ہے۔ اے فرزند آدم اگر تم اپنی صفت کسی دوسرے سے سنو تو اس کو دشمن سمجھو اگر چہ معلوم نہ ہو کہ وہ کون ہے؟

(طرائف الحکم، ج۲، ص۳۹۱)

۳۱

موت کے بارے میں

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ○

موت کی بے ہوشی یقیناً طاری ہوگی (تو ہم بتا دیں گے) کہ یہ ویسی ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا۔

(سورة ق: آیہ ۱۹)

﴿۴۴۲﴾

كَفٰى بِالْمَوْتِ مَوْعِظَةً.

وعظ و نصیحت کے لیے موت کافی ہے۔ (اصول کافی، ج ۲، باب ؟؟ حدیث ۱)

﴿۴۴۳﴾

مَنْ عَدَّ غَدًا مِنْ اَجَلِهٖ فَقَدْ اَسَاءَ صُحْبَةَ الْمَوْتِ.

جس کسی نے ''کل'' کے دن کو اپنی عمر کا حصہ سمجھا اس نے موت کے ساتھ برا سلوک کیا۔

(مجازات النبويه، ص ۲۷۰)

﴿۴۴۴﴾

اِذَا اَعَدَّ الرَّجُلُ كَفَنَهٗ كَانَ مَاجُوْرًا كُلَّمَا نَظَرَ اِلَيْهِ.

جو شخص اپنا کفن تیار رکھتا ہے وہ جب بھی اپنے کفن پر نظر ڈالتا ہے تو اسے ثواب ملتا ہے۔

(امالی صدوق، مجلس ۵۲، حدیث ۴)

﴿۴۴۵﴾

جَآءِ الْاَجَلُ دُوْنَ رَجَآءَ الْاَمَلِ.

امیدوں کے برآنے سے پہلے موت آجاتی ہے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۵۷)

﴿۴۴۶﴾

اَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ.

لذتوں کو فرو کرنے والی کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ (اثنی عشریه، ص۱٦)

﴿۴۴۷﴾

لَوْ تَعْلَمُ الْبَهَآئِمُ مِنَ الْمَوْتِ مَا يَعْلَمُ ابْنُ اٰدَمَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْهَا سَمِيْنًا.

اگر چوپایوں کو موت کا اتنا علم ہوتا جتنا انسان رکھتے ہیں تو تمہیں موٹا تازہ گوشت نہیں ملتا (موت کے خوف سے سب لاغر ہو جاتے)۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲٦۸)

﴿۴۴۸﴾

اَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ يُمَحِّصُ الذُّنُوْبَ وَ يُزَهِّدُ فِى الدُّنْيَا.

موت کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو کیونکہ ایسا کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور دنیا میں زہد پر ابھارتا ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲٦۸)

﴿۴۴۹﴾

اِنَّ اَكْيَسَكُمْ اَكْثَرُكُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ وَ اِنَّ اَحْزَمَكُمْ اَحْسَنُكُمْ اِسْتِعْدَادًا لَهٗ.

تم میں سے عاقل ترین وہ شخص ہے جو موت کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرتا ہے، اور تم میں سے محتاط ترین وہ شخص ہے جو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۷٦)

﴿۴۵۰﴾

اَلْمَوْتُ رَيْحَانَةُ الْمُؤْمِنِ.

مؤمن کے لیے موت خوشبودار پھول کی مانند ہے۔ (مؤمن آسانی سے جان دیتا ہے)

(مجازات النبويه، ص۲۱۰)

﴿۴۵۱﴾

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ مَنْ اَزْھَدُ النَّاسِ؟
قَالَ: مَنْ لَمْ یَنْسَ الْقَبْرَ وَ الْبِلٰی وَ تَرَکَ فَضْلَ زِیْنَۃِ الدُّنْیَا وَ اٰثَرَ مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی وَ لَمْ یَعُدَّ غَدًا مِنْ اَیَّامِہٖ وَ عَدَّ نَفْسَہٗ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ.

ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہؐ لوگوں میں سے کون سب سے بڑا زاہد ہے۔ فرمایا جو قبر اور اس کی بوسیدگی کو نہ بھولے، دنیاوی آرائشوں کو ترک کرے اور باقی آخرت کو فانی (دنیا) پر ترجیح دے اور آنے والے کل کو اپنی زندگی کا دن شمار نہ کرے اور اپنے آپ کو اہل قبور میں سے جانے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۸۴)

﴿۴۵۲﴾

شَیْئَانِ یَکْرَھُھُمَا ابْنُ اٰدَمَ، یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ رَاحَۃٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَ یَکْرَہُ قِلَّۃَ الْمَالِ وَ قِلَّۃُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ.

دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں فرزند آدم ناگوار سمجھتا ہے۔ موت کو ناگوار سمجھتا ہے جبکہ مومن کے لیے موت (دنیا کے) فتنوں سے راحت ہے۔ دوسرے وہ مال کی کمی کو ناگوار سمجھتا ہے جبکہ مال کی کمی قیامت کے دن کے حساب کو کم کرتی ہے۔ (خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث۹۹)

﴿۴۵۳﴾

اِنَّ لِکُلِّ سَاعٍ غَایَۃً وَ غَایَۃُ کُلِّ سَاعٍ الْمَوْتُ.

ہر چلنے والے کا ایک مقصد ہوتا ہے اور تمام افراد کا انتہائی مقصد موت ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۶و۱۸)

﴿۴۵۴﴾

اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ کَمَا یَصْدَءُ الْحَدِیْدُ قِیْلَ فَمَا جَلَاءُھَا؟ قَالَ ذِکْرُ الْمَوْتِ وَ تِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ.

فرمایا: بے شک ان دلوں کو بھی اسی طرح زنگ لگتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگتا ہے۔ پوچھا گیا اسے کس طرح

صیقل کیا جا سکتا ہے (چمکایا جا سکتا ہے) فرمایا موت کو یاد کر کے اور قرآن کی تلاوت کر کے۔

(اثنی عشریه، ص۱۶.۱۸)

﴿۴۵۵﴾

مَنِ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ فِي الْخَيْرَاتِ.

جو موت کا منتظر ہوگا نیک کاموں میں جلدی کرے گا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص ۱۷۱)

﴿۴۵۶﴾

زُوْرُوْا مَوْتَاكُمْ وَ صَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَ سَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكُمْ فِيْهِمْ عِبْرَةً.

اپنے مردوں کی قبور کی زیارت کے لیے جاؤ اور ان کے لیے رحمت طلب کرو اور ان پر سلام بھیجو کیونکہ ایسا کرنا تمہارے لیے عبرت کا باعث ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۸۸)

﴿۴۵۷﴾

اُكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ فَاِنَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ ضِيْقٍ وَّسَّعَهُ عَلَيْكُمْ فَرَضِيْتُمْ بِهٖ فَاُثِبْتُمْ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ غِنًى بَغَّضَهُ اِلَيْكُمْ فَجُدْتُمْ بِهٖ فَاُجِرْتُمْ لِاَنَّ الْمَنَايَا قَاطِعَاتُ الْاٰمَالِ وَاللَّيَالِيْ مُدْنِيَاتُ الْاٰجَالِ وَ اِنَّ الْمَرْءَ عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِهٖ وَ حُلُوْلِ رَمْسِهٖ يَرٰى جَزَآءَ مَا تَقَدَّمَ وَ قِلَّةَ غِنًى مَا خَلَّفَ وَ لَعَلَّهُ مِنْ بَاطِلٍ جَمَعَهُ وَ مِنْ حَقٍّ مَنَعَهُ.

لذتوں کے مٹانے والی (موت) کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو کیونکہ اگر تم مالی تنگی میں مبتلا ہو تو یہ تمہیں وسعت کا احساس دلاتی ہے۔ (یعنی یہ تنگی دنیاوی زندگی تک محدود ہے) جسے تم خوشی خوشی قبول کرتے ہوئے ثواب کے حقدار بنو گے (اپنا مال دشمن نظر آئے گا) اور اگر تمہیں مالی فراوانی حاصل ہے تو موت کا ذکر کرو، سخاوت کرتے ہوئے اجر و ثواب پاؤ گے۔ کیونکہ اموات آرزوؤں کو ختم کرنے والی ہیں اور گزرتی ہوئی راتیں موت کو قریب کرتی ہیں۔ مرتے وقت انسان اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے بدلے کو (چاہے نیک ہو یا برا ہو) دیکھتا ہے، اپنی محتاجی اور تونگری کو بھی دیکھتا ہے اور جو پیچھے چھوڑے جا رہا ہے اسے بھی دیکھتا ہے اور اپنے ان اموال کو بھی دیکھتا ہے جو حرام طریقہ سے جمع کیے ہیں اور جن کے حقوق کی ادائیگی نہیں کی ہے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۷۱)

﴿۴۵۸﴾

اِذَا اتَّبَعْتَ جِنَازَۃً فَلْيَكُنْ عَقْلُكَ فِيْهَا مَشْغُوْلًا بِالتَّفَكُّرِ وَالْخُشُوْعِ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَاحِقٌ بِهٖ.

جب تم کسی جنازے کے پیچھے چلو تو تمہیں چاہیے کہ تمہاری عقل اس کے بارے میں غور وفکر میں مشغول رہے اور دل میں خشوع پیدا کرتے ہوئے یہ یقین حاصل کرو کہ تم نے بھی ان مرنے والوں کے ساتھ ملحق ہونا ہے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۲)

﴿۴۵۹﴾

اَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ ثَلَاثٍ تَهُنْ عَلَيْكُمُ الْمَصَآئِبُ، اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْمَوْتِ وَ يَوْمَ خُرُوْجِكُمْ مِنَ الْمَقَابِرِ وَ يَوْمَ قِيَامِكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

تین چیزوں کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو جو تمہارے لیے مصائب کو آسان کردیں گے: موت، قبور سے نکلنا اور خدا کے حضور (حساب کے لیے) پیش ہونا۔

(اثنی عشریہ، ص۹۴)

﴿۴۶۰﴾

اَلَا اِنَّ الْقَبْرَ يُنَادِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَيَقُوْلُ يَابْنَ اٰدَمَ تَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ وَ مَصِيْرُكَ فِيْ بَطْنِيْ، تَفْرَحُ عَلٰى ظَهْرِيْ وَ تُعَذَّبُ فِيْ بَطْنِيْ، تَضْحَكُ عَلٰى ظَهْرِيْ وَتَبْكِيْ فِيْ بَطْنِيْ، تَاْكُلُ الْحَرَامَ عَلٰى ظَهْرِيْ ثُمَّ تَاْكُلُكَ الدِّيْدَانُ فِيْ بَطْنِيْ.

اے لوگو! آگاہ رہو کہ قبر پانچ چیزوں کے بارے میں بات کرتی ہے کہتی ہے: اے فرزند آدم! تم میری پشت پر (اکڑ کے) چلتے ہو، انجام کار تم کو میرے پیٹ میں داخل ہونا ہے۔ میری پشت پر خوشیاں مناتے ہو، میرے پیٹ میں آکر عذاب پاؤ گے۔ میری پشت پر ہنستے رہتے ہو، میرے پیٹ میں آکر رونے لگو گے۔ میری پشت پر حرام کھاتے ہو، میرے پیٹ میں آؤ گے تو تمہیں کیڑے کھائیں گے۔

(اثنی عشریہ، ص۲۰٤)

۳۲

فقر اور غنا کے بارے میں

یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ○

اے لوگو! تم سب خدا کے (ہر وقت) محتاج ہو اور (صرف) خدا ہی (سب سے) بے نیاز سزاوار حمد (وثنا) ہے۔

(سورہ فاطر: آیہ ۱۵)

۴۶۱

اَلْفَقْرُ فَقْرَانِ فَقْرُ الدُّنْیَا وَ فَقْرُ الْاٰخِرَةِ، فَقْرُ الدُّنْیَا غِنَی الْاٰخِرَةِ وَ غِنَی الدُّنْیَا فَقْرُ الْاٰخِرَةِ وَ ذَاکَ الْهَلَاکُ.

فقر دو قسم کا ہے: دنیاوی فقر اور آخرت کا فقر۔ دنیاوی فقر آخرت کے لیے تونگری ہے اور دنیا کی تونگری آخرت کے لیے فقر ہے اور یہی چیز ہلاکت کا سبب ہے۔

(روضة الواعظین، ص ٤٥٤)

۴۶۲

مَنْ قَالَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ) اِسْتَجْلَبَ بِهِ الْغِنٰی وَ اسْتَدْفَعَ بِهِ الْفَقْرَ وَ سَدَّ عَنْهُ بَابَ النَّارِ وَ اسْتَفْتَحَ بِهٖ بَابَ الْجَنَّةِ.

جو شخص ہر دن سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے گا وہ تونگری حاصل کرے گا، احتیاج اس سے دور ہو گا، جہنم کا دروازہ اس پر بند ہو گا اور جنت کا دروازہ اس پر کھل جائے گا۔

(طرائف الحکم، ج ٢، ص ٨٠)

۴۶۳

خَیْرُ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ.

بہترین تونگری دل کی تونگری ہے۔

(بحار الانوار، ج ٧٧، ص ١٦٨)

﴿۴۶۴﴾

اِيَّاكُمْ وَ مُجَالَسَةَ الْمَوْتٰى قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنِ الْمَوْتٰى؟ قَالَ كُلُّ غَنِيٍّ اَطْغَاهُ غِنَاهُ.

خبردار مُردوں کی ہم نشینی سے پرہیز کرو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ مُردے کون ہیں؟ فرمایا: ہر وہ تونگر جو اپنی تونگری کی وجہ سے سرکشی اختیار کرے۔ (مجموعة ورام، ج۲، ص۳۲)

﴿۴۶۵﴾

مَنْ اَكْرَمَ فَقِيْرًا مُسْلِمًا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

جو کسی مسلمان محتاج کی عزت کرے گا تو وہ شخص خداوند عالم کے ساتھ اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے راضی ہو۔ (سفينة البحار، ج۲، ص۳۷۹)

﴿۴۶۶﴾

مَنْ تَفَاقَرَ افْتَقَرَ.

جو اپنے آپ کو محتاج ظاہر کرے گا محتاج ہی ہو جائے گا۔ (سفينة البحار، ج۲، ص۳۸۰)

﴿۴۶۷﴾

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ.

خداوند مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینی کی موت دے اور مساکین کے ساتھ ہی محشور فرما۔

(روضة الواعظين، ص۴۵۴)

﴿۴۶۸﴾

اَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَ الرَّحْمَةُ نَازِلَةٌ عَلَى الرُّحَمَآءِ وَ اللّٰهُ رَاضٍ عَنِ الْاَسْخِيَآءِ

فقرا اور مساکین کے لیے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور رحم کرنے والوں پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خداوند عالم سخاوت کرنے والوں سے راضی ہوگا۔ (روضة الواعظين، ص۴۵۴)

﴿۴۶۹﴾

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْفَقْرَ اَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهٖ فَمَنْ سَتَرَهٗ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ، وَ مَنْ اَفْشَآهُ اِلٰى مَنْ يَّقْدِرُ عَلٰى قَضَآءِ حَاجَتِهٖ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهٗ. اَمَا اِنَّهٗ مَا قَتَلَهٗ بِسَيْفٍ وَّلَا رُمْحٍ وَ لٰكِنَّهٗ قَتَلَهٗ بِمَا نَكٰى مِنْ قَلْبِهٖ.

بے شک خداوند عالم نے فقر کو اپنی مخلوق کے پاس امانت رکھا ہے۔ پس جو اس کی پردہ پوشی کرے گا (یعنی اپنے فقر کا اظہار نہیں کرے گا) خدا ایسے شخص کو دنوں کو روزے رکھنے والے اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے کے جیسا اجر دے گا۔ (اصول کافی، ج۳)

﴿۴۷۰﴾

مَنْ اَهَانَ فَقِيْرًا مُسْلِمًا مِنْ اَجْلِ فَقْرِهٖ وَ اسْتَخَفَّ بِهٖ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِاللّٰهِ وَ لَمْ يَزَلْ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَخَطِهٖ حَتّٰى يُرْضِيَهٗ.

جو کسی مسلمان فقیر کی اس کے فقر کی وجہ سے توہین کرے اور اسے حقیر جانے تو گویا اس نے خدا کو حقیر سمجھا ہے اور ایسا شخص اس وقت تک خدا کے غضب کا نشانہ ہوگا جب تک اس فقیر کو اپنے سے راضی نہ کرلے۔

(طرائف الحکم، ج۱، ص۲۴۶)

﴿۴۷۱﴾

اَخِفْتَ اَنْ يَّمَسَّكَ مِنْ فَقْرِهٖ شَيْءٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَخِفْتَ اَنْ يُّصِيْبَهٗ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَخِفْتَ اَنْ يُّوَسِّخَ ثِيَابَكَ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرِيْنًا يُزَيِّنُ كُلَّ قَبِيْحٍ وَ يُقَبِّحُ لِيْ كُلَّ حَسَنٍ وَ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ نِصْفَ مَالِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ(ص) لِلْمُعْسِرِ اَتَقْبَلُ؟ قَالَ لَا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَ لِمَ؟ قَالَ اَخَافُ اَنْ يَّدْخُلَنِيْ مَا دَخَلَكَ.

حضور اکرمؐ کی مجلس میں صحابہ کرامؓ تشریف فرما تھے۔ ان میں ایک امیر شخص صاف لباس میں ملبوس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک مفلوک الحال شخص باہر سے آ کر اس امیر کے پہلو میں خالی جگہ پر بیٹھ گیا۔ امیر آدمی ذرا دور کھسک گیا۔

یہ دیکھ کر حضور اکرمؐ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ خوف ہوا کہ اس کے فقر میں سے کچھ تمہیں لگ جائے گا؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: تو کیا تمہیں یہ خوف ہوا کہ تمہاری تونگری کا کچھ حصہ اس کے پاس چلا جائے گا؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: تو کیا تمہیں یہ خوف ہوا کہ اس کے چھو جانے سے تمہارے کپڑے میلے ہو جائیں گے؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: پھر کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر ابھارا؟ اس نے کہا: میرے اندر ایک ایسا ساتھی (شیطان) ہے جو بری چیز کو اچھی اور اچھی چیز کو بری بنا کر پیش کرتا ہے، اس وجہ سے میں نے یہ حرکت کی۔ میں (اپنی اس حرکت کی وجہ سے) اپنا نصف مال اس کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ رسول اکرمؐ نے اس فقیر سے فرمایا: کیا تمہیں اس کا یہ مال قبول ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس امیر نے پوچھا: کیوں؟ فقیر نے جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہ جس مال نے تمہیں اس (تکبر) میں مبتلا کیا کہیں مجھے بھی (تکبر میں) مبتلا نہ کردے۔ (اصول کافی، ج ۲)

﴿۴۷۲﴾

مَا مِنْ اَحَدٍ غَنِيٍّ وَّلَا فَقِيْرٍ اِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّهٗ كَانَ فِي الدُّنْيَا اُوْتِيَ قُوْتًا.

کوئی فقیر یا غنی ایسا نہیں جو قیامت کے دن اس بات کی خواہش نہ کرے کہ کاش اسے دنیا میں صرف اس قدر دیا گیا ہوتا کہ جس سے وہ زندگی گزار سکتا۔ (روضۃ الواعظین، ص ۴۵۶)

﴿۴۷۳﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ بِالْعِيَالِ.

خداوند عالم اپنے اس فقیر بندے کو دوست رکھتا ہے جو کثرت عیال (زیادہ ضرورت) کے باوجود پاکدامنی اختیار کرے (حرام سے پرہیز کرے)۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۷)

۳۳

دنیا اور آخرت کے بارے میں

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاo وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰیo

مگر تم لوگ تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

(سورہ اعلیٰ: آیہ ۱۶۔۱۸)

﴿۴۷۴﴾

مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمُ السَّبَّابَ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَا یَرْجِعُ.

دنیا (کی زندگی) آخرت کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی انگشت شہادت سمندر میں ڈبوئے پھر اس پانی کو دیکھے جو اس کی انگلیوں میں لگا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۹)

﴿۴۷۵﴾

اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَ لَهَا یَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ.

دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور اس کے لئے وہی شخص جمع کرتا ہے جسے عقل نہیں۔

(اصول کافی، جلد ۳)

﴿۴۷۶﴾

اِنَّ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا اِضْرَارًا بِالْاٰخِرَةِ وَ فِیْ طَلَبِ الْاٰخِرَةِ اِضْرَارًا بِالدُّنْیَا فَاَضِرُّوْا بِالدُّنْیَا فَاِنَّهَا اَوْلٰی بِالْاِضْرَارِ.

دنیا کی طلب میں آخرت کو نقصان پہنچتا ہے اور آخرت کی طلب میں دنیا کو نقصان پہنچتا ہے، پس تم دنیا ہی کو نقصان پہنچاؤ کیونکہ نقصان پہنچانے کی زیادہ حقدار دنیا ہی ہے۔ (اصول کافی، جلد ۳)

﴿۴۷۷﴾

اِنَّمَا الْمَجْنُوْنُ مَنْ اٰثَرَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ.

حضور اکرمؐ ایک ایسے شخص کے قریب سے گزرے جس کے حواس زائل ہو چکے تھے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ ایک دیوانہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ دیوانہ نہیں بلکہ بیمار ہے۔ (دیوانہ وہ ہے جو آخرت پر دنیا کو ترجیح دے)۔ (روضة الواعظين، ص٤)

﴿۴۷۸﴾

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّـةُ الْكَافِرِ.

دنیا مؤمن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔ (بحار الانوار، جلد ٧٧، ص٥٣)

﴿۴۷۹﴾

مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الْاٰخِرَةُ جَعَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَـهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَ اَتَتْهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ.

کوئی شخص آخرت کی نیت رکھے گا تو خدا اس کے دل میں تونگری اور بے نیازی ڈال دیتا ہے اور دنیا بھی کمال ذلت کے ساتھ اس کے پاس حاضر ہوتی ہے۔ (مجازات النبويه، ص١٧٤)

﴿۴۸۰﴾

اَلرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُكَثِّرُ الْهَمَّ وَ الْحُزْنَ، وَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيْحُ الْقَلْبَ وَ الْبَدَنَ.

دنیا کی خواہش غم و حزن میں اضافہ کرتی ہے جبکہ پرہیزگاری اختیار کرنا دل اور بدن کی راحت کا باعث ہے۔

(خصال صدوق، باب الاثنين ، حديث٩٧)

﴿۴۸۱﴾

حَرْثُ الْاٰخِرَةِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَحَرْثُ الدُّنْيَا الْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ.

آخرت کی کھیتی نیک عمل ہے اور دنیا کی کھیتی اولاد اور مال ہے۔ (بحار الانوار، جلد٧٧، ص٨١)

﴿۴۸۲﴾

حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ.

دنیا کی محبت ہر گناہ کا پیش خیمہ ہے۔ (مجموعة ورام، جلد١، ص١٢٨)

﴿۴۸۳﴾

اَلدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَ مَطْلُوْبَةٌ ،فَطَالِبُ الْاٰخِرَةِ تَطْلُبُهُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ فِيْهَا رِزْقَهُ وَ طَالِبُ الدُّنْيَا تَطْلُبُهُ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى الْمَوْتُ فَيَاْخُذَ بِعُنُقِهٖ.

دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی ہے۔ دنیا آخرت کے طلبگار کوڈھونڈتی ہے یہاں تک کہ وہ یہاں سے اپنا رزق پورا پورا حاصل کرتا ہے اور آخرت دنیا کے طلبگار کوڈھونڈتی ہے یہاں تک کہ موت آکر اس کا گلا دبا لیتی ہے۔

(مجموعۂ ورام، جلد۱، ص۱۲۹)

﴿۴۸۴﴾

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ مَا اَعْطٰى كَافِرًا وَلَا مُنَافِقًا مِنْهَا شَيْئًا.

خداوند عالم کے نزدیک اگر دنیا کی حیثیت مچھر کے ایک پر کے برابر بھی ہوتی تو اس میں سے کسی کافر یا منافق کو کوئی چیز بھی عطا نہ کرتا۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۴۸۵﴾

مَنْ اَصْبَحَ وَ اَمْسٰى وَالْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ هَمِّهٖ جَعَلَ اللّٰهُ الْغِنٰى فِيْ قَلْبِهٖ وَ جَمَعَ لَهُ اَمْرَهُ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، وَمَنْ اَصْبَحَ وَ اَمْسٰى وَ الدُّنْيَا اَكْبَرُ هَمِّهٖ جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ شَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَ لَمْ يَنَلْ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُسِمَ لَهُ.

جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے فکر میں صرف آخرت ہو تو خدا اس کے دل کو بے نیاز کرتا ہے اور اس کے کام کے وسائل فراہم کرتا ہے اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں جاتا جب تک اپنی روزی پوری نہ پالے اور جو شخص اس حالت میں صبح وشام کرے کہ اس کی ساری ہمتیں صرف دنیا پر مرکوز ہوں تو خداوند عالم احتیاج کو اس کی آنکھوں کے سامنے رکھتا ہے اور اس کے امور کو پراگندہ کرتا ہے اور دنیا میں سے اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا مگر وہی جو اس کی قسمت میں رکھا گیا ہے۔

(تحف العقول ، مواعظ النبی)

﴿۴۸۶﴾

خَيْرُ اُمَّتِيْ اَزْهَدُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ اَرْغَبُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ.

میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں جو دنیا میں زہد اختیار کرتے اور آخرت کی خواہش رکھتے ہیں۔

(اثنی عشریہ، ص ١٤)

﴿۴۸۷﴾

اِحْذَرُوْا الدُّنْيَا فَاِنَّهَا اَسْحَرُ مِنْ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ.

دنیا سے بچو! یہ ہاروت اور ماروت سے بڑھ کر سحر کرنے والی ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج ١، ص ١٣١)

﴿۴۸۸﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا لِمَنْ يُحِبُّ وَ يُبْغِضُ وَلَا يُعْطِي الْاٰخِرَةَ اِلَّا لِمَنْ يُحِبُّ وَ اِنَّ لِلدُّنْيَا اَبْنَآءَ وَ لِلْاٰخِرَةِ اَبْنَآءَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ وَلَدٍ يَتْبَعُ بِاُمِّهٖ وَ اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَرَحَّلَتْ مُدْبِرَةً وَالْاٰخِرَةُ قَدْ تَجَمَّلَتْ مُقْبِلَةً وَ اِنَّكُمْ فِيْ يَوْمِ عَمَلٍ لَيْسَ فِيْهِ حِسَابٌ وَ يُوْشِكُ اَنْ تَكُوْنُوْا فِيْ يَوْمِ حِسَابٍ لَيْسَ فِيْهِ عَمَلٌ.

خداوند عالم نے دنیا دوست اور دشمن سب کو دی ہے اور آخرت صرف اسی کے لیے ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ بے شک دنیا کی بھی فرزندی ہے اور آخرت کی بھی۔ پس تم آخرت کے فرزند بنو اور دنیا کے فرزند مت بنو، کیونکہ ہر فرزند اپنی ماں کی پیروی کرتا ہے اور دنیا کوچ کرنے والی اور منہ پھیرنے والی ہے، جبکہ آخرت نیک سلوک کرنے والی اور آگے بڑھ کر استقبال کرنے والی ہے۔ اس وقت تم لوگ عمل کے دن میں ہو جہاں حساب نہیں اور عنقریب حساب کے دن میں داخل ہونے والے ہو جہاں پر کوئی عمل نہیں۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ٢٩)

﴿۴۸۹﴾

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الدُّنْيَا دَارَ بَلْوٰى وَالْاٰخِرَةَ دَارَ عُقْبٰى فَجَعَلَ بَلْوَى الدُّنْيَا لِثَوَابِ الْاٰخِرَةِ سَبَبًا وَ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ مِنْ بَلْوَى الدُّنْيَا عِوَضًا.

خداوند عالم نے دنیا کو مصیبتوں کا گھر قرار دیا اور آخرت کو ثواب اور جزا کا گھر قرار دیا۔ ساتھ ہی دنیا کی مصیبتوں کو آخرت کے ثواب کا ذریعہ بنایا اور آخرت کے ثواب کو دنیا کی مصیبتوں کا بدلہ قرار دیا ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ٣٢)

﴿۴۹۰﴾

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ جِیْءَ بِالدُّنْیَا فَیُمَیَّزُ مِنْهَا مَا کَانَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ مَا کَانَ لِغَیْرِهٖ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ.

جب قیامت کا دن آئے گا تو دنیا حاضر کی جائے گی اور جو کچھ دنیا سے خداوند عالم کے لیے تھا اسے الگ کیا جائے گا اور جو کچھ غیر خدا کے لیے تھا اسے دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۵)

﴿۴۹۱﴾

کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ.

دنیا میں ایسے رہو کہ جیسے تم راستہ چلنے والے ہو یا کوئی مسافر ہو اور تم اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کیا کرو۔
(بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۱۲۲)

﴿۴۹۲﴾

اِنَّ مَنْ فِی الدُّنْیَا ضَیْفٌ وَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ عَارِیَةٌ وَ اِنَّ الضَّیْفَ مُرْتَحِلٌ وَالْعَارِیَةُ مَرْدُوْدَةٌ.

جو کوئی بھی دنیا میں ہے مہمان ہے اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے عاریتاً دیا گیا ہے اور مہمان نے چلے جانا ہے اور عاریت لی ہوئی چیز واپس کرنی ہے۔ (طرائف الحکم، ج ۱، ص ۲۲۹)

﴿۴۹۳﴾

مَا لِیْ وَ لِلدُّنْیَا اِنَّمَا مَثَلِیْ وَ مَثَلُ الدُّنْیَا کَمَثَلِ رَاکِبٍ سَارَ فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ فَرُفِعَتْ لَهٗ شَجَرَةٌ فَقَالَ تَحْتَ ظِلِّهَا سَاعَةً ثُمَّ رَاحَ.

میرا دنیا سے کیا کام؟ دنیا کی مثال ایک ایسے سوار کی سی ہے جو گرمی کے دنوں میں سفر کرے اور سفر کے دوران ایک درخت کے سائے میں تھوڑی دیر آرام کرے اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہو جائے۔ (مجموعۂ ورام، ج ۲، ص ۱۴۷)

﴿۴۹۴﴾

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْیَا کَمَا یَحْمِیْ اَحَدُکُمْ مَرِیْضَهٗ مِنَ الْمَاءِ.

خداوند عالم جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے دنیا سے روک دیتا ہے، جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے پرہیز کراتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۳۲)

﴿۴۹۵﴾

عَجِبْتُ لِمُؤَمِّلٍ دُنْيَا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُهُ.

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا کی تمنا رکھتا ہے جبکہ موت اس کی تلاش میں ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۲)

﴿۴۹۶﴾

يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَ هُوَ يَسْعٰى لِدَارِ الْغُرُوْرِ.

تعجب ہے اس شخص پر جو ہمیشہ رہنے والے گھر (آخرت) کی تصدیق تو کرتا ہے مگر کوشش فریب کے گھر (دنیا) کے لیے کرتا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۲)

﴿۴۹۷﴾

اِعْمَلْ لِدُنْيَاکَ كَاَنَّکَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَ اعْمَلْ لِاٰخِرَتِکَ كَاَنَّکَ تَمُوْتُ غَدًا.

تم اپنی دنیا کے لیے اس طرح کام کرو جیسے تم نے ہمیشہ یہاں رہنا ہے اور اپنی آخرت کے لیے اس طرح کام کرو جیسے تم نے کل ہی کوچ کرنا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۴، ص۲۳۴)

﴿۴۹۸﴾

مَنْ عُرِضَتْ لَهٗ دُنْيَا وَ اٰخِرَةٌ فَاخْتَارَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَيْسَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ يَتَّقِيْ بِهَا النَّارَ وَ مَنِ اخْتَارَ الْاٰخِرَةَ وَ تَرَکَ الدُّنْيَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ غَفَرَ لَهٗ مَسَاوِیَ عَمَلِهٖ.

جس کسی کے لیے دنیا اور آخرت دونوں پیش کی جائیں اور وہ شخص آخرت کو چھوڑ کر دنیا اختیار کرے، تو قیامت کے دن اللہ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچائے اور جو شخص دنیا کو ترک کرتے ہوئے آخرت اختیار کرے گا تو خدا اس سے راضی ہوگا اور اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۶۱)

۳۴

بهشت اور دوزخ کے بارے میں

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ٥ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ٥

اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر چکی؟ اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کردی جائے گی۔ (سورہ قٓ: آیه ۳۰-۳۱)

﴿۴۹۹﴾

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ.

جنت ناگواریوں سے چھپائی گئی ہے اور جہنم کو خواہشات کے پردوں میں رکھا گیا ہے۔

(مجازات النبويه، ص۳۸۷)

﴿۵۰۰﴾

مَنِ اشْتَاقَ اِلَى الْجَنَّةِ سَارَعَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ مَنْ خَافَ النَّارَ تَرَكَ الشَّهَوَاتِ.

جو جنت کا مشتاق ہوگا وہ نیکیوں میں جلدی کرے گا اور جو کوئی دوزخ کی آگ سے ڈرے گا خواہشات کو ترک کرے گا۔ (بحار، ج۷۷، ص۹٤)

﴿۵۰۱﴾

شِبْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا.

بالشت بھر جنت، دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے افضل ہے۔ (جامع الاخبار، ص۲۰۲)

﴿۵۰۲﴾

مَا رَاَيْتُ مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا وَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا.

میں نے جنت کی طرح کی اور کوئی چیز نہیں دیکھی جس کے طالب سو رہے ہوں اور جہنم جیسی اور کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والے سو رہے ہوں۔ (اثنی عشریه، ص ٥٤)

﴿٥٠٣﴾

اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

جہنم کی آگ سے ڈرو چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔

(مجموعۂ ورام، ج ١، ص ٣)

﴿٥٠٤﴾

اِخْتَارُوْا الْجَنَّةَ عَلَى النَّارِ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ فَتُقْذَفُوْا فِي النَّارِ مُنَكَّسِيْنَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا.

دوزخ کے مقابلے میں جنت اختیار کرو اور اپنے اعمال کو فاسد مت کرو کہ تمہیں جہنم کی آگ میں اوندھے منہ جھونک دیا جائے گا۔ جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (بحار الانوار، ج ٧٧، ص ١٢٠)

﴿٥٠٥﴾

قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ لِجَبْرَئِيْلَ مَا لِيْ لَمْ اَرَ مِيْكَائِيْلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ قَالَ مَا ضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیلؑ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ جبرائیلؑ نے کہا جب سے جہنم خلق کیا گیا ہے میکائیل نہیں ہنسے۔ (مجموعۂ ورام، ص ٦٦)

﴿٥٠٦﴾

وَالَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَزْدَادُوْنَ فِي الدُّنْيَا قَبَاحَةً وَ هَرَمًا.

قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتاب نازل کی ہے کہ اہل جنت کے حسن و جمال میں اس طرح اضافہ ہوگا جیسے دنیا میں عمر کے ساتھ ساتھ بڑھاپے اور بدصورتی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

(روضة الواعظین، ص ٥٠٥)

۳۵

زبان کی حفاظت کے بارے میں

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیبٌ عَتِیْدٌ ٥

کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔ (سورہ ق: آیہ ۱۸)

﴿۵۰۷﴾

مَنْ صَمَتَ نَجٰی.

جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔ (روضة الواعظین، ص٤٦٩)

﴿۵۰۸﴾

اَمْسِکْ لِسَانَکَ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدِّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِکَ ثُمَّ قَالَ وَلَا یَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِیْقَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَخْزُنَ مِنْ لِسَانِهٖ.

اپنی زبان کو روکے رکھو کیونکہ زبان کو روکے رکھنا ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔اس کے بعد فرمایا کہ کوئی شخص ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا مگر یہ کہ وہ زبان کی حفاظت کرے۔ (اصول کافی، ج۳)

﴿۵۰۹﴾

اَکْثَرُ خَطَایَا ابْنِ اٰدَمَ فِیْ لِسَانِهٖ.

بنی آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان کے باعث ہیں۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص٤)

﴿۵۱۰﴾

مَنْ لَمْ یَحْسَبْ کَلَامَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ کَثُرَتْ خَطَایَاهُ وَ حَضَرَ عَذَابُهٗ.

جو شخص اپنی باتوں کو اپنے عمل میں شمار نہ کرے اس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اور اس کا عذاب آموجود ہوگا۔

(اصول کافی، ج۳)

﴿۵۱۱﴾

حَرَّمَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی کُلِّ فَاحِشٍ بَذِیٍٔ لَا یُبَالِیْ مَا قَالَ وَ لَا مَا قِیْلَ لَهٗ.

خدا نے ہر اس بدگو اور بدزبان کے لیے جنت حرام کر دی ہے جو یہ پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اور اس کے بارے میں کیا کہا جاتا ہے؟ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۴۸)

﴿۵۱۲﴾

مَنْ خَافَ النَّاسُ لِسَانَهٗ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ.

جس کی زبان سے لوگ ڈریں ایسا شخص اہل جہنم میں سے ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۴۶)

﴿۵۱۳﴾

اِیَّاکُمْ وَ الْفُحْشَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

خبردار بدزبانی سے بچے رہو کیونکہ خداوند عالم بدزبان بدگو کو پسند نہیں کرتا۔

(خصال صدوق، باب الثلاثة، حدیث ۲۰۰۳)

﴿۵۱۴﴾

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً اَصْلَحَ مِنْ لِسَانِهٖ.

خدا کی رحمت ہو اس شخص پر جو اپنی زبان کی اصلاح کرتا ہے۔ (اثنی عشریه: ص۱۲)

﴿۵۱۵﴾

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ فَغَنِمَ اَوْ سَکَتَ فَسَلِمَ.

خدا کی رحمت ہو اس شخص پر جو بولتا ہے تو فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو سلامتی پاتا ہے۔

(اثنی عشریه، ص۱۲)

﴿۵۱۶﴾

اِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ تُکْرَهُ مُجَالَسَتُهٗ لِفُحْشِهٖ.

خدا کے بدترین بندوں میں سے وہ شخص ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کی ہمنشینی کو ناگوار سمجھیں۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۱۵۷)

﴿۵۱۷﴾

مَنْ اَرَادَ السَّلَامَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ قَيَّدَ لِسَانَهُ بِلِجَامِ الشَّرْعِ فَلَا يُطْلِقُهُ اِلَّا فِيمَا يَنْفَعُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

جو شخص دنیا و آخرت میں سلامتی چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنی زبان کو شریعت کی لگام پہنا کر قید رکھے اور اسے بالکل آزاد نہ کرے مگر یہ کہ کوئی دنیاوی یا اُخروی فائدہ ہو (جس کے لئے بولنا پڑے)۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۱٦٥)

﴿۵۱۸﴾

يُعَذِّبُ اللّٰهُ اللِّسَانَ بِعَذَابٍ لَا يُعَذِّبُ بِهٖ شَيْئًا مِّنَ الْجَوَارِحِ، فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ عَذَّبْتَنِىْ بِعَذَابٍ لَمْ تُعَذِّبْ بِهٖ شَيْئًا، فَيُقَالُ لَهٗ خَرَجَتْ مِنْكَ كَلِمَةٌ فَبَلَغَتْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَسُفِكَ بِهَا الدَّمُ الْحَرَامُ وَ انْتُهِبَ بِهَا الْمَالُ الْحَرَامُ وَانْتُهِكَ بِهَا الْفَرْجُ الْحَرَامُ، وَ عِزَّتِىْ وَ جَلَالِىْ لَاُعَذِّبَنَّكَ بِعَذَابٍ لَا اُعَذِّبُ بِهٖ شَيْئًا مِنْ جَوَارِحِكَ.

خداوند زبان کو ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب بدن کے کسی دوسرے عضو کو نہیں دے گا۔ یہ دیکھ کر زبان کہے گی میرے پروردگار! تو مجھے ایسا عذاب دے رہا ہے جو کسی دوسرے عضو کو نہیں دیا ہے۔ اس سے کہا جائے گا تجھ سے ایک لفظ ایسا نکلا جو مشرق سے مغرب تک پہنچا اور اس لفظ کی وجہ سے کسی صاحب حرمت کا خون بہا، اس کا مال لوٹ لیا گیا، اس کی ناموس کی ہتک ہوئی، اس لیے میں اپنی عزت وجلالت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب کسی دوسرے عضو کو نہیں ہوگا۔

(اصول کافی، ج ۳)

﴿۵۱۹﴾

اِنْ كَانَ فِىْ شَيْءٍ شُوْمٌ فَفِى اللِّسَانِ.

اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو انسان کی زبان میں ہے۔

(اصول کافی، ج ۳)

﴿۵۲۰﴾

اُتْرُكْ فُضُوْلَ الْكَلَامِ وَ حَسْبُكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا تَبْلُغُ بِهٖ حَاجَتَكَ.

بیہودہ اور زیادہ باتیں کرنے کو ترک کرو اور اس قدر باتوں پر کفایت کرو جو تمہاری ضرورت پوری کرتی ہوں۔
(بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۵)

﴿۵۲۱﴾

مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَقُّ بِطُوْلِ السِّجْنِ مِنَ اللِّسَانِ.
طویل مدت کی قید کے لیے زبان سے بڑھ کر اور کوئی چیز مناسب نہیں۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۵)

﴿۵۲۲﴾

لَا یَسْتَکْمِلُ اَحَدُکُمْ حَقِیْقَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَخْزُنَ لِسَانَهُ.
تم میں سے کوئی حقیقت ایمان کی تکمیل نہیں کر سکتا مگر اسی وقت جب اپنی زبان کو خاموش رکھا جائے۔
(بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۵)

﴿۵۲۳﴾

مَنْ کَفَّ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَاتِهِ.
جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے گا خداوند عالم اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھے گا۔
(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۱۶۵)

۳۶

نفس کی مخالفت کے بارے میں

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰیo فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰیo

مگر جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشوں سے روکتا رہا تو اس کا ٹھکانہ یقیناً بہشت ہے۔

(سورہ النازعات: آیه ٤٠۔٤١)

﴿۵۲۴﴾

اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ۔

مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے۔

(مجازات النبویه، ص ۲۰۱)

﴿۵۲۵﴾

مَنْ جَعَلَ شَھْوَتَہٗ تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَرَّ الشَّیْطَانُ مِنْ ظِلِّہٖ۔

جو شخص اپنی خواہشات کو پامال کرے شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔

(جامع الاخبار، ص ۱۱۸)

﴿۵۲۶﴾

اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ۔

تمہارے دشمنوں میں سے سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو تمہارے دو پہلوؤں کے درمیان ہے (یعنی انسان کا نفس)۔

(مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۵۹)

﴿۵۲۷﴾

جَاھِدُوْٓا اَھْوَآئَکُمْ تَمْلِکُوْٓا اَنْفُسَکُمْ۔

اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرو تا کہ اپنے نفس پر قابو پاؤ۔ (اثنی عشریہ، ص۱۲)

﴿۵۲۸﴾

جَاهِدُوْا اَنْفُسَكُمْ عَلٰى شَهَوَاتِكُمْ تَحِلُّ قُلُوْبَكُمُ الْحِكْمَةُ.

اپنے نفس کے ساتھ خواہشات کے خلاف جہاد کرو تا کہ تمہارے دلوں کو حکمت ڈھانک لے۔

(اثنی عشریہ، ص۱۳)

﴿۵۲۹﴾

مَنْ مَقَتَ نَفْسَهُ دُوْنَ مَقْتِ النَّاسِ اٰمَنَهُ اللّٰهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جو شخص لوگوں کو دشمن جاننے کے بجائے اپنے نفس کو دشمن جانے گا تو خداوند عالم اسے قیامت کے دن کے خوف و دہشت سے امان دے گا۔ (روضة الواعظین، ص۴۱۹)

﴿۵۳۰﴾

مَنْ غَلَبَ عِلْمُهُ هَوَاهُ فَذَاكَ عِلْمٌ نَافِعٌ.

جس کا علم اس کی خواہشات غالب آئے تو ایسا علم ہی فائدہ مند ہے۔ (روضة الواعظین، ص۴۱۲)

﴿۵۳۱﴾

اِنَّ الشَّدِيْدَ لَيْسَ مَنْ غَلَبَ النَّاسَ وَ لٰكِنَّ الشَّدِيْدَ مَنْ غَلَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ.

طاقتور وہ نہیں جو لوگوں پر غلبہ پائے بلکہ طاقتور وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو پائے۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۱۰)

﴿۵۳۲﴾

ثَلَاثٌ هُنَّ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ: مُجَاهَدَةُ النَّفْسِ وَ مُغَالَبَةُ الْهَوٰى وَ الْاِعْرَاضُ عَنِ الدُّنْيَا.

تین چیزیں بہترین اعمال میں سے ہیں: نفس کے خلاف جہاد کرنا، خواہشات پر قابو پانا اور دنیا سے بے اعتنائی برتنا۔ (اثنی عشریہ، ص۹۲)

﴿۵۳۳﴾

مَرْحَبًا بِكُمْ قَدِمْتُمْ مِّنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ، فَقَالُوْا وَ مَا الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ، جِهَادُ النَّفْسِ.

(ایک جنگ سے واپس آنے والے مجاہدین صحابہ سے حضور اکرمؐ نے فرمایا) آفرین ہے تم پر کہ جہاد اصغر سے لوٹ کر آئے ہو اور جہاد اکبر کی طرف بڑھ رہے ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا۔ (مجموعۂ ورام، ج؟؟، ص۹۶)

۳۷

تقویٰ کے بارے میں

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ○

اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار وہی ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ (سورہ حجرات: آیہ ۱۳)

﴿۵۳۴﴾

عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَاْسُ الْاَمْرِ کُلِّہٖ.

تم پر تقویٰ لازم ہے کیونکہ تقویٰ تمام نیکیوں میں سرفہرست ہے۔ (طرائف الحکم، ج ۱، ص ۱۸)

﴿۵۳۵﴾

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰیَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَوْ اَخَذَ بِھَا جَمِیْعُ النَّاسِ کَفَتْھُمْ، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھِیَ؟ فَقَالَ: وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ.

میں قرآن کریم کی ایک ایسی آیت کو جانتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام لوگ اسے لے لیں تو تمام کے لیے کفایت کرے۔ لوگوں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسولؐ وہ کونسی آیت ہے؟ فرمایا: وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جو شخص خدا سے تقویٰ اختیار کرے گا خدا اسے (مشکلات سے) باہر نکلنے کا راستہ بتائے گا اور اسے ایسی جگہوں سے رزق دے گا جہاں سے رزق ملنے کا گمان بھی نہ ہو۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۵۴)

﴿۵۳۶﴾

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اَعَزَّ النَّاسِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ.

جو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگوں میں عزیز ترین قرار پائے اسے چاہیے کہ خدا سے تقویٰ اختیار کرے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۵۳۷﴾

لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یُحَاسِبَ نَفْسَهٗ اَشَدَّ مِنْ مُحَاسِبَةِ الشَّرِیْکِ شَرِیْکَهٗ فَیَعْلَمَ مِنْ اَیْنَ مَطْعَمُهٗ وَ مِنْ اَیْنَ مَشْرَبُهٗ وَ مِنْ اَیْنَ مَلْبَسُهٗ، اَمِنْ حِلٍّ ذٰلِکَ اَمْ مِنْ حَرَامٍ؟

کوئی شخص اس وقت تک متقین میں سے نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے نفس کا محاسبہ اس سے کچھ زیادہ سختی کے ساتھ نہ کرے جیسا کوئی کاروباری شراکت دار دوسرے شریک کے ساتھ کرتا ہے اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا کھانا پینا اور لباس کہاں سے ہے؟ حلال سے ہے یا حرام سے؟ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۶)

﴿۵۳۸﴾

اِنَّ اَکْثَرَ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلْقِ.

جنت میں داخل ہونے والوں میں سے اکثر تقویٰ اور حسنِ خلق کی وجہ سے داخل ہوں گے۔

(اثنی عشریه، ص۱۷)

﴿۵۳۹﴾

لَا یَبْلُغُ عَبْدٌ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهِ الْبَاْسُ.

کوئی شخص اس وقت تک متقیوں میں سے قرار نہیں پاتا جب تک وہ مباح چیزوں کو بھی حرام کے خوف سے ترک نہ کرے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۵۴۰﴾

اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَ اِنَّ اٰبَاکُمْ وَاحِدٌ کُلُّکُمْ لِاٰدَمَ وَ اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ وَ لَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی.

اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، تم سب ایک آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ تم میں سے مکرم ترین وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو، عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت نہیں مگر صرف تقویٰ کی بنا پر۔

(جامع الاخبار، ص٢١٥)

﴿٥۴١﴾

اَتْقَى النَّاسِ مَنْ قَالَ الْحَقَّ فِيْمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ.

سب سے بڑا متقی وہ ہے جو ہر موقع پر حق بات کہے چاہے اس سے اس کا نقصان ہو یا فائدہ۔

(روضة الواعظين، ص٤٣٢)

۳۸

علم کی فضیلت کے بارے میں

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥

(اے پیغمبر!) تم پوچھو تو کہ بھلا جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں۔

(سورہ زمر: آیہ ۹)

﴿۵۴۲﴾

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اَلا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ خداوند عالم طالب علموں کو دوست رکھتا ہے۔

(اصول کافی، ج ۱)

﴿۵۴۳﴾

لِلْعِلْمِ خَزَائِنُ وَ مِفْتَاحُهَا السُّؤَالُ فَاسْأَلُوْا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ يُؤْجَرُ فِيْهِ اَرْبَعَةٌ: اَلسَّائِلُ وَ الْمُعَلِّمُ وَالْمُسْتَمِعُ وَالْمُحِبُّ لَهُمْ.

علم کے خزانے ہیں اور اس کی کنجی پوچھنا ہے۔ پس تم پوچھو، خدا تم پر رحمت کرے گا کیونکہ اس سے چار آدمیوں کو اجر ملتا ہے: پوچھنے والے کو، عالم کو، سننے والے کو اور جواں کو دوست رکھے۔ (صحیفة الرضا، حدیث ۱۱)

﴿۵۴۴﴾

نَوْمُ الْعَالِمِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ الْجَاهِلِ.

جاہل عابد کے عبادت کرنے سے عالم کا سونا افضل ہے۔ (بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۵۷)

﴿۵۴۵﴾

رَكْعَتَانِ يُصَلِّيْهِمَا الْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ رَكْعَةٍ يُصَلِّيْهَا الْعَابِدُ.

ایک عالم جو دو رکعت نماز پڑھتا ہے وہ عابد کے ہزار رکعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۷)

﴿۵۴۶﴾

مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

جو شخص کسی کو کوئی علم سکھائے تو اسے قیامت تک اس پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۱۸)

﴿۵۴۷﴾

اَلنَّظَرُ فِیْ وُجُوْهِ الْعُلَمَآءِ عِبَادَةٌ.

علماء کے چہرے کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۸۴)

﴿۵۴۸﴾

لَا خَیْرَ فِی الْعَیْشِ اِلَّا لِرَجُلَیْنِ: عَالِمٌ مُطَاعٌ اَوْ مُسْتَمِعٌ وَاعٍ.

دو آدمیوں کے علاوہ کسی کی زندگی میں بھلائی نہیں۔ یعنی ایسا عالم جس کی اطاعت کی جائے یا وہ سننے والا جو سن کر اس کی حفاظت کرے۔ (اصول کافی، جلد۱)

﴿۵۴۹﴾

اَلْعَالِمُ وَ الْمُتَعَلِّمُ شَرِیْکَانِ فِی الْخَیْرِ.

عالم اور متعلم دونوں بھلائی میں شریک ہیں۔ (اثنی عشریہ، ص۹)

﴿۵۵۰﴾

سَاعَةٌ مِنْ عَالِمٍ یَتَّکِئُ عَلٰی فِرَاشِهٖ یَنْظُرُ فِیْ عِلْمِهٖ خَیْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ سَبْعِیْنَ عَامًا.

ایک عالم جو ایک گھنٹہ اپنے فرش پر تکیہ لگائے علوم کا مطالعہ کرے، کسی عابد کے ستر سال عبادت کرنے سے افضل ہے۔

(جامع الاخبار، ص۴۲)

﴿۵۵۱﴾

طَالِبُ الْعِلْمِ مَحْفُوفٌ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ.

طالب علم خداوند عالم کی مہربانیوں سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۶۵)

﴿۵۵۲﴾

مَنْ سَلَکَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِنَّ الْمَلاۤئِکَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِهٖ وَ اِنَّهٗ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِى السَّمَآءِ وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ حَتَّى الْحُوْتُ فِى الْبَحْرِ وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَآئِرِ النُّجُوْمِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَ اِنَّ الْعُلَمَآءِ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ اِنَّ الْاَنْبِيَآءِ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلٰکِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ.

جو شخص کسی راہ پر چل پڑے کہ وہ راستہ طے کر کے کوئی علم حاصل کرے تو خداوند عالم اسے ایسی راہ پر لے جائے گا جو اسے جنت میں پہنچادے اور فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں اور آسمان وزمین میں جو کچھ ہے وہ طالب علم کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔ عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے چودھویں کے چاند کو دوسرے ستاروں پر حاصل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء درہم و دینار وراثت میں نہیں چھوڑتے بلکہ علم وراثت میں چھوڑتے ہیں۔ جس نے اس میں سے علم لیا اس نے بڑا فائدہ اٹھایا۔ (اصول کافی، ج۱)

﴿۵۵۳﴾

اَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ اِلٰى عِلْمِهٖ وَ اَکْثَرُ النَّاسِ قِيْمَةً اَکْثَرُهُمْ عِلْمًا وَ اَقَلُّ النَّاسِ قِيْمَةً اَقَلُّهُمْ عِلْمًا.

سب سے بڑا عالم وہ ہے جو دوسروں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔ لوگوں میں سب سے قابل قدر وہی ہیں جو ان میں سب سے بڑے عالم ہیں اور لوگوں میں کم قیمت لوگ وہی ہیں جو کم علم والے ہیں۔

(سفینة البحار، ج۲، ص۲۱۹)

﴿۵۵۴﴾

ثلاثۃٌ یَشْفَعُوْنَ اِلَی اللّٰہِ فَیُشَفَّعُوْنَ، اَلْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّھَدَاءُ۔

خدا کے حضور تین گروہ شفاعت کریں گے اوران کی شفاعت قبول ہوگی، انبیاء اس کے بعد علماء اور پھر شہداء۔

(خصال صدوق، باب الثلاثۃ، حدیث ۱۶۹)

﴿۵۵۵﴾

مَنْ حَفِظَ عَنِّیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهٖ یُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃِ بَعَثَهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقِیْهًا عَالِمًا۔

میری امت میں سے جو کوئی شخص میری چالیس احادیث کو یاد کرے جو اس کے دینی احکام کے بارے میں ہوں اور وہ اس کے ذریعے خدا کی رضا اور آخرت کا طلبگار ہو تو خداوند عالم اس شخص کو قیامت کے دن عالم اور فقیہ کے طور پر محشور کرے گا۔

(روضۃ الواعظین، ص۸)

﴿۵۵۶﴾

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ بِرِزْقِهٖ۔

جو علم حاصل کرنے میں مشغول رہے گا خداوند عالم اس کی کفالت کرے گا۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۰)

﴿۵۵۷﴾

لَا تَطْلُبُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَآءَ وَ لَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَآءَ وَ لَا لِتُرَآءُ وْا بِهٖ فِی الْمَجَالِسِ وَلَا لِتَصْرِفُوْا وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْکُمْ لِلتَّرَآءُ وْسِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ کَانَ فِی النَّارِ وَ کَانَ عِلْمُهٗ حُجَّۃً عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لٰکِنْ تَعَلَّمُوْہُ وَ عَلِّمُوْہُ۔

تم علم اس لیے حاصل نہ کرو کہ علماء میں فخر ومباہات کر سکو یا جاہلوں کے ساتھ بحث ومناظرہ کرنے لگو اور نہ مجالس میں لوگوں کو دکھانے کے لیے حاصل کرو اور نہ اس لیے کہ تم لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو تا کہ اس کے ذریعے تم حکومت حاصل کر سکو، پس اگر تم میں سے کوئی ایسا کرے گا تو وہ جہنم کا حقدار ہوگا اور اس کا علم قیامت کے دن اس کے خلاف حجت بن جائے گا۔ لیکن (تمہیں چاہیے کہ) تم اسے سیکھو اور سکھاؤ۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۱۲)

﴿۵۵۸﴾

مَنْ عَمِلَ عَلٰی غَیْرِ عِلْمٍ کَانَ مَا یُفْسِدُ اَکْثَرَ مِمَّا یُصْلِحُ.

جوکوئی بغیر علم کے کسی کام میں ہاتھ ڈالے گا تو اسے صحیح کرنے کے بجائے اور زیادہ خراب کرے گا۔

(اصول کافی، ج ۱)

﴿۵۵۹﴾

مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَ لَمْ یَزْدَدْ هُدًی لَمْ یَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا.

جس کے علم میں اضافہ ہو مگر اس کی ہدایت میں اضافہ نہ ہو تو ایسے شخص کے لیے خدا سے دوری کے علاوہ اور کسی چیز میں اضافہ نہیں ہوا۔

(مجموعۂ ورام، ج ۲، ص ۲۱)

﴿۵۶۰﴾

اَرْبَعٌ یَلْزَمْنَ کُلَّ ذِی حِجًی وَ عَقْلٍ مِنْ اُمَّتِیْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُنَّ؟ قَالَ(ص) اِسْتِمَاعُ الْعِلْمِ وَ حِفْظُهُ وَ نَشْرُهُ عِنْدَ اَهْلِهِ وَ الْعَمَلُ بِهِ.

میری امت کے ہر صاحب عقل پر چار چیزیں لازمی کی گئی ہیں۔ پوچھا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا علم کا سننا، اس کی حفاظت کرنا، اس کے اہل کے پاس علم کا پھیلانا اور اس پر عمل کرنا۔

(طرائف الحکم، ج ۱، ص ۱۳)

﴿۵۶۱﴾

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَاَدْرَکَهُ کُتِبَ لَهُ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ وَ مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ یُدْرِکْهُ کُتِبَ لَهُ کِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ.

جوکوئی علم کی تحصیل میں کوشش کرے اور اسے حاصل بھی کرلے تو اسے ثواب کے دو حصے ملیں گے اور جو کوشش کرے اور نہ پا سکے تو اسے صرف ایک اجر ملے گا۔

(اثنی عشریه، ص ۱۱)

﴿۵۶۲﴾

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ لَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْهِ حَشَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَعْمٰی وَ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ

رِیَآءً وَّ سُمْعَةً یُرِیْدُ بِهِ الدُّنْیَا نَزَعَ اللّٰهُ بَرَکَتَهُ وَ ضَیَّقَ عَلَیْهِ مَعِیْشَتَهُ وَ وَکَلَهُ اللّٰهُ اِلٰی نَفْسِهِ وَ مَنْ وَکَلَهُ اللّٰهُ اِلٰی نَفْسِهِ فَقَدْ هَلَکَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا.

جو علم حاصل کرکے اس پر عمل نہ کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن اندھا بنا کر محشور فرمائے گا اور جو شخص ریا اور شہرت کے لیے علم حاصل کرے گا اور اس کے ذریعے دنیا چاہے گا تو خداوند عالم اس سے اپنی برکت اٹھالے گا، اسے معاشی تنگی میں مبتلا کرے گا اور اسے خود اس کی ذات کے حوالے کردے گا اور جسے خدا نے اسی کے لیے حوالے کیا وہ ہلاک ہوا۔ خداوند عالم نے فرمایا: جو خداوند عالم سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ نیک اعمال بجالائے اور اپنی عبادات میں کسی کو پروردگار کا شریک نہ ٹھہرائے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۰۰)

﴿۵۶۳﴾

طُوْبٰی لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ.

خوشا حال ہو اس کا جو اپنے علم پر عمل کرے۔ (اثنی عشریه، ص۱۳)

﴿۵۶۴﴾

مَنِ ابْتَغَی الْعِلْمَ لِیَخْدَعَ بِهِ النَّاسَ لَمْ یَجِدْ رِیْحَ الْجَنَّةِ.

جو شخص علم اس لیے حاصل کرے گا کہ لوگوں کو فریب دے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۵۳)

﴿۵۶۵﴾

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ لَوْ بِالصِّیْنِ فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ.

علم حاصل کرو چاہے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، کیونکہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(روضة الواعظین، ص۱۱)

﴿۵۶۶﴾

سَاَلْتُ جَبْرَئِیْلَ فَقُلْتُ الْعُلَمَآءِ اَکْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ اَمِ الشُّهَدَآءُ؟ فَقَالَ الْعَالِمُ الْوَاحِدُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ اَلْفِ شَهِیْدٍ فَاِنَّ اقْتِدَآءَ الْعُلَمَآءِ بِالْاَنْبِیَآءِ وَاقْتِدَآءَ الشُّهَدَآءِ بِالْعُلَمَآءِ.

میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک علماء افضل ہیں یا شہداء؟ انہوں نے کہا: خدا کے ہاں ایک عالم ہزار شہیدوں سے زیادہ مکرم ہے کیونکہ علماء انبیاءؑ کی پیروی کرتے ہیں اور شہداء علماء کی پیروی کرتے ہیں۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۷۳)

﴿۵۶۷﴾

لَا يَشْبَعُ عَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّة.

کوئی عالم علم سے سیر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اپنے انجام یعنی جنت تک پہنچتا ہے۔

(اثنی عشریه، ص۱۰)

﴿۵۶۸﴾

مَنْ اَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلَآئِكَةُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.

جو لوگوں کو علم کے بغیر فتویٰ دے تو آسمان وزمین کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۵۶۹﴾

مَنْ تَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيُعَلِّمَهُ النَّاسَ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا.

جو کوئی علم کا ایک باب سیکھے تا کہ خدا کی خوشنودی کے لیے اسے لوگوں کا سکھائے تو خداوند عالم اسے ستر انبیاء کا اجر عطا کرے گا۔

(روضة الواعظین، ص۱۲)

﴿۵۷۰﴾

مَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ بَابًا مِّنْ عِلْمٍ لِيَرُدَّ بَاطِلًا اِلٰى حَقٍّ اَوْ ضَلَالَةً اِلٰى هُدًى كَانَ عَمَلُهُ ذٰلِكَ كَعِبَادَةِ مُتَعَبِّدٍ اَرْبَعِيْنَ عَامًا.

جو کوئی شخص علم کی طلب میں نکلے کہ حصول علم کے بعد اس کے ذریعے کسی باطل کو روک کر اسے حق کی طرف لوٹا دے یا کسی گمراہ کو ہدایت کی طرف لے آئے تو اس کا یہ عمل ایک عابد کی چالیس سال کی عبادت کے برابر ہے۔

(طرائف الحکم، ج۱، ص۱٤)

﴿۵۷۱﴾

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ.

بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (اثنی عشریہ، ص١٦)

﴿۵۷۲﴾

اَلْعِلْمُ وَدِيْعَةُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَ الْعُلَمَاءُ اُمَنَائُهُ عَلَيْهِ، فَمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ اَدّٰى اَمَانَتَهُ وَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهٖ كُتِبَ فِيْ دِيْوَانِ اللّٰهِ مِنَ الْخَائِنِيْنَ.

علم اللہ کی زمین پر اس کی امانت ہے اور علماء اس کے امانتدار ہیں۔ بس جس نے اپنے علم پر عمل کیا تو گویا اس نے امانت کی ادائیگی کی اور جس نے علم پر عمل نہیں کیا تو اللہ کے ہاں خیانت کاروں میں لکھا جائے گا۔

(بحار الانوار، ج٧٧، ص١٦٦)

﴿۵۷۳﴾

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُوْزَنُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ مَعَ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ.

جب قیامت کا دن ہوگا تو علماء کی سیاہی کو شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔ پس علماء کی سیاہی کا پلڑا شہداء کے خون پر بھاری ہوگا۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص٢٧٥)

﴿۵۷۴﴾

مَنِ احْتَقَرَ صَاحِبَ الْعِلْمِ فَقَدِ احْتَقَرَنِيْ وَ مَنِ احْتَقَرَنِيْ فَهُوَ كَافِرٌ.

جس کسی نے کسی عالم کی تحقیر کی تو گویا اس نے میری تحقیر کی اور جس نے میری تحقیر کی وہ کافر ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص٢٣٥)

﴿۵۷۵﴾

اِنَّ قَلِيْلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ كَثِيْرٌ وَّ كَثِيْرَ الْعَمَلِ مَعَ الْجَهْلِ قَلِيْلٌ.

بے شک علم کے ساتھ کم عمل بھی زیادہ ہے اور علم کے بغیر زیادہ عمل بھی کم ہے۔ (اثنی عشریہ، ص١٦)

﴿۵۷۶﴾

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ يَسْمَعُهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ مِنْ عِبادَةِ سَنَةٍ.

حکمت کا کلمہ جسے مؤمن سنتا ہے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۷۲)

﴿۵۷۷﴾

سَأَلْتُ جَبْرَئِيلَ عَنْ صَاحِبِ الْعِلْمِ فَقَالَ هُمْ سِرَاجُ أُمَّتِکَ فِی الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، طُوبٰى لِمَنْ عَرَفَهُمْ وَ اَحَبَّهُمْ وَ الْوَيْلُ لِمَنْ اَنْكَرَ مَعْرِفَتَهُمْ وَ اَبْغَضَهُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ شَهِدْنَا اَنَّهُ فِی النَّارِ وَ مَنْ اَحَبَّهُمْ شَهِدْنَا اَنَّهُ فِی الْجَنَّةِ.

میں نے جبرائیلؑ سے عالم کے بارے میں پوچھا تو کہا: وہ دنیا و آخرت میں آپ کی امت کے چراغ ہیں۔ خوشا حال ہو ان کا جو ان کی معرفت رکھیں اور ان کو دوست رکھیں، اور خرابی ہے اس کے لیے جو ان کی معرفت سے انکار کرے اور ان کو دشمن جانے اور ہم (فرشتے) اس کے گواہ ہیں کہ جو علماء کو دشمن رکھے گا وہ جہنم میں جائے گا اور ہم گواہ ہیں کہ جو علماء سے محبت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۷۵)

﴿۵۷۸﴾

مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَ هُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِیَ بِهِ الْاِسْلَامَ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ.

جس کسی شخص کی طلب علم کے دوران موت واقع ہو جائے، جو اس لیے علم حاصل کر رہا تھا کہ اس کے ذریعے احکام اسلامی کو زندہ کرے، تو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۴۲۶)

﴿۵۷۹﴾

اَلْعَالِمُ بَيْنَ الْجُهَّالِ كَالْحَيِّ بَيْنَ الْاَمْوَاتِ وَ اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ فَاطْلُبُوا الْعِلْمَ فَاِنَّهُ السَّبَبُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ.

عالم جاہلوں کے درمیان ایسا ہے جیسے مردوں کے درمیان ایک زندہ ہو اور طالب علم کے لیے ہر چیز طلب مغفرت کرتی ہے۔ پس تم علم حاصل کرو کیونکہ حصول علم تمہارے لیے اپنے پروردگار سے تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ بے شک علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۷۵)

﴿۵۸۰﴾

اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَۃ.

علم عبادت سے افضل ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۹)

﴿۵۸۱﴾

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عُتَقَآءِ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَالِبِ الْعِلْمِ.

جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ خدا کے ان بندوں کو دیکھے جنہیں جہنم سے آزاد کیا گیا ہے تو اسے چاہیے کہ طالب علموں کو دیکھے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۷۳)

۳۹

عقل کے بارے میں

وَ لِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ٥

اورجولوگ عقل والے ہیں نصیحت (وعبرت) حاصل کریں۔ (سورہ ابراھیم: آیہ آخر)

۵۸۲

اَلْعَقْلُ مَا اکْتُسِبَ بِهِ الْجَنَّةُ وَ طُلِبَ بِهِ رِضَی الرَّحْمٰنِ.

عقل وہ چیز ہے جس کے ذریعے جنت کمائی جاتی ہے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۹)

۵۸۳

اِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُلٍ حُسْنُ حالٍ فَانْظُرُوْا فِیْ حُسْنِ عَقْلِهٖ فَاِنَّمَا یُجَازٰی بِعَقْلِهٖ.

جب کوئی شخص پسندیدہ حالت میں تمہارے پاس پہنچے تو تم اس کی عقل کی خوبی دیکھو، کیونکہ اس کی یہ پسندیدہ حالت اس کی عقل کی بدولت ہے۔ (اصول کافی، ج۱، کتاب العقل والجھل، حدیث۹)

۵۸۴

اِنَّمَا یُدْرَکُ الْخَیْرُ کُلُّهٗ بِالْعَقْلِ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ.

تمام کی تمام بھلائی عقل کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے اور جس کی عقل نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

۵۸۵

قَسَّمَ اللّٰهُ الْعَقْلَ ثَلاثَةَ اَجْزَآءٍ فَمَنْ کُنَّ فِیْهِ کَمُلَ عَقْلُهٗ وَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ فَلا عَقْلَ لَهٗ: حُسْنُ الْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ، وَ حُسْنُ الطَّاعَةِ لِلّٰهِ، وَ حُسْنُ الصَّبْرِ عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ.

خداوند عالم نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے جس میں یہ تینوں چیزیں ہوں اس کی عقل کامل ہے اور جس میں نہ ہوں اس کی عقل ہی نہیں۔ اللہ کی معرفت اچھی طرح حاصل ہو، اللہ کی اچھی طرح اطاعت کرے اور اللہ کے احکام کی بجا آوری میں اچھی طرح صبر کرے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۵۸۶﴾

اِسْتَرْشِدُوا الْعَقْلَ تَرْشُدُوْا وَلَا تَعْصُوْهُ فَتَنْدَمُوْا.

عقل کو اپنا رہنما بناؤ تا کہ ہدایت پاؤ، عقل کی مخالفت مت کرو کہ تم کو ندامت اور پشیمانی ہو۔

(طرائف الحکم، ج ۱، ص ۶)

﴿۵۸۷﴾

لَا مَالَ اَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ.

عقل سے بڑھ کر کوئی مال فائدہ مند نہیں۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۰)

﴿۵۸۸﴾

رَاْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ التَّحَبُّبُ اِلَی النَّاسِ.

اللہ پر ایمان لانے کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ اظہار دوستی ہے۔

(خصال صدوق، باب الواحد، حدیث ۵۰)

﴿۵۸۹﴾

اِنَّ الْعَاقِلَ مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَ عَمِلَ بِطَاعَتِهٖ.

عقلمند وہ ہے جو خداوند عالم کو یکتا جان لے اور اس کی اطاعت کرے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۵۹۰﴾

قِیْلَ لَهٗ مَا الْعَقْلُ؟ قَالَ الْعَمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ، وَ اِنَّ الْعُمَّالَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ هُمُ الْعُقَلَاءُ.

آپؐ سے پوچھا گیا کہ عقل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: خدا کی اطاعت پر عمل کرنا اور اللہ کی اطاعت پر عمل کرنے والے ہی عقلمند ہیں۔ (روضۃ الواعظین، ص ۴)

﴿۵۹۱﴾

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَآءِ اُمِرْنَا اَنْ نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ.

ہم گروہ انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کی عقلوں کے مطابق بات کریں۔

(اصول کافی، ج ۱، کتاب العقل والجهل، حدیث ۱۵)

﴿۵۹۲﴾

اَلَا وَ اِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَ الْاِنَابَةَ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّزَوُّدَ لِسُکْنَی الْقُبُوْرِ وَ التَّاَھُّبَ لِیَوْمِ النُّشُوْرِ.

خبردار! عقل کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ دنیا (دار غرور) سے منہ پھیر کر ہمیشہ کے گھر آخرت کی طرف توجہ دی جائے، قبور کے لیے توشہ حاصل کیا جائے اور قیامت کے دن کے لیے تیاری کی جائے۔

(بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۱۷۶)

﴿۵۹۳﴾

اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ کَثِیْرَ الصَّلٰوةِ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَلَا تُبَاھُوْا بِهٖ حَتّٰی تَنْظُرُوْا کَیْفَ عَقْلُهٗ.

جب تم کسی شخص کو زیادہ نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہوئے دیکھو تو اس پر فخر مت کرو مگر یہ کہ تم دیکھو کہ اس کی عقل کیسی ہے۔

(اصول کافی، ج ۱، کتاب العقل و الجهل، حدیث ۱۰)

۴۰

سچائی اور امانت کے بارے میں

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ٥

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔ (سورہ مؤمنون: آیہ ۸)

۵۹۴

اُنْظُرُوْا اِلٰی صِدْقِ الْحَدِیْثِ وَ اَدَآءِ الْاَمَانَةِ.

تم کسی کی سچائی اور امانتداری کو دیکھو۔ (امالی صدوق، مجلس ۵۰، حدیث ۶)

۵۹۵

اَقْرَبُکُمْ مِنِّیْ غَدًا فِی الْمُوْقِفِ اَصْدَقُکُمْ لِلْحَدِیْثِ وَ اَدَاکُمْ لِلْاَمَانَةِ وَ اَحْسَنُکُمْ خُلْقًا.

تم میں سے کل (قیامت میں) میرے سب سے زیادہ نزدیک وہی ہوگا جو بات کرنے میں زیادہ سچا اور اور امانتوں کی زیادہ ادائیگی کرنے والا اور اخلاق میں زیادہ اچھا ہو۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص ۳۱)

۵۹۶

اَلْاَمَانَةُ تَجْلِبُ الْغِنٰی وَالْخِیَانَةُ تَجْلِبُ الْفَقْرَ.

امانتداری تونگری کا سبب ہے اور خیانت فقر کا باعث ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص ۱۱۹)

۵۹۷

فَمَنْ خَانَ اَمَانَةً فِی الدُّنْیَا وَلَمْ یَرُدَّهَا اِلٰی اَهْلِهَا ثُمَّ اَدْرَکَهُ الْمَوْتُ مَاتَ عَلٰی غَیْرِ مِلَّتِیْ وَ یَلْقَی اللّٰهَ وَ هُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ.

جو شخص اس دنیا میں امانت میں خیانت کرے اور اسے واپس نہ کرے اور مرجائے تو اس کی موت میری ملت پر نہیں ہوگی اور ایسا شخص خداوند عالم سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲٦۲)

﴿۵۹۸﴾

اَلصِّدْقُ طُمَاْنِيْنَةٌ وَالْكِذْبُ رِيْبَةٌ.

سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ اضطراب ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۹)

﴿۵۹۹﴾

لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَانَ بِالْاَمَانَةِ.

وہ ہم میں سے نہیں ہے جو امانت میں خیانت کرے۔ (سفینۃ البحار، ج۱، ص٤۳۳)

۴۱

تواضع و انکساری کے بارے میں

وَ اخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ٥

اور مومنوں سے (گو کیسے ہی غریب ہوں) ہمیشہ جھک کر ملنا۔ (سورہ حجر: آیہ ۸۸)

﴿۶۰۰﴾

طُوبٰى لِمَنۡ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكۡرُهٗ.

خوشحال ہو اس کا جو اللہ کی خاطر تواضع اور انکساری کرتا ہے۔ (روضۃ کافی، ج۱، ص۳۲۲)

﴿۶۰۱﴾

اَلتَّوَاضُعُ زِيۡنَةُ الۡحَسَبِ.

فروتنی کسی کے حسب کی زینت ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۳۱)

﴿۶۰۲﴾

اِذَا تَوَاضَعَ الۡعَبۡدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ.

جب ایک بندہ انکساری کرتا ہے تو خداوند عالم اسے ساتویں آسمان تک بلند کرتا ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۰۱)

﴿۶۰۳﴾

اِنَّ التَّوَاضُعَ لَا يَزِيۡدُ الۡعَبۡدَ اِلَّا رِفۡعَةً فَتَوَاضَعُوۡا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ.

انکساری کسی کی رفعت و بلندی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتی پس تم انکساری کرو، خدا تم پر رحم کرے گا۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۰۱)

﴿۶۰۴﴾

مِنَ التَّوَاضُعِ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى كُلِّ مَنْ تَمُرُّ بِهٖ وَالْجُلُوْسُ دُوْنَ شَرَفِ الْمَجْلِسِ.

تواضع اور انکساری میں یہ بھی ہے کہ جس کسی (کے پاس) سے بھی آپ گزریں اسے سلام کریں اور مجلس کے آخر میں بیٹھیں۔ (سفينة البحار، ج۱، ص۶۶۱)

﴿۶۰۵﴾

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ.

جو شخص اللہ کی خاطر انکساری کرتا ہے اللہ اسے بلندی عطا کرتا ہے اور جو تکبر کرے گا اللہ اسے پستی میں ڈال دے گا۔ (اثنی عشریه، ص ۱۰)

﴿۶۰۶﴾

مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكُمْ حَلَاوَةَ الْعِبَادَةِ؟ قَالُوْا وَ مَا حَلَاوَةُ الْعِبَادَةِ؟ قَالَ التَّوَاضُعُ.

کیا ہوا کہ میں تم لوگوں میں عبادت کی شیرینی (مٹھاس) نہیں پاتا؟ پوچھا گیا کہ عبادت کی مٹھاس کیا ہے؟ فرمایا گیا: انکساری۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۰۱)

۴۲

وعدے کو پورا کرنا

وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡئُوۡلًا ٥

اور وعدے کو پورا کرو کیونکہ (قیامت میں) وعدے کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔ (سوره اسراء: آیه ٣٤)

۶۰۷

مَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَلۡيَفِ اِذَا وَعَدَ.

جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جب بھی وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

(اصول کافی، ج ٤، باب خلف الوعد، حدیث ٢)

۶۰۸

حُسۡنُ الۡعَهۡدِ مِنَ الۡاِيۡمَانِ.

وعدہ کو اچھی طرح پورا کرنا ایمان میں سے ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

۶۰۹

لَا تُوَاعِدۡ اَخَاكَ مَوۡعِدًا فَتُخۡلِفَهُ.

اپنے کسی بھائی کے ساتھ ایسا کوئی وعدہ نہ کرنا جس کی بعد میں خلاف ورزی ہو۔ (اثنی عشریه، ص ١٦)

۶۱۰

ثَلَاثٌ لَيۡسَ لِاَحَدٍ مِنۡهُمۡ رُخۡصَةٌ: اَلۡوَفَاءُ لِمُسۡلِمٍ كَانَ اَوۡ كَافِرٍ، وَ بِرُّ الۡوَالِدَيۡنِ مُسۡلِمَيۡنِ كَانَا اَوۡ كَافِرَيۡنِ، وَ اَدَاءُ الۡاَمَانَةِ لِمُسۡلِمٍ كَانَ اَوۡ كَافِرٍ.

تین کام ایسے ہیں جن سے کسی کو معاف نہیں رکھا گیا ہے: وعدے کو پورا کرنا، چاہے مسلمان کے ساتھ کیا ہو یا

کافر کے ساتھ۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا، چاہے مسلمان ہوں یا کافر۔ امانت کی ادائیگی، چاہے امانت کسی مسلمان کی ہو یا کافر کی۔ (اثنی عشریه، ص۹۲)

﴿٦١١﴾

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.

جو اپنے وعدوں کو پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔ (سفینة البحار، ج۲، ص۲۹٤)

۴۳

حسن و خلق کے بارے میں

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○

اور بے شک تمہارے اخلاق بڑھے (اعلیٰ درجہ کے) ہیں۔ (سورہ قلم: آیہ ٤)

﴿ ۶۱۲ ﴾

مَا یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ امْرِءٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

قیامت کے دن حسن اخلاق سے افضل کوئی چیز نہیں جو کسی شخص کے نامہ اعمال میں رکھی جائے۔

(اصول کافی، ج ۳، باب حسن الخلق، حدیث ۲ و ۵)

﴿ ۶۱۳ ﴾

اِنَّ صَاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

اچھے اخلاق کے مالک کا اجر دنوں کو روزے رکھنے والے اور راتوں کو بیدار رہ کر نمازیں پڑھنے والے کے اجر جیسا ہے۔ (اصول کافی، ج ۳، باب حسن الخلق، حدیث ۲ و ۵)

﴿ ۶۱۴ ﴾

اَکْثَرُ مَا تَلِجُ بِهٖ اُمَّتِیَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

میری امت سب سے زیادہ جس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگی وہ تقویٰ اور حسن اخلاق ہیں۔

(اصول کافی، ج ۳، باب حسن الخلق، حدیث ٦)

﴿ ۶۱۵ ﴾

اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْهُمْ بِاَخْلَاقِکُمْ.

اس میں شک نہیں کہ تم اپنے اموال کے ذریعے لوگوں کے لیے کشائش نہیں کر سکتے تو تم اپنے اخلاق کے ذریعے تو کشائش کر سکتے ہو۔ (امالی صدوق، مجلس ؟؟ حدیث ۹)

﴿۶۱۶﴾

طُوْبٰی لِمَنْ حَسَّنَ مَعَ النَّاسِ خُلُقَهُ.

خوشا حال ہو اس کا جو لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے۔ (روضۂ کافی، ج۱،ص۳۲۲)

﴿۶۱۷﴾

اَحْسِنْ خُلُقَکَ مَعَ اَهْلِکَ وَ جِیْرَانِکَ وَ مَنْ تُعَاشِرُ وَ تُصَاحِبُ مِنَ النَّاسِ تُکْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی.

اپنے اہل و عیال، اپنے ہمسائیوں اور دوسرے ملنے جلنے والوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ تا کہ خدا کے ہاں تمہارے لیے بلند درجے لکھے جائیں۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۶۱۸﴾

اَفْضَلُکُمْ اِیْمَانًا اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا.

جو تم میں سے اخلاق میں سب سے بڑھ کر ہے وہ ایمان میں بھی افضل ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۶۱۹﴾

حُسْنُ الْخُلُقِ یُثْبِتُ الْمَوَدَّةَ.

حسن اخلاق مودّت قائم رکھتا ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۶۲۰﴾

عُنْوَانُ صَحِیْفَةِ الْمُؤْمِنِ حُسْنُ خُلُقِهِ.

مؤمن کے نامۂ اعمال کا عنوان حسن اخلاق ہوتا ہے۔ (صحیفة الرضا، حدیث۷۳و۷۵)

﴿۶۲۱﴾

اَقْرَبُکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحْسَنُکُمْ خُلُقًا وَ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهِ.

قیامت کے دن میرے سب سے نزدیک جگہ پانے والا وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق اچھا ہو اور جو اپنے اہل خاندان کے لیے اچھا ہو۔ (صحیفة الرضا، حدیث ۷۳و۷۵)

﴿۶۲۲﴾

حُسْنُ الْخُلُقِ نِصْفُ الدِّيْنِ.

حسن اخلاق نصف دین ہے۔ (خصال صدوق، باب الواحد، حدیث۱۰۱)

﴿۶۲۳﴾

اِنَّ اَفْضَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنُهُمْ خُلْقًا.

مؤمن میں سے افضل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۳۲)

﴿۶۲۴﴾

اَوَّلُ مَا يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ.

میزان میں سب سے پہلے جو چیز رکھی جائے گی وہ حسن اخلاق ہے۔ (اثنی عشریه، ص۹)

﴿۶۲۵﴾

حُسْنُ الْخُلُقِ يَبْلُغُ بِصَاحِبِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ. فَقِيْلَ لَهُ مَا اَفْضَلُ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ.

حسن اخلاق اپنے مالک کو دنوں کے روزے رکھنے والے اور راتوں کو شب بیداری کرتے ہوئے نماز پڑھنے والے کے درجے پر پہنچاتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ بہترین چیز جو بندے کو عطا کی گئی، کیا ہے؟ فرمایا حسن اخلاق۔
(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۶۲۶﴾

خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا اَلَّذِيْنَ يَاْلَفُوْنَ وَ يُؤْلَفُوْنَ.

تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اچھے اخلاق رکھتے ہیں، جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور دوسرے ان سے محبت کرتے ہیں۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿٦٢٧﴾

لَوْ عَلِمَ الرَّجُلُ مَا لَهُ فِيْ حُسْنِ الْخُلْقِ لَعَلِمَ اَنَّهُ لَمُحْتَاجٌ اِلٰى حُسْنِ الْخُلْقِ فَاِنَّ حُسْنَ الْخُلْقِ يُذِيْبُ الذُّنُوْبَ كَمَا يُذِيْبُ الْمَآءُ الْمِلْحَ.

اگر انسان کو معلوم ہو کہ حسن خلق میں کیا کچھ ہے تو وہ جان لے گا کہ وہ اس کا محتاج ہے۔ کیونکہ حسن اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح پانی نمک کو پگھلا دیتا ہے۔ (جامع الاخبار، ص١٢٥)

﴿٦٢٨﴾

مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِى الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلْقِ.

میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر وزنی اور کوئی چیز نہیں۔ (روضة الواعظين، ص٣٧٨)

﴿٦٢٩﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِى الْعَبْدَ عَلٰى حُسْنِ خُلْقِهٖ مِنَ الثَّوَابِ كَمَا يُعْطِى الْمُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

بے شک خداوند عالم بندے کو حسن خلق اختیار کرنے پر اس طرح ثواب عطا کرتا ہے جیسے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کو ثواب عطا کرتا ہے۔ (ارشاد القلوب، ديلمى، ص٢١٩)

﴿٦٣٠﴾

نَزَلَ عَلَيَّ جَبْرَئِيْلُ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلْقِ فَاِنَّهُ ذَهَبَ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَلَا وَ اِنَّ اَشْبَهَكُمْ بِيْ اَحْسَنُكُمْ خُلْقًا.

رب العالمین کی طرف سے جبرائیل مجھ پر نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر لازم ہے کہ حسن اخلاق اختیار کرو کیونکہ یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا باعث ہے۔ تم میں سے وہ شخص میرے مانند ہے جو تم میں سے اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔ (وسائل الشيعه، ج٨، ص٥٠٦، طبع جديد)

﴿٦٣١﴾

مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ حُسْنُ الْخُلْقِ وَ مِنْ شَقَاوَتِهٖ سُوْءُ الْخُلْقِ.

کسی شخص کی سعادت اس کا اچھا اخلاق اور اس کی بدبختی اس کے برے اخلاق ہیں۔

(مجموعۀ ورام، ج٢، ص٢٥٠)

۴۴

حیا کے بارے میں

فَجَآئَتۡهُ اِحۡدٰی هُمَا تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ○

اتنے میں ان دو عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرماتی ہوئی چلی آ رہی ہے۔

(سورہ قصص:آیہ ۲۵)

﴿۲۳۲﴾

اَلۡحَیَآءُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ.

حیا ایمان کا جزو ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۲۳۳﴾

اَلۡحَیَآءُ خَیۡرٌ کُلُّهٗ، اَلۡحَیَآءُ لَا یَاۡتِیۡ اِلَّا بِخَیۡرٍ.

حیا تمام کی تمام نیکی ہے حیا کا نتیجہ نیکی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ (اثنی عشریہ، ص۸)

﴿۲۳۴﴾

اَلۡحَیَآءُ شُعۡبَةٌ مِنَ الۡاِیۡمَانِ وَ لَا اِیۡمَانَ لِمَنۡ لَّا حَیَآءَ لَهٗ.

حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اس کا کوئی ایمان نہیں جس میں حیا نہ ہو۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۳۲)

﴿۲۳۵﴾

اِنَّ لِکُلِّ دِیۡنٍ خُلۡقًا وَ اِنَّ خُلۡقَ هٰذَا الدِّیۡنِ الۡحَیَآءُ.

ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اس دین کا اخلاق حیا ہے۔ (اثنی عشریہ، ۱۶)

﴿۶۳۶﴾

مَنْ اَلْقٰی جِلْبَابَ الْحَیَآءَ لَا غِیْبَةَ لَهٗ.

جو حیا کا پردہ چاک کرے اس کی غیبت نہیں ہے (اس کی غیبت جائز ہے)۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۶۳۷﴾

اَلْحَیَآءُ حَیَآءَ انِ: حَیَآءُ عَقْلٍ وَّ حَیَآءُ حُمْقٍ، فَحَیَآءُ الْعَقْلِ الْعِلْمُ وَ حَیَآءُ الْحُمْقِ الْجَهْلُ.

حیا کی دو قسمیں ہیں: عقلمندی کے ساتھ حیا اور حماقت کے ساتھ حیا۔ عقل کی حیا علم سے ہے اور حماقت کی حیا جہالت سے ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۶۳۸﴾

اَلْاِیْمَانُ وَ الْحَیَآءُ فِی قَرْنٍ وَاحِدٍ فَاِذَا ذَهَبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْاٰخَرُ.

ایمان اور حیا ایک ہی رسی میں بندھے ہوئے ہیں۔ جب ایک چلا جاتا ہے تو دوسرا بھی چلا جاتا ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۸۷)

۴۵

صلہ رحمی کے بارے میں

وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ۝

یہ وہ لوگ ہیں کہ جن (تعلقات) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (قیامت کے دن) بُرے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔ (سورہ رعد: آیہ ۲۱)

۶۳۹

صِلُوْا اَرْحَامَکُمْ وَ لَوْ بِالسَّلَامِ.

صلہ رحمی قائم رکھو چاہے سلام کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

۶۴۰

صِلَةُ الرَّحِمِ یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ.

صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے۔ (بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۵۸)

۶۴۱

اُوْصِی الشَّاهِدَ مِنْ اُمَّتِیْ وَالْغَآئِبَ مِنْهُمْ وَ مَنْ فِیْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَآءِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَنْ یَّصِلَ الرَّحِمَ وَ اِنْ کَانَتْ مِنْهُ عَلٰی مَسِیْرَةِ سَنَةٍ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنَ الدِّیْنِ.

میری امت کے جو افراد یہاں موجود ہیں ان کو اور جو غیر موجود ہیں ان کو بھی اور جو باپوں کی اصلاب میں ہیں یا ماؤں کے ارحام میں ہیں اور قیامت تک آنے والی نسلوں کو میری یہ وصیت ہے کہ صلہ رحمی قائم رکھیں چاہے اس قرابت دار اور اس کے درمیان مسافت کی مدت ایک سال کیوں نہ ہو کیونکہ ایسا کرنا دین میں سے ہے۔

(اصول کافی، جلد ۳، باب صلة الرحم، حدیث ۵)

﴿۶۴۲﴾

اِنَّ اَعۡجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ.

صلۂ رحمی کا ثواب عبادت کے ثواب سے زیادہ جلدی پہنچتا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص ۱٦)

﴿۶۴۳﴾

اِنَّ الۡمَرۡءَ لَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَ قَدۡ بَقِيَ مِنۡ عُمُرِهٖ ثَلَاثُ سِنِيۡنَ فَيَمُدُّهُ اللّٰهُ اِلٰى ثَلَاثِيۡنَ سَنَةً وَ اِنَّهٗ لَيَقۡطَعُ رَحِمَهٗ وَ قَدۡ بَقِيَ مِنۡ عُمُرِهٖ ثَلَاثُوۡنَ سَنَةً فَيُصَيِّرُهُ اللّٰهُ اِلٰى ثَلَاثِ سِنِيۡنَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الۡاٰيَةَ: يَمۡحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثۡبِتُ وَ عِنۡدَهٗ اُمُّ الۡكِتَابِ۝

(فرمایا کہ) جب ایک شخص صلۂ رحمی کرتا ہے اور اس کی عمر کے صرف تین سال باقی ہوتے ہیں خداوند عالم انہیں بڑھا کر تیس سال کر دیتا ہے اور اگر کوئی شخص جس کی عمر کے تیس سال باقی تھے قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو خدا اس کی عمر کو گھٹا کر تین سال کر دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَمۡحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثۡبِتُ وَ عِنۡدَهٗ اُمُّ الۡكِتَابِ۝ ترجمہ: ام الکتاب اسی کے پاس ہے جو چاہتا ہے، مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے، رہنے دیتا ہے۔

(جامع الاخبار، ص ۱۲۵)

﴿۶۴۴﴾

مَنۡ مَشٰى اِلٰى ذِيۡ قَرَابَةٍ بِنَفۡسِهٖ وَمَا لِهٖ لِيَصِلَ رَحِمَهٗ اَعۡطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَجۡرَ مِائَةِ شَهِيۡدٍ وَلَهٗ بِكُلِّ خَطۡوَةٍ اَرۡبَعُوۡنَ اَلۡفَ حَسَنَةٍ وَ يُمۡحٰى عَنۡهُ اَرۡبَعُوۡنَ اَلۡفَ سَيِّئَةٍ وَ يُرۡفَعُ لَهٗ مِنَ الدَّرَجَاتِ مِثۡلُ ذٰلِكَ وَ كَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ مِائَةَ سَنَةٍ صَابِرًا مُحۡتَسِبًا.

جو شخص کسی قرابتدار کے پاس جائے اور اپنی جان یا مال کے ذریعے اس کے ساتھ صلۂ رحمی کرے تو خداوند عالم اسے سو شہیدوں کا اجر دے گا، اس کے ہر قدم کے بدلے چالیس ہزار نیکیاں دے گا اور اس کے چالیس ہزار گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے چالیس درجے بلند کرے گا اور اسے اس شخص کے جتنا ثواب ملے گا جس نے سو سال تک خالص نیت کے ساتھ خدا کی عبادت کی ہو۔ (امالی صدوق، مجلس ٦٦، حدیث ۱)

﴿۶۴۵﴾

صِلَةُ الرَّحِمِ تُهَوِّنُ الۡحِسَابَ وَ تَقِيۡ مِيۡتَةَ السُّوۡءِ.

صلہ رحمی حساب کے مرحلے کو آسان کرتی ہے اور بری اموات سے نجات دلاتی ہے۔

(سفینۃ البحار، ج۱، ص۵۱٤)

﴿۲۴۶﴾

صِلْ رَحِمَکَ وَ لَوْ بِشَرْبَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ وَ اَفْضَلُ مَا یُوْصَلُ بِہِ الرَّحِمُ کَفُّ الْاَذٰی عَنْھَا.

صلہ رحمی برقرار رکھو چاہے ایک گھونٹ پانی کے ذریعے کیوں نہ ہو اور سب سے افضل صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے قرابتداروں سے اذیت و تکلیف کو دور کرو۔ (سفینۃ البحار، ج۱، ص۵۱٤)

﴿۲۴۷﴾

اِنَّ الْقَوْمَ لَیَکُوْنُوْنَ فَجَرَۃً وَ لَایَکُوْنُوْنَ بَرَرَۃً، فَیَصِلُوْنَ اَرْحَامَھُمْ فَتَنْمِیْ اَمْوَالُھُمْ وَ تَطُوْلُ اَعْمَارُھُمْ فَکَیْفَ اِذَا کَانُوْا اَبْرَارًا بَرَرَۃً.

بعض اوقات لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں اور نیک نہیں ہوتے۔ مگر ان کے اموال بڑھتے ہیں اور عمروں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صلہ رحمی کا حق ادا کرتے ہیں۔ پس اس وقت ان کی کتنی اچھی حالت ہوگی جب صالح اور نیکوکار ہوں (اور صلہ رحمی کرتے ہوں)۔ (اصول کافی، ج۳، باب صلۃ الرحم، حدیث۲۱)

﴿۲۴۸﴾

صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَ اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ.

جو تم سے قطع تعلق کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے اس کے ساتھ نیکی کرو۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۷۱)

﴿۲۴۹﴾

لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ رَاَیْتُ رَحِمًا مُعَلَّقَۃً بِالْعَرْشِ تَشْکُوْ رَحِمًا اِلٰی رَبِّھَا فَقُلْتُ لَھَا کَمْ بَیْنَکِ وَ بَیْنَھَا مِنْ اَبٍ فَقَالَتْ نَلْتَقِیْ فِیْ اَرْبَعِیْنَ اَبًا.

جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں نے صلہ رحمی کو عرش الٰہی سے معلق ہو کر اپنے پروردگار سے شکایت کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا تیرے اور اس کے درمیان (جس کی تو شکایت کرتی ہے) قرابت کا فاصلہ کتنا ہے۔ اس نے جواب دیا ہم دونوں چالیسویں پشت پر ملتے ہیں۔

(خصال صدوق، ابواب الاربعین، حدیث۱۱)

۴۶

سخاوت اور اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرنا

لِيُنفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ○

جس کو گنجائش ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی گنجائش کے بقدر خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہو وہ جتنا خدا نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ (سورہ طلاق: آیہ ۱۷)

﴿۶۵۰﴾

اَسْخَى النَّاسِ مَنْ اَدّٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ.

سب سے بڑا سخی وہ ہے جو اپنے مال میں سے زکوۃ ادا کرتا ہے۔ (روضة الواعظين، ص ۳۷۴)

﴿۶۵۱﴾

اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ مِّنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ مُتَدَلِّيَةٌ اِلَى الْاَرْضِ مَنْ اَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا قَادَهٗ ذٰلِکَ الْغُصْنُ اِلَى الْجَنَّةِ.

سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جو دنیا تک پھیلا ہوا ہے۔ جو کوئی دنیا میں اس کی کسی شاخ کو پکڑتا ہے تو وہ شاخ اسے جنت کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۷۰)

﴿۶۵۲﴾

طُوْبٰى لِمَنْ اَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهٖ وَ اَمْسَکَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهٖ.

خوشا حال ہو اس کا جو اپنا فالتو مال خرچ کرے اور غیر ضروری باتوں سے رکا رہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۶۵۳﴾

اَلسَّخِیُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ.

سخی خدا کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔
(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲۲٤)

﴿۶۵۴﴾

اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاءِ.

جنت سخاوت کرنے والوں کا گھر ہے۔ (اثنی عشریه، ص۸)

﴿۶۵۵﴾

كُنْ سَخِيًّا فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ كُلَّ سَخِيٍّ وَ اِنْ اَتَاكَ امْرُءٌ فِىْ حَاجَةٍ فَاقْضِهَا لَهُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اَهْلًا فَاَنْتَ لَهُ اَهْلٌ.

سخاوت کرو بے شک خداوند عالم ہر سخی کو دوست رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس کوئی حاجت لے کر آئے تو اسے پوری کرو کیونکہ وہ شخص اگر اس کا اہل نہیں تو تم تو اس کے اہل ہو۔ (روضة الواعظین، ص ۳۸۵)

﴿۶۵۶﴾

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

اوپر کا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مجازات النبویه)

﴿۶۵۷﴾

تَجَافَوْا عَنْ ذَنْبِ السَّخِيِّ فَاِنَّ اللّٰهَ اٰخِذٌ بِيَدِهِ كُلَّمَا عَثَرَ وَ فَاتِحٌ لَهُ كُلَّمَا افْتَقَرَ.

سخی کے گناہ سے چشم پوشی کرو کیونکہ جب بھی اس سے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے اور جب محتاج ہوتا ہے تو کشائش دیتا ہے۔ (مجموعة ورام، ص ۱۷۱)

﴿۶۵۸﴾

اَتٰى رَجُلٌ اِلنَّبِىَّ (ص) فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ اَفْضَلُهُمْ اِيْمَانًا؟ قَالَ اَبْسَطُهُمْ كَفًّا.

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ایمان کے اعتبار سے کونسا شخص افضل ہے؟ فرمایا وہ جو ہاتھوں کا کھلا ہے۔ (طرائف الحکم، ج۱، ص ۲۰٦)

﴿۶۵۹﴾

اَلرِّزْقُ اِلَى السَّخِيِّ اَسْرَعُ مِنَ السِّكِّيْنِ اِلٰى ذِرْوَةِ الْبَعِيْرِ.

رزق سخی کے پاس اس سے زیادہ آسانی سے آتا ہے جیسے اونٹ کے کوہان میں چھری جاتی ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۲۶)

﴿۶۶۰﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِمُطْعِمِ الطَّعَامِ الْمَلَائِكَةَ.

جو شخص لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے، خداوند عالم فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۲۶)

﴿۶۶۱﴾

طَعَامُ السَّخِيِّ دَوَآءٌ وَ طَعَامُ الشَّحِيْحِ دَآءٌ.

سخی کے ہاں کا کھانا دوا ہے اور بخیل کے ہاں کا کھانا بیماری ہے۔ (سفينة البحار، ج۱، ص۶۰۷)

﴿۶۶۲﴾

مَنْ اَدّٰى مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اَسْخَى النَّاسِ.

جو شخص اللہ کے فرائض مالی کو ادا کرے وہ سب سے بڑا سخی ہے۔ (طرائف الحکم، ج۲، ص۳۶۹)

﴿۶۶۳﴾

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَتْ يَا رَبِّ لِمَنْ خَلَقْتَنِيْ؟ قَالَ لِكُلِّ سَخِيٍّ تَقِيٍّ، قَالَتْ رَضِيْتُ يَا رَبِّ.

جب خداوند عالم نے جنت کو پیدا کیا تو جنت نے پوچھا اے میرے معبود مجھے کن کے لیے خلق فرمایا؟ فرمایا ہر سخی، پرہیز گار اور متقی کے لیے۔ جنت نے کہا: میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۲۹)

۴۷

زھد اور پرہیزگاری

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ ۝

تاکہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو اس کا رنج نہ کرو اور کوئی نعمت خدا تم کو عطا کرے تو اس پر اترایا کرو۔

(سورہ حدید: آیہ ۲۳)

﴿۲۶۴﴾

اَلزُّھْدُ فِی الدُّنْیَا قَصْرُ الْاَمَلِ وَ شُکْرُ کُلِّ نِعْمَةٍ وَ الْوَرَعُ عَنْ کُلِّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

دنیا میں زہد یہ ہے کہ انسان اپنی امیدوں کو کوتاہ رکھے۔ ہر نعمت کا شکر ادا کرنا اور خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیزگاری اختیار کرنا ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۲۶۵﴾

اِنَّ اَھْلَ الْوَرَعِ وَ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا ھُمْ اَوْلِیَآءُ اللّٰهِ حَقًّا.

دنیا میں زہد اور پرہیزگاری کرنے والے حقیقت میں اللہ کے دوست ہیں۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۷)

﴿۲۶۶﴾

کُنْ وَرِعًا تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَ خَیْرُ دِیْنِکُمُ الْوَرَعُ.

تم پرہیزگاری اختیار کرو تا کہ تم سب سے بڑے عابد بنو اور تمہارا بہترین دین پرہیزگاری ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۶۲)

﴿۲۶۷﴾

اَزْھَدُ النَّاسِ مَنِ اجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَ اَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَرَکَ الْمِرَآءَ وَ اِنْ کَانَ مُحِقًّا.

وہ شخص سب سے بڑا زاہد ہے جو حرام کاموں سے پرہیز کرے اور سب سے بڑا پرہیزگار شخص وہ ہے جو دکھاوا ترک کرتا ہے چاہے حقدار ہی کیوں نہ ہو۔

(روضۃ الواعظین، ص۴۳۲)

﴿٦٦٨﴾

اَلزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا یُرِیْحُ الْقَلْبَ وَالْبَدَنَ.

دنیا میں زہد اختیار کرنا دل اور بدن کے لیے راحت ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۹)

﴿٦٦٩﴾

اِرْغَبْ فِیْمَا عِنْدَ اللّٰهِ یُحِبُّکَ اللّٰهُ وَ ازْهَدْ مَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ.

جو کچھ خدا کے پاس ہے اس کی خواہش رکھو تا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے پرہیز کرو تا کہ لوگ تمہیں دوست رکھیں۔ (طرائف الحکم، ج۱، ص۲۷۷)

﴿٦٧٠﴾

اَلزُّهْدُ لَیْسَ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلٰکِن اَنْ یَّکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰهِ اَوْثَقُ مِنْهُ بِمَا فِیْ یَدَیْهِ.

زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال کو حرام جانے بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر زیادہ امید رکھے بہ نسبت اس کے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۷۲)

﴿٦٧١﴾

مَا یُعْبَدُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِثْلُ الزُّهْدِ فِی الدُّنْیَا.

دنیا میں زہد اختیار کرنے سے بڑی کوئی عبادت نہیں جو بجالائی جاتی ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۲۶۳)

﴿٦٧٢﴾

مَنْ زَهَدَ فِی الدُّنْیَا هَانَتْ عَلَیْهِ الْمُصِیْبَاتُ.

جو دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے اس پر دنیا کی مصیبتیں آسان ہوتی ہیں۔ (اثنی عشریہ، ص۱۰)

﴿٦٧٣﴾

اِذَا اَرَادَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّهَهُ فِی الدِّیْنِ وَزَهَّدَهُ فِی الدُّنْیَا وَبَصَّرَهُ بِعُیُوْبِ نَفْسِهِ.

جب خداوند عالم کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے دینی سمجھ عطا کرتا ہے اور اسے دنیا میں زہد کرنے کی توفیق دیتا ہے اور اسے اس کے نفس کے عیوب سے آگاہ کرتا ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۰)

۴۸

قناعت اور کفایت کا بیان

فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۝

پس ضرور ہم اس کو زندہ رکھیں گے ایسی حالت میں کہ اس کو حیات طیبہ حاصل رہے۔

(سورہ نحل: آیہ ۹۷)

﴿۶۷۴﴾

طُوۡبٰی لِمَنۡ اَسۡلَمَ وَ کَانَ عَیۡشُہٗ کَفَافًا.

خوشحال ہو اس کا جو اسلام قبول کرے اور اس کا معاش اس کے لیے بقدر کفایت ہو۔

(اصول کافی، ج ۳)

﴿۶۷۵﴾

اِنَّ مَا قَلَّ وَ کَفٰی خَیۡرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَ اَلۡھٰی، اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ الۡکَفَافَ.

جو کم ہو مگر بقدر کفایت ہو اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور انسان کو لہو ولعب میں مبتلا کردے۔ خداوند محمدؐ و آل محمدؐ کو بقدر کفایت رزق عطا فرما۔

(اصول کافی، ج ۳)

﴿۶۷۶﴾

مَا عَالَ مَنِ اقۡتَصَدَ وَ الۡقَنَاعَۃُ مَالٌ لَا تَنۡفَدُ.

جس نے قناعت کی وہ کبھی محتاج نہیں ہوا۔

(مجموعۂ ورام، ج ۲، ص ۲۳۰)

﴿۶۷۷﴾

اِبۡنَ اٰدَمَ عِنۡدَکَ مَا یَکۡفِیۡکَ وَ تَطۡلُبُ مَا یُطۡغِیۡکَ، اِبۡنَ اٰدَمَ لَا بِقَلِیۡلٍ تَقۡنَعُ وَلَا بِکَثِیۡرٍ تَشۡبَعُ.

اے فرزند آدم جو تیرے لیے کافی ہے اتنا تیرے پاس ہے مگر تو اس کی طلب کر رہا ہے جو تجھے سرکشی پر

ابھارے۔ فرزند آدم نہ تو کم پر قناعت کرتا ہے اور نہ تو زیادہ سے سیر ہوتا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۳)

۶۷۸

طُوبٰی لِمَنْ هُدِیَ لِلْاِسْلَامِ وَ کَانَ عَیْشُهٗ کِفَافًا وَ قَنَعَ.

خوشا حال ہو اس کا جسے اسلام کی ہدایت ملے، اس کے پاس بقدر کفایت مال ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔

(اثنی عشریہ، ص۱۳)

۶۷۹

مَنِ اقْتَصَدَ اَغْنَاهُ اللّٰهُ.

جو قناعت کرتا ہے خدا اسے بے نیاز کرتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۶۷)

۶۸۰

اَلْقَنَاعَةُ کَنْزٌ لَا یَفْنٰی.

قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۱۹۲)

۶۸۱

مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰهِ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ.

جو خداوند عالم کی طرف کم رزق پر راضی ہوگا خدا اس سے کم عمل پر راضی رہے گا۔

(طرائف الحکم، ج۱، ص۱۵۵)

۶۸۲

کُنْ قَانِعًا تَکُنْ اَشْکَرَ النَّاسِ.

قناعت کرو تاکہ سب سے زیادہ شکر گزار بنو۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۹۲)

۶۸۳

خِیَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقَانِعُ وَ شِرَارُهُمُ الطَّامِعُ.

مومنوں میں سے بہترین قناعت کرنے والا ہے اور بدترین لالچ کرنے والا ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۱۸)

۴۹

حلم اور صبر کا بیان

وَاصۡبِرُوۡا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیۡنَ٥

(۱) صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔

(۲) اور صبر کیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورہ انفال: آیہ ٤٦)

﴿۶۸۴﴾

اَلصَّبۡرُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ کَالرَّاۡسِ مِنَ الۡجَسَدِ.

صبر کی نسبت ایمان کے ساتھ ایسی ہے جیسی نسبت سر اور جسم کی ہے۔

(اصول کافی، ج۳، باب الصبر، حدیث۳)

﴿۶۸۵﴾

اَلصَّبۡرُ عِنۡدَ الصَّدۡمَةِ اَوۡلٰی.

مصیبت کے وقت صبر کرنا زیادہ قابل تعریف ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۸)

﴿۶۸۶﴾

اَلصَّبۡرُ ثَلاَثَةٌ: صَبۡرٌ عِنۡدَ الۡمُصِیۡبَةِ وَ صَبۡرٌ عَلَی الطَّاعَةِ وَ صَبۡرٌ عَنِ الۡمَعۡصِیَةِ، فَمَنۡ صَبَرَ عَلَی الۡمُصِیۡبَةِ حَتّٰی یَرُدَّهَا بِحُسۡنِ عَزَآئِهَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلاَثَ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَّا بَیۡنَ الدَّرَجَةِ اِلَی الدَّرَجَةِ کَمَا بَیۡنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ، وَ مَنۡ صَبَرَ عَلَی الطَّاعَةِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ سِتَّمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَیۡنَ الدَّرَجَةِ اِلَی الدَّرَجَةِ کَمَا بَیۡنَ تُخُوۡمِ الۡاَرۡضِ اِلَی الۡعَرۡشِ وَ مَنۡ صَبَرَ عَنِ الۡمَعۡصِیَةِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ تِسۡعَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَیۡنَ الدَّرَجَةِ اِلَی الدَّرَجَةِ کَمَا بَیۡنَ تُخُوۡمِ الۡاَرۡضِ اِلٰی مُنۡتَهَی الۡعَرۡشِ.

صبر کی تین قسمیں ہیں: مصیبت کے وقت صبر، اطاعت (کی مشکلات) پر صبر اور گناہوں سے صبر (بچنا)۔ جو شخص مصیبت پر صبر کرتا ہے اور تعزیت والوں اور اظہار ہمدردی کرنے والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے تو خداوند عالم اس کے لیے تین سو درجے لکھ لیتا ہے کہ ہر درجے سے دوسرے درجے تک کا فاصلہ آسمان سے زمین تک کے فاصلے جتنا ہوگا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرتا ہے خداوند عالم اس کے لیے چھ سو درجے لکھ لیتا ہے اور اس کے دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ قعرِ زمین سے لے کر عرش تک کا فاصلہ ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت سے صبر کرتا (رک جاتا) ہے خداوند عالم اس کے لئے چھ سو درجے لکھ لیتا ہے اس کے دو درجوں کا درمیانی فاصلہ زمین کی گہرائی سے لے کر منتہائے عرش تک کا فاصلہ ہے۔

(اصول کافی، ج۳، باب الصبر، حدیث ۱۵)

﴿۶۸۷﴾

وَ مَنْ یَصْبِرْ عَلَی الرَّزِیَّةِ یُعَوِّضْهُ اللّٰهُ.

جو کسی مصیبت پر صبر کرے گا، خداوند عالم اسے اس کا بدلہ دے گا۔ (اثنی عشریہ، ص ۱۰)

﴿۶۸۸﴾

طُوْبٰی لِلْمَسَاکِیْنِ بِالصَّبْرِ وَ هُمْ یَرَوْنَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ.

خوشحال ہو ان محتاجوں کا جو صبر کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو زمین و آسمان کی بادشاہتوں کو دیکھتے ہیں۔

(اصول کافی، ج۳، باب فضل فقراء المسلمین، حدیث ۱۳)

﴿۶۸۹﴾

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ وَالْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ کُلُّهٗ.

صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورے کا پورا ایمان ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۸)

﴿۶۹۰﴾

عِنْدَ فَنَآءِ الصَّبْرِ یَاْتِی الْفَرَجُ.

جب صبر ختم ہوتا ہے تو کشائش آموجود ہوتی ہے (یعنی صبر کے بعد کامیابی ملتی ہے)۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲۴۹)

﴿۶۹۱﴾

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِکُ بِالْحِلْمِ وَ اللِّيْنِ دَرَجَةَ الْعَابِدِ الْمُجْتَهِدِ.

مؤمن حلم اور بردباری کے ذریعے مجتہد عابد کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۴۷)

﴿۶۹۲﴾

مَا اَعَزَّ اللّٰهُ بِجَهْلٍ قَطُّ وَ لَا اَذَلَّ بِحِلْمٍ قَطُّ.

خدا نے جہل کے ذریعے کسی کو عزت نہیں دی اور نہ ہی بردباری کے ہوتے ہوئے کسی کو ذلت دی۔

(اصول کافی، ج۳، باب لعلم)

﴿۶۹۳﴾

اِذَا وَجَّهْتُ اِلٰى عَبْدٍ مِنْ عَبِيْدِيْ مُصِيْبَةً فِيْ بَدَنِهٖ اَوْ مَالِهٖ اَوْ وَلَدِهٖ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ ذٰلِکَ بِصَبْرٍ جَمِيْلٍ اِسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ اَنْ اَنْصِبَ لَهٗ مِيْزَانًا اَوْ اَنْشُرَ لَهٗ دِيْوَانًا.

خداوند عالم نے فرمایا! جب میں اپنے کسی بندے کو کسی مصیبت سے دوچار کرتا ہوں، چاہے یہ مصیبت اس کے بدن، مال یا اولاد میں ہو اور پھر میرا یہ بندہ اس پر صبر جمیل اختیار کرتا ہے تو میں اس بندے کے لیے میزان نصب کرنے یا اس کے نامۂ اعمال کو شائع کرنے سے شرم کرتا ہوں۔ (جامع الاخبار، ص۱۳۶)

﴿۶۹۴﴾

ضَرْبُ الرَّجُلِ بِيَدَيْهِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ اِحْبَاطٌ لِاَجْرِهٖ.

جو شخص مصیبت کے وقت اپنے ہاتھوں سے مارے گا تو اس کا اجر ضائع ہو جائے گا۔

(طرائف الحکم، جلد۲، ص۳۴۸)

﴿۶۹۵﴾

مَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَقَالَ اِذَا ذَكَرَهَا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ جَدَّدَ اللّٰهُ اَجْرَهَا مِثْلَ مَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ اِصَابَتِهٖ.

جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچی ہو اور اگر وہ اس مصیبت کو یاد کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو خداوند عالم اس شخص کو اتنا اجر دے گا جتنا اجر مصیبت پڑتے وقت دیا تھا۔ (سفینۃ البحار، ج۲، ص۶)

۵۰

غصہ ضبط کرنا

وَالۡکَاظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ○

اور غصہ کو روکنے والے ہیں اور لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے والے ہیں۔

(سوره آل عمران: آیه ۱۳٤)

﴿٦٩٦﴾

مَا مِنۡ جُرۡعَةٍ یَتَجَرَّعُهَا الۡاِنۡسَانُ اَعۡظَمُ اَجۡرًا عِنۡدَ اللّٰهِ مِنۡ جُرۡعَةِ غَیۡظٍ فِی اللّٰهِ.

اجر کے اعتبار سے اللہ کے نزدیک سب سے عظیم گھونٹ جو ایک انسان پیتا ہے، غصے کا گھونٹ ہے جسے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پیتا ہے۔ (مجازات النبویه، ص۱۵۲)

﴿٦٩٧﴾

مِنۡ اَحَبِّ السَّبِیۡلِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ جُرۡعَتَانِ: جُرۡعَةُ غَیۡظٍ تَرُدُّهَا بِحِلۡمٍ وَ جُرۡعَةُ مُصِیۡبَةٍ تَرُدُّهَا بِصَبۡرٍ.

اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ دو گھونٹ ہیں: ایک تو غصے کا گھونٹ جسے بردباری کے ذریعے رد کردے اور دوسرا مصیبت کا گھونٹ جسے صبر کے ذریعے برداشت کرے۔

(اصول کافی، ج۳، باب کظم الغیظ، حدیث۹)

﴿٦٩٨﴾

مَنۡ کَظَمَ غَیۡظَهُ وَ هُوَ یَقۡدِرُ عَلٰی اِمۡضَآئِهٖ خَیَّرَهُ اللّٰهُ فِیۡ اَیِّ حُوۡرِ الۡعِیۡنِ شَآءَ اَخَذَ مِنۡهُنَّ.

جو شخص اپنے غصے کو نافذ کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے بھی اسے برداشت کرے، تو خداوند عالم اسے اختیار دے گا کہ حورالعین میں سے جس کسی کو چاہے لے لے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۱۹۰)

﴾۶۹۹﴿

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَ لَوْ شَاءَ اَنْ يُّمْضِيَهُ اَمْضَاهُ اَمْلَا اللّٰهُ قَلْبَهُ اَمْنًا وَ اِيْمَانًا.

جو شخص غصے کو ضبط کرے جبکہ اگر چاہتا تو اس کو نافذ بھی کرسکتا تھا، تو خداوند عالم اس کے دل کو امن وامان سے بھر دے گا۔ (مجموعة ورام، ج ۱، ص ۱۲٤)

﴾۷۰۰﴿

مَا جَرَعَ عَبْدٌ جُرْعَةً اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

جو گھونٹ اللہ کے نزدیک اجر کے اعتبار سے سب سے عظیم ہے غصے کا وہ گھونٹ ہے جسے ایک شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر پی لیتا ہے۔ (مجموعة ورام، ج ۱، ص ۱۲٤)

﴾۷۰۱﴿

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

بہادر اور طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔
(روضة الواعظين، ص ۳۸۰)

﴾۷۰۲﴿

وَجَبَتْ مَحَبَّةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ غَضِبَ فَحَلِمَ.

خدا کی محبت اس شخص کے لیے واجب ہے جو غصہ آنے پر بردباری اختیار کرے۔ (اثنى عشريه، ص ۱۲)

﴾۷۰۳﴿

مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ.

جو اپنے غصے کو روکے گا تو خداوند عالم اس سے اپنے عذاب کو روکے گا۔ (سفينة البحار، ج ۲، ص ۳۱۹)

﴾۷۰۴﴿

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى اِمْضَائِهِ وَ حَلُمَ عَنْهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ شَهِيْدٍ.

جو شخص اپنے غصے کو ضبط کرے جبکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر بھی تھا اور نرم روئی اختیار کرے تو خداوند عالم اسے ایک شہید کا اجر عطا کرتا ہے۔ (مجموعة ورام، ج ۲، ص ۲٦۲)

۵۱

عفو اور چشم پوشی کرنا

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفٰی وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ٥

اور برائی کا بدلہ تو اتنی ہی برائی ہے۔ اس پر بھی جو شخص معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا ثواب خدا کے ذمے ہے۔ (سورہ شوریٰ: آیہ ۴۰)

﴿۷۰۵﴾

عَلَیْکُمْ بِالْعَفْوِ فَاِنَّ الْعَفْوَ لَا یَزِیْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا فَتَعَافَوْا یُعِزُّکُمُ اللّٰهُ.

تم پر معاف کرنا لازم ہے کیونکہ معاف کرنا کسی بندے (معاف کرنے والے) کی عزت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا ہے۔ بس تم معافی دو خدا تمہیں عزت دے گا۔ (اصول کافی، ج ۳، باب العفو، حدیث ۵)

﴿۷۰۶﴾

قَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ اَیُّ عِبَادِکَ اَعَزُّ عَلَیْکَ قَالَ الَّذِیْ اِذَا قَدَرَ عَفَا.

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ پوچھا اے میرے پروردگار میرے بندوں میں سے کونسا بندہ تیرے نزدیک معزز ہے فرمایا وہ جو انتقام کی قدرت پا کر معاف کر دے۔ (جواھر السنیة، ص ۵۷)

﴿۷۰۷﴾

اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی خَیْرِ اَخْلَاقِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَکَ، وَ تُعْطِیْ مَنْ حَرَمَکَ، وَ تَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَکَ.

فرمایا: میں تمہیں دنیا و آخرت کے اخلاق میں سے بہترین اخلاق کی نشاندہی نہ کروں؟ (اور وہ یہ ہے) قطع رحمی کرنیوالوں کے ساتھ صلہ رحمی اختیار کرو، انہیں عطا کرو جو تمہیں محروم کریں، انہیں معاف کرو جو تم پر ظلم کریں۔

(اصول کافی، ج ۳، باب العفو، حدیث ۲)

﴿۷۰۸﴾

مَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ.

جولوگوں کومعاف کرتا ہے خدا اسے معاف کرتا ہے۔ (اثنی عشریه، ص ۱۰)

﴿۷۰۹﴾

ثَلاَ ثَةٌ مِنْ مَّكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: اَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَحْلُمَ عَمَّنْ جَهِلَ عَلَيْكَ.

دنیاو آخرت میں تین چیزیں اچھے اخلاق کی علامت ہیں:

جس نے تم پر ظلم کیا ہے اسے معاف کردو، جوتم سے قطع رحمی کرے اس کے ساتھ صلح رحمی کرواور جوتمہارے ساتھ گستاخی کرے اس کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۴۹)

﴿۷۱۰﴾

اِذَا جُمِعَ الْخَلاَ ئِقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ اَيْنَ اَهْلُ الْفَضْلِ؟ فَيَقُوْمُ اُنَاسٌ وَ هُمْ يَسِيْرٌ فَيَنْطَلِقُوْنَ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ، فَتَلَقَّاهُمُ الْمَلاَ ئِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّا نَرَاكُمْ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلُ الْفَضْلِ، فَيَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ فَضْلُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا اِذَا ظُلِمْنَا غَفَرْنَا وَ اِذَا اُسِيْءَ اِلَيْنَا عَفَوْنَا وَ اِذَا جُهِلَ عَلَيْنَا، حَلُمْنَا، فَيُقَالُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ.

جب قیامت کے دن مخلوقات جمع کی جائیں گی تو ایک منادی ندادے گا کہ صاحبان فضل کہاں ہیں؟ یہ سن کرلوگوں کا ایک چھوٹا سا گروہ اٹھ کر جنت کی طرف چلنے لگے گا۔ راستے میں فرشتوں کا ایک گروہ ان سے ملاقات کرے گا اور پوچھے گا ہم تم لوگوں کو بہت جلدی جنت کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے ہیں؟ وہ جواب دیں گے ہم اہل فضل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے تمہاراوہ فضل وشرف کیا تھا؟ جواب دیں گے ہم وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم پر ظلم کیا جاتا تو ہم بخش دیتے تھے، اگر ہمارے ساتھ کوئی برائی کرتا تو اسے معاف کردیتے تھے اور ہمارے ساتھ گستاخی کی جاتی تھی تو نہ صرف درگذر بلکہ بردباری اختیار کرتے تھے۔ پس اس وقت ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہوجاؤ۔ کیا ہی اچھی جزا ہے۔ عمل کرنے والوں کے لیے۔

(مجموعهٔ ورام، ج ۱، ص ۱۲٤)

﴿۱۱۷﴾

يُنَادِىْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ اَجْرٌ فَلْيَقُمْ فَلاَ يَقُوْمُ اِلاَّ الْعَافُوْنَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَهُ تَعَالٰى: فَمَنْ عَفٰى وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ.

قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا جس کسی کا کوئی اجر خدا کے ذمے ہو کھڑا ہو جائے۔ تو اس وقت معاف کرنے والوں کے علاوہ اور کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جو کوئی معاف کرتا ہے اور اپنی اصلاح کرتا ہے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ (سفینۃ البحار، ج۲، ص۲۰۸)

۵۲

لوگوں کے ساتھ مدارات کرنا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۝

تو (اے پیغمبرؐ!) یہ بھی خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم سا نرم دل سرداران کو ملا اور تم اگر بدمزاج اور سخت دل ہوتے تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد سے تتر بتر ہو گئے ہوتے۔

(سورہ آل عمران: آیہ ۱۵۹)

﴿۱۲﴾

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ كَمَا اَمَرَنِیْ بِاَدَآءِ الْفَرَآئِضِ.

میرے پروردگار نے مجھے لوگوں کے ساتھ مدارات کرنے کا حکم اسی طرح دیا جیسے کہ فرائض کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (اصول کافی، ج ۳)

﴿۱۳﴾

مُدَارَاةُ النَّاسِ نِصْفُ الْاِيْمَانِ، وَالرِّفْقُ بِهِمْ نِصْفُ الْعَيْشِ.

لوگوں کے ساتھ مدارات کرنا نصف ایمان ہے اور ان کے ساتھ نرم خوئی نصف زندگی ہے۔

(اصول کافی، ج ۳)

﴿۱۴﴾

اَلرِّفْقُ يُمْنٌ وَ الْخُرْقُ شُوْمٌ.

نرمی اور مدارات برکت کا باعث ہے جبکہ بدخلقی بدبختی ہے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲۱۹)

﴿۱۵﴾

اُمِرْتُ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ كَمَا اُمِرْتُ بِتَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ.

مجھے لوگوں کے ساتھ مدارات کرنے کا حکم اسی طرح دیا گیا جیسے تبلیغ رسالت کا حکم دیا گیا ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۱۶﴾

مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ.

جو نرمی سے محروم ہے وہ تمام کی تمام بھلائیوں سے محروم ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۱۷﴾

اَلرِّفْقُ لَمْ يُوضَعْ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ.

نرمی جس چیز میں بھی رکھی گئی ہے اس کے لیے زینت کا باعث ہے اور جس چیز سے بھی نرمی اٹھائی گئی تو پھر اس کی بدنامی کا سبب ہے۔ (سفینۃ البحار، ج۱، ص۵۳۲)

﴿۱۸﴾

تُحْرَمُ النَّارُ عَلٰى كُلِّ سَهْلٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ.

جہنم کی آگ ہر اس آدمی پر حرام ہے جو نرم خو، آسان گیر اور لوگوں کے قریب ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۳۲)

﴿۱۹﴾

اِنَّ فِي الرِّفْقِ الزِّيَادَةَ وَالْبَرَكَةَ وَ مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

نرمی میں اضافہ اور برکت ہے اور جو نرمی سے محروم ہے وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہے۔

(اصول کافی، ج۳، باب الرفق، حدیث۷)

﴿۲۰﴾

مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ.

لوگوں کے ساتھ مدارات کرنا ایک قسم کا صدقہ ہے۔ (روضة الواعظين، ص ٣٨٠)

﴿ ٧٢١ ﴾

اَلرِّفْقُ رَأسُ الْحِكْمَةِ.

نرمی ہر حکمت کا سرنامہ ہے۔ (اثنى عشريه، ص ٩.٨)

﴿ ٧٢٢ ﴾

اَلرِّفْقُ فِی الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ التِّجَارَةِ.

زندگی میں نرمی و مدارات کچھ تجارتوں سے بہتر ہے (یعنی نرم خوئی کے ذریعے انسان بعض تجارتوں سے بھی زیادہ منفعت پاتا ہے)۔ (اثنى عشريه، ص٨و٩)

﴿ ٧٢٣ ﴾

مَا مِنْ عَمَلٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ مِنَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَ الرِّفْقِ بِعِبَادِهٖ وَ مَا مِنْ عَمَلٍ اَبْغَضُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ وَ الْعُنْفِ عَلٰى عِبَادِهٖ.

اللہ پر ایمان لانے اور اس کے بندوں کے ساتھ نرمی کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عمل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں پسندیدہ نہیں اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عمل اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ نہیں۔ (سفينة البحار، ج١، ص٥٣٢)

﴿ ٧٢٤ ﴾

لَوْ كَانَ الرِّفْقُ خَلْقًا يُرٰى، مَا كَانَ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْءٌ اَحْسَنُ مِنْهُ.

اگر نرمی ایک مجسم مخلوق ہوتی تو اللہ کی مخلوقات میں سے کوئی بھی اس سے بڑھ کر خوبصورت نہ ہوتی۔

(اصول كافى، ج٣، باب الرفق، حديث ١٣و١٥)

﴿ ٧٢٥ ﴾

مَا اصْطَحَبَ اثْنَانِ اِلَّا كَانَ اَعْظَمُهُمَا اَجْرًا وَ اَحَبُّهُمَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهٖ.

کوئی بھی دو افراد ایک دوسرے کی ہمنشینی نہیں کرتے مگر یہ کہ ان میں سے جو بھی اپنے دوست کی نسبت زیادہ نرم خو ہوتا ہے خداوند عالم کے ہاں اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے اور خدا اسے زیادہ دوست رکھتا ہے۔

(اصول کافی، ج ۲، باب الرفق، حدیث ۱۳ و ۱۵)

﴿۲۶﴾

اَعۡقَلُ النَّاسِ اَشَدُّهُمۡ مُدَارَاةً لِلنَّاسِ وَ اَذَلُّ النَّاسِ مَنۡ اَهَانَ النَّاسَ.

لوگوں میں سب سے زیادہ عاقل وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ نرمی کرتے ہوئے مدارات سے پیش آتا ہے اور لوگوں میں ذلیل ترین وہ ہے جو لوگوں کی توہین کرتا ہے۔ (سفینة البحار، ج ۱، ص ۴٤١)

﴿۲۷﴾

مَنۡ رَفِقَ بِاُمَّتِیۡ رَفِقَ اللّٰهُ بِهِ.

جو کوئی میری امت کے ساتھ نرمی کرے گا خدا اس کے ساتھ نرمی کرے گا۔ (اثنی عشریه: ص ١٠)

۵۳

معاشرت اور ہمنشینی

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ٥

مخلص دوست بھی اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے مگر صاحبان تقویٰ کہ وہ باہم دوست ہوں گے۔ (سورہ زخرف: آیہ ٤٧)

۷۲۸

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ وَ قَرِیْنِہٖ.

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ (اصول کافی، ج ٤، باب مجالسة اهل المعاصی، حدیث ٣)

۷۲۹

اَلْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَالْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ.

نیک ہمنشین تنہائی سے بہتر ہے اور تنہائی بُرے ہمنشین سے بہتر ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج ٢، ص ٦١)

۷۳۰

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا.

مؤمن کے علاوہ کسی کی ہمنشینی اختیار مت کرو۔ (مجموعۂ ورام، ج ٢، ص ٦١)

۷۳۱

قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ لِعِیْسٰی یَا رُوْحَ اللّٰہِ مَنْ نُجَالِسُ؟ قَالَ: مَنْ یُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہٗ، وَیَزِیْدُ فِیْ عِلْمِکُمْ مَنْطِقُہٗ، وَ یُرَغِّبُکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ.

حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ اے روح اللہ! ہم کس کی ہمنشینی اختیار کریں؟ فرمایا جن کا

دیدار تمہیں خدا کی یاد دلائے اور اس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور اس کا کردار تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(اصول کافی، ج ۳، باب مجالسة العلماء، حدیث ۳ و ٤)

﴿۲۳۲﴾

مُجَالَسَةُ اَهْلِ الدِّيْنِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

دیندار لوگوں کی ہمنشینی دنیا و آخرت کا شرف ہے۔

(اصول کافی، ج ۳، باب مجالسة العلماء، حدیث ۳ و ٤)

﴿۲۳۳﴾

لَا خَيْرَ فِيْ صُحْبَةِ مَنْ لَا يَرٰى لَكَ مِنَ الْحَقِّ.

جو تمہاری حقداری کا قائل نہ ہو اس کی ہمنشینی میں کوئی بھلائی نہیں۔ (اثنی عشریه، ص ۱۵)

﴿۲۳۴﴾

فَلْيَكُنْ جُلَسَآئُكَ الْاَبْرَارَ وَ اِخْوَانُكَ الْاَتْقِيَآءَ وَ الزُّهَّادَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ: اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ○

تمہارے ہمنشین نیکوکار ہونے چاہئیں اور تمہارے دوست متقی اور پرہیزگار ہونے چاہئیں۔ کیونکہ خداوند عالم نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن متقین کے علاوہ دوست ایک دوسرے کے دشمن بنیں گے۔

(بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۱۰۰)

﴿۲۳۵﴾

لَا تَجْلِسُوْا اِلَّا عِنْدَ مَنْ يَدْعُوْكُمْ مِنَ الْخَمْسِ اِلَى الْخَمْسِ: مِنَ الشَّكِّ اِلَى الْيَقِيْنِ، وَ مِنَ الْكِبْرِ اِلَى التَّوَاضُعِ، وَ مِنَ الرِّيَآءِ اِلَى الْاِخْلَاصِ، وَ مِنَ الْعَدَاوَةِ اِلَى النَّصِيْحَةِ، وَ مِنَ الرَّغْبَةِ اِلَى الزُّهْدِ.

تم لوگوں کی ہمنشینی اختیار نہ کرو سوائے ان کے جو تمہیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف دعوت دیں: شک سے یقین کی طرف، تکبر سے انکساری کی طرف، ریاکاری اور دکھاوے سے (عبادت میں) اخلاص کی طرف،

دشمنی سے خیر خواہی کی طرف اور دنیا کی رغبت سے زہد کی طرف۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۱۱۰)

﴿۷۳۶﴾

اَلْاَ نْبِیَآءُ قَادَةٌ وَ الْفُقَهَآءُ سَادَةٌ وَ مُجَالَسَتُهُمْ زِیَادَةٌ.

انبیاء رہبر ہیں، فقہاء سردار ہیں اور ان کی ہمنشینی زیادہ سے زیادہ رکھی جائے (کیونکہ اس سے ایمان اور علم بڑھتا ہے)۔ (اثنی عشریہ: ص۱۰)

﴿۷۳۷﴾

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ مَنْ یُجَالِسُ، فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ الْمَرْءُ وَ لْیَنْظُرْ مَنْ یُجَالِسُ.

آدمی اسی کے دین پر ہوتا ہے جو اس کا ہمنشین ہے۔ پس بندے کو چاہیے کہ خدا سے ڈرے اور یہ دیکھے کہ کس کے ساتھ ہمنشینی رکھتا ہے۔ (طرائف الحکم، ج۱، ص۲۶۵)

۵۴

غیبت اور عیبِ جوئی

وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ۝

اور آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، تم تو ضرور اس سے نفرت کرو گے۔

(سورہ حجرات: آیہ ۱۲)

۴۳۸

اَلْغِیْبَةُ اَسْرَعُ فِیْ دِیْنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْاَکِلَةِ فِیْ جَوْفِهٖ.

غیبت کسی مسلمان کے دین پر اس سے زیادہ جلدی اثر انداز ہوتی ہے جتنی تیزی سے جذام کی بیماری کسی کے جسم میں اثر انداز ہوتی ہے۔

(اصول کافی، ج ٤، باب الغیبة والبهت، حدیث ١)

۴۳۹

یَاْتِی الرَّجُلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ قَدْ عَمِلَ الْحَسَنَاتِ فَلَا یَرٰی فِیْ صَحِیْفَتِهٖ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَیْئًا فَیَقُوْلُ اَیْنَ حَسَنَاتِیَ الَّتِیْ عَمِلْتُهَا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَیُقَالُ لَهٗ ذَهَبَتْ بِاغْتِیَابِکَ لِلنَّاسِ وَ هِیَ لَهُمْ عِوَضُ اغْتِیَابِهِمْ.

قیامت کے دن ایک شخص ایسا آئے گا جس نے نیکیاں کی ہوں گی مگر وہ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں موجود نہیں ہوں گی۔ وہ کہے گا میری وہ نیکیاں کہاں ہیں جنہیں میں دنیا میں بجا لایا؟ اس سے کہا جائے گا تمہاری تمام نیکیاں لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے ختم ہو گئیں اور ان کے لیے ان کی، کی جانے والی غیبت کا بدلہ بن گئیں۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ١١٨)

﴿۴۰﴾

لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ.

مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ہی ان کے پوشیدہ عیبوں کی جستجو کرو۔ (اثنی عشریه، ص١٦)

﴿۴۱﴾

مَنِ اغْتَابَ مُسْلِمًا اَوْ مُسْلِمَةً لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى صَلٰوتَهٗ وَلَا صِيَامَهٗ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً اِلَّا اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ.

جو کسی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کرے گا خداوند عالم اس کی چالیس دن رات تک کی نماز اور روزہ کو قبول نہیں کرے گا، مگر یہ کہ جس کی غیبت کی تھی وہ اگر معاف کردے۔ (جامع الاخبار، ص١٠٩)

﴿۴۲﴾

مَنِ اغْتَابَ مُسْلِمًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يُؤْجَرْ عَلٰى صِيَامِهٖ.

جو روزہ دار ماہ رمضان میں کسی مسلمان کی غیبت کرے گا اسے اس کے روزہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(جامع الاخبار، ص١٠٩)

﴿۴۳﴾

اَلصَّائِمُ فِيْ عِبَادَةٍ وَ اِنْ كَانَ نَائِمًا عَلٰى فِرَاشِهٖ مَا لَمْ يَغْتَبْ مُسْلِمًا.

روزہ دار چاہے اپنے بستر پر سویا ہوا ہی کیوں نہ ہو حالت عبادت میں ہے، جب تک کہ وہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ (سفينة البحار، ج٢، ص٣٣٧)

﴿۴۴﴾

مَنْ مَّدَحَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِيْ وَجْهِهٖ وَ اغْتَابَهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ فَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْعِصْمَةِ.

جو شخص اپنے کسی بھائی کے سامنے تو اس کی تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرے تو ان کے درمیان تحفظ کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (امالی صدوق مجلس ٨٥، حديث ٢١)

﴾۷۴۵﴿

اِحْذَرِ الْغِيْبَةَ وَ النَّمِيْمَةَ فَاِنَّ الْغِيْبَةَ تُفْطِرُ وَ النَّمِيْمَةَ تُوْجِبُ عَذَابَ الْقَبْرِ.

غیبت اور چغلی سے پرہیز کرو۔ کیونکہ غیبت روزے کو باطل کر دیتی ہے اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴾۷۴۶﴿

اِيَّاكُمْ وَالْغِيْبَةَ، فَاِنَّ الْغِيْبَةَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اِنَّ الرَّجُلَ يَزْنِىْ وَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ وَ اِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ.

خبردار غیبت نہ کرنا کیونکہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے، کیونکہ جو شخص زنا کر کے توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول کرتا ہے، مگر غیبت اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک جس کی غیبت کی تھی وہ خود معاف نہ کرے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۱۵)

﴾۷۴۷﴿

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ.

جو شخص اپنے کسی (دینی) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی آبرو کا دفاع کرے تو خداوند عالم پر لازم ہوتا ہے کہ اسے جہنم کے عذاب سے آزاد کر دے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۱۹)

﴾۷۴۸﴿

حَدُّ الْغِيْبَةِ اَنْ تَقُوْلَ فِىْ اَخِيْكَ مَا هُوَ فِيْهِ فَاِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَذَاكَ بُهْتَانٌ لَهٗ.

غیبت کی حد یہ ہے کہ آدمی کسی کے بارے میں ایسی بات کہہ دے جو اس میں موجود ہو اور اگر ایسی بات کہہ دے جو اس میں موجود نہ ہو تو یہ تہمت ہے۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص۱۹۰)

﴾۷۴۹﴿

كَفَّارَةُ الْاِغْتِيَابِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ.

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی تھی اس کے لیے اللہ سے طلب مغفرت کر دے۔

(طرائف الحکم، ج۲، ص۳۵۵، نقل از امالی طوسی)

۵۵

غصہ اور ناراضگی

وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝

اور جب غصہ آ جاتا ہے تو بخش کر دیتے ہیں۔ (سورہ شوری: آیہ ۳۷)

﴿۷۵۰﴾

اَلْغَضَبُ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ.

غصہ ایمان کو اس طرح فاسد کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو فاسد کرتا ہے۔

(اصول کافی، ج ۳، باب الغضب، حدیث ۱)

﴿۷۵۱﴾

اَلَا اِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِيْ جَنْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَ انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ؟

جان لو کہ غصہ ایک آگ ہے جو بنی آدم کے دل میں لگ جاتی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ غصہ آتا ہے تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ (مجازات النبویہ، ص ۲۰۳)

﴿۷۵۲﴾

مَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جو لوگوں سے اپنا غضب روکے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس سے جہنم کا عذاب روک لے گا۔

(اصول کافی، ج ۳، باب الغضب، حدیث ۱۴)

﴿۷۵۳﴾

لَا تَغْضَبْ فَاِذَا غَضِبْتَ فَاقْعُدْ وَ تَفَكَّرْ فِيْ قُدْرَةِ الرَّبِّ عَلَى الْعِبَادِ وَ حِلْمِهٖ عَنْهُمْ وَ

اِذَا قِيْلَ لَکَ، اتَّقِ اللّٰهَ فَانْبِذْ غَضَبَکَ وَ رَاجِعْ حِلْمَکَ.

(حضرت علیؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا) کسی پر غصہ نہ کرنا۔ کسی پر غصہ آئے تو بیٹھ جاؤ اور بندوں پر خدا کی قدرت کے بارے میں غور کرو اور اس کی بردباری کے بارے میں سوچو اور جب تمہیں کہا جائے کہ خدا سے ڈرو تو فوراً غصے کو ترک کر کے بردباری اختیار کرو۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۷۵۴﴾

اَشَدُّکُمْ مَنْ مَّلَکَ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ.

تم میں سب سے زیادہ طاقتور وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۷۵۵﴾

اِذَا غَضِبْتَ فَاسْکُتْ.

جب تمہیں طیش آئے تو خاموشی اختیار کرو۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۲۳)

۵۶

حسد اور رشک کے بارے میں

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے۔ (سورہ فلق: آیہ ۵)

﴿۷۵۶﴾

اَلْحَسَدُ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.

حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (مجازات النبویہ، ص ۲۲۱)

﴿۷۵۷﴾

اِنَّ لِنِعَمِ اللّٰهِ اَعْدَآءً قِيلَ وَ مَا اَعْدَآءُ نِعَمِ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ.

فرمایا بے شک خدا کی نعمتوں کے بھی کچھ دشمن ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ نعمتوں کے دشمن کون ہیں؟ فرمایا یہ دشمن وہ ہیں جو لوگوں سے ان نعمتوں کی بنا پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دی ہیں۔

(جامع الاخبار، ص ۱۸۶)

﴿۷۵۸﴾

اَقَلُّ النَّاسِ رَاحَةً الْحَسُوْدُ.

حاسد دنیا میں بہت کم آرام پاتا ہے۔ (روضة الواعظین، ص ۴۲۴)

﴿۷۵۹﴾

اِيَّاكُمْ وَ الْحَسَدَ فَاِنَّ قَابِيْلَ حَمَلَهُ الْحَسَدُ عَلٰى قَتْلِ اَخِيْهِ هَابِيْلَ.

خبردار حسد سے بچے رہو کیونکہ حسد نے ہی قابیل کو اپنے بھائی ہابیل کے قتل پر ابھارا تھا۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲۱۱)

﴿۲۶۰﴾

اَلْحَاسِدُ جَاحِدٌ لِاَنَّهُ لَمْ يَرْضَ بِقَضَآءِ اللّٰهِ.

حسد کرنے والا انکار کرنے والا ہے کیونکہ وہ خدا کے فیصلے پر راضی نہیں۔

(ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۲۱۱)

﴿۲۶۱﴾

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ: يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسُدَنَّ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتَيْتُهُمْ مِنْ فَضْلِيْ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى ذَالِكَ وَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ، فَاِنَّ الْحَاسِدَ سَاخِطٌ لِنِعَمِيْ، صَادٌّ لِقَسْمِيَ الَّذِيْ قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِيْ وَ مَنْ يَّكُ كَذَالِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَ لَيْسَ مِنِّيْ.

خداوند عالم نے حضرت موسیٰ ابن عمران سے کہا اے فرزند عمران! لوگوں کو جو کچھ میں نے اپنے مہربانی سے بخشا ہے اسکی بنا پر ان کے ساتھ حسد نہ کر، نہ اس پر اپنی آنکھیں جما اور نہ ہی اس پر دل لگا۔ کیونکہ حسد کرنے والا میری دی ہوئی نعمتوں کے بارے میں ناراضگی رکھنے والا ہے اور میری تقسیم جو میں نے اپنے بندوں میں کی ہے، اسے روکنے والا ہے۔ جو کوئی ایسا ہے میں اس سے نہیں اور نہ ہی وہ مجھ سے ہے۔ (اصول کافی، ج ۳، باب الحسد، حدیث ۶)

﴿۲۶۲﴾

اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اَنْ يَكْثُرَ لَهُمُ الْمَالُ فَيَتَحَاسَدُوْنَ وَ يَقْتَتِلُوْنَ.

میں اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف اس کا کرتا ہوں کہ ان کے اموال بہ کثرت ہوں اور وہ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگیں اور قتل کرنے لگیں۔

(مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۲۷)

﴿۲۶۳﴾

اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى قَضَآءِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ فَاِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ.

اپنے کاموں اور ضروریات کے پورا ہونے کے لیے انہیں پوشیدہ رکھ کر مدد حاصل کرو کیونکہ جس کسی کے پاس بھی کوئی نعمت ہے اس پر حسد کیا جاتا ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۲۷)

۵۷

خود پسندی اور تکبر

اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ○

کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟۔ (سورہ زمر: آیہ ٦٠)

﴿٧٦٤﴾

اَکْثَرُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ.

اکثر لوگ جو جہنم میں داخل ہوں گے تکبر کرنے والے ہوں گے۔ (مجموعۂ ورام، ج٢، ص٦٦)

﴿٧٦٥﴾

لَوْلَا اَنَّ الذَّنْبَ خَیْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ ، مَا خَلَی اللّٰهُ بَیْنَ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ وَ بَیْنَ ذَنْبٍ اَبَدًا.

اگر خود پسندی اور تکبر سے گناہ بہتر نہ ہوتا تو خداوند عالم کبھی بھی بندۂ مومن اور گناہ کے درمیان خلوت رہنے نہ دیتا۔ (طرائف الحکم، ج١، ص٣١٠، نقل از وسائل الشیعه)

﴿٧٦٦﴾

اٰفَةُ الْحَسَبِ الْاِفْتِخَارُ وَ الْعُجْبُ.

حسب کے لئے خود پسندی اور تکبر آفت ہے۔ (اصول کافی، ج٤، باب الفخر والکبر، حدیث٢)

﴿٧٦٧﴾

مَنِ اخْتَالَ فَقَدْ نَازَعَ اللّٰهَ فِیْ جَبَرُوْتِهٖ .

جو شخص خود پسندی کرتے ہوئے اتراتا ہے ایسا شخص خداوند عالم کی جبروت کے ساتھ جھگڑا کرنے والا ہے۔

(امالی صدوق، مجلس٦٦، حدیث١)

﴿۷۶۸﴾

مَنْ مَاتَ وَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ لَمْ یَجِدْ رَآئِحَةَ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ یَّتُوْبَ قَبْلَ ذٰلِکَ.

جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا۔ لیکن یہ کہ وہ اس (موت) سے پہلے توبہ کرلے۔ (بحار الانوار، ص۷۷، س۹۰)

﴿۷۶۹﴾

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِدَاوٗدَ: یَادَاوٗدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِیْنَ وَاَنْذِرِ الصِّدِّیْقِیْنَ، قَالَ کَیْفَ اُبَشِّرُ الْمُذْنِبِیْنَ وَ اُنْذِرُ الصِّدِّیْقِیْنَ؟ قَالَ یَادَاوٗدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِّیْ اَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَاَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ، وَاَنْذِرِ الصِّدِّیْقِیْنَ اَنْ لَّا یُعْجِبُوْا بِاَعْمَالِهِمْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ عَبْدٌ اَنْصِبُهٗ لِلْحِسَابِ اِلَّا هَلَکَ.

خداوند عالم نے حضرت داؤدؑ سے فرمایا: اے داؤدؑ! میرے گناہگار بندوں کو خوشخبری دو اور میرے دوستوں کو ڈراؤ۔ حضرت داؤدؑ نے پوچھا: میں گناہگاروں کو کیونکر خوشخبری دوں اور دوستوں کو کیونکر ڈراؤں؟ خداوند عالم نے فرمایا: اے داؤدؑ! گناہگاروں کو خوشخبری دو کہ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں اور ان کے گناہوں کو معاف کروں گا اور میرے دوستوں کو ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال صالحہ کی بناء پر خود پسند نہ بنیں کیونکہ میں نے جس بندے کے حساب کے لیے بھی میزان نصب کیا وہ ہلاکت میں پڑا۔ (طرائف الحکم، ج۱، ص۳۱۱، نقل از وسائل الشیعہ)

﴿۷۷۰﴾

قَالَ مُوْسٰی لِاِبْلِیْسَ، اَخْبِرْنِیْ بِالذَّنْبِ الَّذِیْ اِذَا اَذْنَبَهُ ابْنُ اٰدَمَ اسْتَحْوَذْتَ عَلَیْهِ، قَالَ اِذَا اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ وَ اسْتَكْثَرَ عَمَلَهٗ وَ صَغُرَ فِیْ عَیْنِهٖ ذَنْبُهٗ.

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے پوچھا: مجھے اس گناہ کے بارے میں بتا جس کا ارتکاب کوئی انسان کرتا ہے تو تو اس پر خوش ہوتا ہے۔ ابلیس نے کہا: جب کوئی انسان خود پسندی کرے، اپنے عمل کو زیادہ سمجھے اور اس کا گناہ اس کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (اصول کافی، ج۳، باب العجب، حدیث۸)

۵۸

ظلم و ستم کا بیان

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝

اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر پھٹکار (برستی) ہوگی اور ان کے لئے بہت برا گھر (جہنم) ہے۔ (سورہ المؤمن: آیہ ۵۲)

﴿۷۷۱﴾

اِتَّقُوْا الظُّلْمَ فَاِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ظلم کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ قیامت کے دن کے لیے اندھیرا ہے۔

(اصول کافی، ج ٤، باب الظلم، حدیث ١٠ و٢٣)

﴿۷۷۲﴾

مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ.

جو کوئی بدلہ ملنے سے ڈرتا ہے لوگوں پر ظلم کرنے سے باز رہتا ہے۔

(اصول کافی، ج ٤، باب الظلم، حدیث ١٠ و٢٣)

﴿۷۷۳﴾

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِشْتَدَّ غَضَبِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَ مَنْ لَّا يَجِدُ نَاصِرًا غَيْرِيْ.

خداوندعالم فرماتا ہے میرا غضب اس پر شدید ہوگا جو کسی ایسے پر ظلم کرے جو میرے علاوہ کوئی مددگار نہ رکھتا ہو۔

(جواهر السنیه، ص١١٩)

﴿۷۷۴﴾

اِيَّاكُمْ وَ الظُّلْمَ فَاِنَّهُ يَخْرِبُ قُلُوْبَكُمْ.

خبردار ظلم سے باز رہو کیونکہ ظلم تمہارے دلوں کو خراب کرتا ہے۔ (صحیفة الرضا، حدیث٣٢)

﴿۷۷۵﴾

مَنْ مَّشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُعِيْنَهُ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِيْمَانِ.

جو شخص کسی ظالم کے ساتھ چلے تا کہ اس کی مدد کرے، اس حال میں کہ وہ اس کے ظالم ہونے کو بھی جانتا ہو، تو وہ ایمان سے خارج ہوا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۶۹)

﴿۷۷۶﴾

مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا لِيُبْطِلَ حَقًّا فَقَدْ بَرِیءَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَ ذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ.

جو کسی کا حق ضائع کرنے کے لئے کسی ظالم کی مدد کرے تو ایسا شخص خدا اور رسولؐ کے ذمے سے بری ہوا (یعنی خدا اور رسولؐ کا اس کے لیے کوئی ذمہ نہیں)۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۳۳)

﴿۷۷۷﴾

دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَ اِنْ كَانَ فَاجِرًا.

مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے چاہے وہ فاسق وفاجر ہی کیوں نہ ہو۔ (اثنی عشریه، ص۱۰، ۱۸)

﴿۷۷۸﴾

لَيْسَ شَیْءٌ اَسْرَعَ عُقُوْبَةً مِنَ الْبَغْیِ.

ظلم وبغاوت کی سزا سے بڑھ کر اور کوئی سزا نہیں جو جلدی پہنچتی ہو (کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا ظلم کی سزا سے زیادہ جلدی پہنچتی ہو)۔ (اثنی عشریه، ص۱۰و۱۸)

﴿۷۷۹﴾

مَنْ دَلَّ جَائِرًا عَلٰی جَوْرٍ كَانَ قَرِيْنَ هَامَانَ فِیْ جَهَنَّمَ.

جو کسی ظالم کی رہنمائی کرے وہ جہنم میں ہامان کے ساتھ ہوگا۔ (سفینة البحار، ج۲، ص۱۰۷)

﴿۷۸۰﴾

لَوْ بَغٰی جَبَلٌ عَلٰی جَبَلٍ لَدُكَّ الْبَاغِیْ.

اگر ایک پہاڑ بھی دوسرے پہاڑ پر ظلم کرے گا تو ظلم کرنے والا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۵۳)

﴿۷۸۱﴾

مَنْ ظَلَمَ اَحَدًا فَفَاتَهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لَهُ فَاِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ.

جو شخص کسی پر ظلم کرے اور وہ (مظلوم) مر جائے تو ظالم کو چاہیے کہ اس کے لیے مغفرت طلب کرے کیونکہ یہ کام اس کے ظلم کا کفارہ بنے گا۔ (اصول کافی، ج۴، باب الظلم، حدیث؟؟)

۵۹

کنجوسی اور لالچ کے بارے میں

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ مَنْ يَتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ○

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور جو شخص (ان باتوں سے) روگردانی کرے تو خدا بھی بے نیاز ہے اور لائق حمد وثنا ہے۔ (سورہ حدید: آیہ ۲۳)

﴿۷۸۲﴾

خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُسْلِمٍ اَلْبُخْلُ وَ سُوْءُ الْخُلْقِ.

ایک مسلمان میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوسکتیں: کنجوسی اور بد خلقی۔

(خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث ۱۰۱)

﴿۷۸۳﴾

لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَ الْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا.

بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔

(خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث ۱۰۱و۱۰۲)

﴿۷۸۴﴾

اَلْحِرْصُ عَلَى الدُّنْيَا مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ.

دنیا کی لالچ نفاق کی نشانیوں میں سے ہے۔ (اثنی عشریه، ص۱۲)

﴿۷۸۵﴾

يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَ يَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ.

فرزند آدم بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی ہیں: مال کی طمع اور لمبی عمر کی طمع۔

(مجازات النبویه، ص ۳۵۱)

﴿۷۸۶﴾

لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ.

اگر فرزند آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا۔ آدمی کا پیٹ مٹی کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں بھرتا اور توبہ کرنے والے کی توبہ کو خداوند عالم قبول کرتا ہے۔

(روضة الواعظين، ص ۴۲۹)

﴿۷۸۷﴾

يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَ يَبْقٰى مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ وَ الْاَمَلُ.

فرزند آدم بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں (جوان) باقی رہتی ہیں: لالچ اور آرزو۔

(روضة الواعظين، ص ۴۲۹)

﴿۷۸۸﴾

اَلشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ.

کنجوسی جہنم کا ایک درخت ہے۔ پس جو کنجوس ہے وہ اس کی ٹہنی پکڑ لیتا ہے جو اسے جہنم میں پہنچاتی ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۷۱)

﴿۷۸۹﴾

اِنَّ صَلَاحَ اَوَّلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالْيَقِيْنِ وَ هَلَاكَ اٰخِرِهَا بِالشُّحِّ وَالْاَمَلِ.

اس امت کی اوّلین اصلاح زہد اور یقین کی بناء پر تھی اور اس کی آخری ہلاکت بخل اور آرزو کی وجہ سے ہوگی۔

(خصال صدوق، باب الاثنين، حديث ۱۱۰)

﴿۷۹۰﴾

اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّهُ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّسْفِكُوْا دِمَآئَهُمْ وَ يَسْتَحِلُّوْا مَحَارِمَهُمْ.

خبردار! بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کیا اور انہیں اس بات پر ابھارا کہ وہ خون بہائیں اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھیں۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۷۱)

﴿۷۹۱﴾

اِنَّ الْبَخِيْلَ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ.

بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم کے قریب ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۷۱)

﴿۷۹۲﴾

لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا وَلَا حَرِيْصًا وَلَا شَحِيْحًا.

مومن بزدل، حریص اور بخیل نہیں ہوسکتا۔ (خصال صدوق، باب الثلاثة، حدیث۷)

﴿۷۹۳﴾

اَقَلُّ النَّاسِ رَاحَةً الْبَخِيْلُ وَ اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ.

تمام لوگوں کی نسبت بخیل کو کم راحت نصیب ہوتی ہے اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو خدا کی واجب کی ہوئی مالی عبادات میں بخل کرے۔ (سفینۃ البحار، ج۱، ص۶۰)

﴿۷۹۴﴾

اِيَّاكُمْ وَ الشُّحَّ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ اَمَرَهُمْ بِالْكِذْبِ فَكَذَبُوْا وَ اَمَرَهُمْ بِالظُّلْمِ فَظَلَمُوْا وَ اَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا.

خبردار! بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے والوں کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ اس نے انہیں جھوٹ بولنے پر مجبور کیا تو انہوں نے جھوٹ بولا، ظلم کا حکم دیا تو انہوں نے ظلم کیا اور قطع رحمی پر مجبور کیا تو انہوں نے قطع رحمی کی۔

(خصال صدوق، باب الثلاثة، حدیث۲۰۳)

﴿۷۹۵﴾

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَخِیْلَ فِیْ حَیَاتِہٖ وَ السَّخِیَّ بَعْدَ وَفَاتِہٖ.

خداوند عالم اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو زندگی میں بخیل ہو اور مرنے کے بعد سخی بنے۔

(طرائف الحکم، ج ۱، ص ۱۲۲)

﴿۷۹۶﴾

اَغْنَی النَّاسِ مَنْ لَمْ یَکُنْ لِلْحِرْصِ اَسِیْرًا.

لوگوں میں سب سے بڑا تونگر وہ ہے جو حرص کا قیدی نہیں۔ (سفینة البحار، ج ۱، ص ۲۴۲)

﴿۶۰﴾

ریاکاری (دکھاوا)

یُرَآؤُنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا○

اور فقط لوگوں کو دکھاتے ہیں اور دل سے تو خدا کو کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں۔ (سورہ نسآء: آیہ ۱۴۲)

﴿۷۹۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ عَمَلًا فِیْهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ رِیَآءٍ.

خداوند عالم ایسے کسی عمل کو قبول نہیں کرے گا جس میں ذرہ برابر بھی ریا شامل ہو۔

(مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۸۷)

﴿۷۹۸﴾

اِنَّ الْمُرَآئِیْ یُنَادٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَا فَاجِرُ یَا غَادِرُ یَا مُرَآئِیْ ضَلَّ عَمَلُکَ وَ حَبِطَ اَجْرُکَ، اِذْهَبْ فَخُذْ اَجْرَکَ مِمَّنْ کُنْتَ تَعْمَلُ بِهٖ.

قیامت کے دن ریاکار کو پکارا جائے گا اے فاسق! اے حیلہ گر! اے ریاکار! تیرا عمل تباہ ہوا، تیرا اجر ضائع ہوگیا۔ لہٰذا جاؤ جا کر ان لوگوں سے اجر طلب کرو جن کے لیے تم نے عمل بجالایا تھا۔

(مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۸۷)

﴿۷۹۹﴾

اِنَّ الْمَلَکَ لَیَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مُبْتَهِجًا بِهٖ فَاِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِجْعَلُوْهَا فِیْ سِجِّیْنٍ اِنَّهٗ لَیْسَ اِیَّایَ اَرَادَ بِهَا.

فرشتہ بڑی خوشی کے ساتھ کسی بندے کے اعمال کو لے کر اوپر جاتا ہے کیونکہ وہ سب نیکیاں ہوتی ہیں، مگر انہیں دیکھ کر خداوند عالم کہتا ہے ان عملوں کو سجین (جہنم کی ایک وادی) میں ڈال دو کیوں کہ یہ اعمال وہ شخص میرے لیے نہیں بجالایا تھا۔

(اصول کافی، ج ۳، باب الریاء، حدیث ۷)

﴿۸۰۰﴾

لِلْمُرَآئِیْ ثَلاثُ عَلامَاتٍ: یَنْشَطُ اِذَا کَانَ عِنْدَ النَّاسِ، وَ یَکْسَلُ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ، وَ یُحِبُّ اَنْ یُّحْمَدَ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ.

ریا کار کی تین نشانیاں ہیں: جب لوگوں کے سامنے اعمال بجالاتا ہے تو بڑی لگن کے ساتھ بجالاتا ہے اور جب اکیلا ہوتا ہے تو بڑی سستی کے ساتھ بجالاتا ہے اور یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے تمام کاموں میں اس کی تعریف ہو۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۰۱﴾

مَنْ لَبِسَ فِی الدُّنْیَا ثَوْبَ شُھْرَۃٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ.

جو دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا خداوند عالم اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(مجازات النبویہ، ص۱۶۳)

﴿۸۰۲﴾

فَاتَّقُوْا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوْا الرِّیَآءَ فَاِنَّہٗ شِرْکٌ بِاللّٰہِ.

اللہ سے تقویٰ اختیار کرو (اس سے ڈرو) اور ریا سے بچو کیونکہ یہ شرک باللہ (کی ایک قسم) ہے۔

(امالی صدوق، مجلس۸۵، حدیث۲۲)

﴿۸۰۳﴾

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ اَغْنَی الْاَغْنِیَآءِ عَنِ الشِّرْکِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا وَ اَشْرَکَ فِیْہِ غَیْرِیْ فَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ وَ ھُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَکَ بِہٖ دُوْنِیْ.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شرک کے بارے میں تمام بے نیازوں سے بڑھ کر بے نیاز ہوں، پس جو کوئی عمل بجا لائے اور اس میں میرے غیر کو شریک کرے تو میں اس سے بیزار اور دور ہوں اور اس عمل کا اجر اس کے پاس ہے جس کو اس نے میرے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے۔

(جواھر السنیہ، ص۱۲۳)

﴿۸۰۴﴾

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ حَقِیْقَۃً وَ مَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِیْقَۃَ الْاِخْلاصِ حَتّٰی لا یُحِبَّ اَنْ یُّحْمَدَ عَلٰی

شَیْءٍ مِنْ عَمَلِهٖ لِلّٰہِ.

ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، ایک بندہ اخلاص کی حقیقت تک نہیں پہنچتا یہاں تک کہ وہ اللہ کی خاطر کیے ہوئے کام کی تعریف کو ناپسند نہ کرے۔ (روضة الواعظین، ص ٤١٤)

﴿۸۰۵﴾

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ، قِیْلَ: وَ مَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: الرِّیَآءُ.

بے شک مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہؐ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریا اور دکھاوا۔ (سفینة البحار، ج ١، ص ٤٩٩)

٦١

نفاق اور دوغلاپن

بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

(اے رسولؐ!) منافقوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لیے ضرور دردناک عذاب ہے۔

(سورہ نساء: آیہ ۱۳۸)

﴿۸۰۶﴾

مَنْ خَالَفَتْ سَرِيْرَتُهُ عَلَانِيَتَهُ فَهُوَ مُنَافِقٌ.

جس کا باطن اس کے ظاہر کے برخلاف ہو وہ منافق ہے۔ (سفینة البحار، ج۲، ص۶۰۶)

﴿۸۰۷﴾

مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ ذُوْ لِسَانَيْنِ فِي النَّارِ.

دنیا میں جس کی دو زبانیں اور دو چہرے ہوں گے تو جہنم میں بھی اس کی (آگ کی) دو زبانیں ہوں گی۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۸۹)

﴿۸۰۸﴾

اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ.

قیامت کے دن خداوند عالم کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہوں گے جو منافق (دوغلے) ہوں گے۔

(خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث۵)

﴿۸۰۹﴾

مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

جو دنیا میں دوغلا ہوگا قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث۵)

﴿۸۱۰﴾

ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَ اِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَ زَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ: مَنْ اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ.

تین باتیں جس کسی میں بھی ہوں گی وہ منافق ہے، چاہے وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔ جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب کسی کے ساتھ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ (سفينة البحار، ج۲، ص٦٠٥)

﴿۸۱۱﴾

لِلْمُنَافِقِ ثَلاثُ عَلامَاتٍ: يُخَالِفُ لِسَانُهُ قَلْبَهُ وَ قَوْلُهُ فِعْلَهُ وَ عَلانِيَتُهُ سِرَّهُ.

منافق کی تین علامات ہیں: اس کی زبان اس کے دل کے برخلاف ہو، اس کی باتیں اس کے عمل کے خلاف ہوں اور اس کا باطن اس کے ظاہر کے خلاف ہو۔ (اثنى عشريه، ص٩٠)

﴿۸۱۲﴾

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ جِذْعِ النَّخْلِ اَرَادَ صَاحِبُهُ اَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فِي بَعْضِ بِنَائِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي اَرَادَ فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذٰلِكَ اَنْ اَحْرَقَهُ بِالنَّارِ.

منافق کی مثال کھجور کی ٹہنی کی سی ہے کہ اس کا مالک اگر عمارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے تو ٹیڑھے پن کی وجہ سے قائم نہیں رہتی، پھر اسے کسی دوسری جگہ استعمال کرنا چاہتا ہے تب بھی درست نہیں رہتی۔ آخر میں تنگ آ کر اسے آگ میں جھونک دیتا ہے۔ (اصول كافى، ج٤، باب صفة النفاق والمنافق، حديث٤ و٥)

﴿۸۱۳﴾

مَا زَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلٰى مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نِفَاقٌ.

دل میں جو کچھ ہے اس کی وجہ سے بدن کے خشوع میں اضافہ نہیں ہوتا ہے تو ہم اسی کو نفاق کہتے ہیں۔

(اصول كافى، ج٤، باب صفة النفاق والمنافق، حديث؟؟)

﴿۸۱۴﴾

اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَّ اِنْ كَانَتْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

چار چیزیں جس کسی میں ہوں وہ منافق ہے۔ اگر کسی میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے جب تک کہ وہ اسے ترک نہ کرے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالم گلوچ پر اتر آئے۔

(خصال صدوق، باب الاربعة، حدیث ۱۱۵)

٦٢

مکر و فریب، ملاوٹ اور دھوکہ

وَ مَکَرُوْا وَ مَکَرَ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ٥

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے اس کا توڑ کیا اور اللہ سب سے زیادہ صاحب تدبیر ہے۔

(سورہ آل عمران: آیہ ٥٤)

﴿٨١٥﴾

لَیْسَ مِنَّا مَنْ مَّاکَرَ مُسْلِمًا.

وہ ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان سے مکر کرے۔ (اصول کافی، ج٤، باب المکر و الغدر، حدیث٣)

﴿٨١٦﴾

لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْ ضَرَّہٗ اَوْ مَاکَرَہٗ.

وہ ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کے لیے ملاوٹ کرے، یا اسے نقصان پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔

(صحیفۃ الرضا، حدیث١٤)

﴿٨١٧﴾

مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا فِیْ شِرَآءٍ اَوْ بَیْعٍ فَلَیْسَ مِنَّا وَ یُحْشَرُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الْیَھُوْدِ لِاَنَّھُمْ اَغَشُّ الْخَلْقِ لِلْمُسْلِمِیْنَ.

جو کسی مسلمان کو کچھ بیچتے یا خریدتے وقت ملاوٹ کرے گا وہ ہم میں سے نہیں اور قیامت کے دن وہ یہودیوں کے ساتھ محشور ہوگا، کیونکہ وہ دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ سب سے زیادہ دھوکا کرنے والے ہیں۔

(امالی صدوق، مجلس٦٦، حدیث١)

﴿۸۱۸﴾

مَنْ بَاتَ وَ فِیْ قَلْبِہٖ غَشٌّ لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ بَاتَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ وَ اَصْبَحَ کَذٰلِکَ حَتّٰی یَتُوْبَ.

جو شخص اس حالت میں رات گزارے کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے ضرر کا منصوبہ بنائے تو اس شخص نے رات ایسی حالت میں گزاری کہ اللہ اس سے غضبناک تھا اور اس کی صبح بھی اسی طرح ہوگی جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔

(امالی صدوق، مجلس٦٦، حدیث١)

﴿۸۱۹﴾

اِیَّاکَ وَالْمَکْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَضٰی اَنْ لَا یَحِیْقَ الْمَکْرُ السَّیِّءُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ.

خبردار کسی سے مکر نہ کرنا کیونکہ خداوند عالم کا یہ فیصلہ ہے کہ مکر اس کے مالک کی طرف ہی لوٹے۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۲۰﴾

اَلْمَکْرُ وَالْخَدِیْعَۃُ فِی النَّارِ.

مکر و فریب کرنے والے جہنم میں ہیں۔

(اثنی عشریہ، ص٩)

۶۳

جھوٹ کے بارے میں

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کَاذِبٌ کَفَّارٌ ○

بے شک خدا جھوٹے ناشکرے کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (سورہ زمر: آیہ ۳)

﴿۸۲۱﴾

اِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ.

خبردار جھوٹ مت بولو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف بلاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف بلاتا ہے۔

(جامع الاخبار، ص۱۷۳)

﴿۸۲۲﴾

مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ.

جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۵)

﴿۸۲۳﴾

اِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّہٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَ ھُمَا فِی النَّارِ.

خبردار جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ فجور کا ساتھی ہے اور یہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

(مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۱۳)

﴿۸۲۴﴾

اَلْکِذْبُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النِّفَاقِ.

جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۳۳)

﴿۸۲۵﴾

اِیَّاکَ وَ الْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یُسَوِّدُ الْوَجْہَ ثُمَّ یُکْتَبُ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا.

خبردار جھوٹ مت بولو کیونکہ جھوٹ چہرے کو کالا کرتا ہے اور خدا کے ہاں جھوٹوں میں لکھوا تا ہے۔
(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۲۶﴾

كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَ اَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ.

یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے کسی بھائی سے کوئی ایسی بات کہو جسے وہ سچ سمجھے جبکہ تم اس کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہو۔ (مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۱۴)

﴿۸۲۷﴾

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.

ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خداوند عالم کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔
(مجموعۂ ورام، ج ۱، ص ۱۱۴)

﴿۸۲۸﴾

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ(ص) يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ وَ يَكُوْنُ بَخِيْلًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ وَ يَكُوْنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: لَا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مؤمن بزدل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا گیا: بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا گیا: کیا جھوٹ بول سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ (روضة الواعظین، ص ۴٦٨)

﴿۸۲۹﴾

لَا كِذْبَ عَلَى الْمُصْلِحِ.

مصالحت کرانے والے کی بات جھوٹ میں شامل نہیں۔ (اصول کافی، ج ۴، باب الکذب، حدیث ۲۲)

﴿۸۳۰﴾

حَسْبُكَ مِنَ الْكِذْبِ اَنْ تُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعْتَ.

تمہارے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہر سنی سنائی بات کہتے پھرو۔ (اثنی عشریه، ص ۱۳)

۶۳

شراب نوشی

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ○

اے ایماندارو! شراب، جوا، بت اور پانسے تو بس ناپاک (برے) شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس سے بچے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (سورہ مائدہ: آیہ ۹۰)

﴿۸۳۱﴾

اِیَّاکَ وَ شُرْبَ الْخَمْرِ وَ کُلِّ مُسْکِرٍ فَاِنَّهُمَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ.

خبردار شراب نہ پینا اور ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرنا کیونکہ یہ دونوں ہر برائی کی کنجی ہیں۔

(تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۳۲﴾

شَارِبُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ الْوَثَنِ.

شرابی بت پرست کی مانند ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۴۷)

﴿۸۳۳﴾

شَارِبُ الْخَمْرِ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاتَهُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فَاِنْ مَّاتَ فِی الْاَرْبَعِیْنَ مَاتَ کَافِرًا.

خداوند عالم شرابی کی عبادت چالیس دن تک قبول نہیں کرتا اور اگر وہ اس دوران مرجائے تو کافر مرتا ہے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۴۷)

﴿۸۳۴﴾

اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ، مَنْ شَرِبَهَا لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، فَاِنْ مَّاتَ وَ

هِيَ فِيْ بَطْنِهِ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.

شراب تمام خباثتوں کی جڑ ہے۔ جو اسے پیئے گا خداوند عالم چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر مر جائے اور شراب اس کے معدے میں موجود ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(مجازات النبويه، ص۲٤۲)

﴿۸۳۵﴾

جُمِعَ الشَّرُّ كُلُّ فِيْ بَيْتٍ وَ جُعِلَ مِفْتَاحُهُ شُرْبَ الْخَمْرِ.

تمام برائیوں کو ایک گھر میں جمع کیا گیا اور اس کی کنجی شراب قرار دی گئی۔ (جامع الاخبار، ص۱۷۵)

﴿۸۳۶﴾

مَلْعُوْنٌ مَنْ جَلَسَ عَلٰى مَآئِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ.

ملعون ہے وہ شخص جو کسی ایسے دسترخوان پر بیٹھے جہاں شراب پی جاتی ہے۔

(سفينة البحار، ج۱، ص٤۲۸)

﴿۸۳۷﴾

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لَا يَجْلِسُ عَلٰى مَآئِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ.

جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ کسی ایسی دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب پی جاتی ہو۔

(روضة الواعظين، ص٤٦۳)

﴿۸۳۸﴾

مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

جس کا زیادہ استعمال نشہ پیدا کرتا ہو اس کا تھوڑا سا پینا بھی حرام ہے۔ (سفينة البحار، ج۱، ص٦۳۷)

﴿۸۳۹﴾

لَيْسَ مِنِّيْ مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا لَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ لَا وَاللّٰهِ.

وہ مجھ سے نہیں جو کسی نشہ آور چیز کو پیئے۔ خدا کی قسم وہ میرے پاس حوض پر نہیں آسکتا۔

(سفينة البحار، ج۱، ص٦۳۷)

﴿۸۴۰﴾

مَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ قَلِيْلًا اَوْ كَثِيْرًا فَهُوَ اَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اٰكِلِ الرِّبٰوٓاءِ لِاَنَّهٗ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

جو شخص نشہ آور چیز پیئے کم ہو یا زیادہ خداوند عالم کے ہاں اس کا گناہ سود خور سے زیادہ ہے کیونکہ شراب تمام برائیوں کی چابی ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۰۲)

﴿۸۴۱﴾

سَلِّمُوْا عَلَى الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰى شَارِبِ الْخَمْرِ وَ اِنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَلَا تَرُدُّوْا جَوَابَهٗ.

یہود و نصاریٰ کو تو سلام کرو لیکن شرابی کو سلام مت کرو اور اگر شرابی سلام کرے تو اس کا جواب مت دو۔

(جامع الاخبار، ص۱۷۸)

﴿۸۴۲﴾

مُجَاوَرَةُ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى خَيْرٌ مِّنْ مُجَاوَرَةِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَلَا تُصَادِقُوْا شَارِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّ مُصَادَقَتَهٗ نَدَامَةٌ.

شرابی کی ہم نشینی سے یہود و نصاریٰ کی ہم نشینی بہتر ہے۔ شرابی کے ساتھ دوستی مت رکھو کیونکہ شرابی کی دوستی ندامت اور پشیمانی ہے۔ (جامع الاخبار، ص۱۷۹)

﴿۸۴۳﴾

لَا يُجْمَعُ الْخَمْرُ وَ الْاِيْمَانُ فِيْ جَوْفِ اَوْ قَلْبِ رَجُلٍ اَبَدًا.

شراب اور ایمان کسی شخص کے پیٹ یا دل میں اکھٹے نہیں ہو سکتے۔ (جامع الاخبار، ص۱۷۹)

﴿۸۴۴﴾

شَارِبُ الْخَمْرِ يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسِتِّيْنَ وَ ثَلٰثِمِاَئَةِ نَوْعٍ مِّنَ الْعَذَابِ.

خداوند عالم شرابی پر تین سو ساٹھ قسم کے عذاب نازل کرے گا۔ (جامع الاخبار، ص۱۷۹)

﴿۸۴۵﴾

اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاٰثَامِ.

شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔ (اثنی عشریہ، ص۸)

۶۵

زنا

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَآءَ سَبِيْلًا ۝

اور (دیکھو) زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا کیونکہ بے شک وہ بڑی بے حیائی کا کام ہے اور بہت بُرا چلن ہے۔

(سورہ اسراء: آیہ ۳۲)

﴿۸۴۶﴾

اِذَا زَنَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوْحُ الْاِيْمَانِ.

جب ایک شخص زنا کرتا ہے تو ایمان کی روح اس سے نکل جاتی ہے۔

(اصول کافی، ج۳، باب الکبائر، حدیث ۱۱ و ۱۲)

﴿۸۴۷﴾

لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ.

زانی مومن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چور مومن ہونے کی حالت میں چوری نہیں کرتا۔

(اصول کافی، ج۳، باب الکبائر، حدیث ۱۱ و ۱۲)

﴿۸۴۸﴾

اِيَّاكُمْ وَالزِّنَآءَ فَاِنَّ فِيْهِ سِتَّ خِصَالٍ: ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْاٰخِرَةِ، فَاَمَّا الَّتِيْ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الْبَهَآءَ وَ يُوْرِثُ الْفَقْرَ وَ يَنْقُصُ الْعُمُرَ، وَ اَمَّا الَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهٗ يُوْجِبُ سَخَطَ الرَّبِّ وَ سُوْءَ الْحِسَابِ وَالْخُلُوْدَ فِي النَّارِ.

خبردار زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ صفات ہیں۔ تین کا تعلق دنیا سے اور تین کا تعلق آخرت سے ہے۔ جو دنیا سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں کہ اس کی بناء پر چہرے کا نور ختم ہوتا ہے، فقر و احتیاج میں مبتلا ہوتا ہے اور عمر میں کمی ہوتی

ہے اور وہ تین جن کا تعلق آخرت سے ہے یہ ہیں کہ خداوند عالم کی ناراضگی کا موجب ہے۔ بُرے حساب کا سبب بنے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہنے کا باعث ہوگا۔ (خصال صدوق، باب الستہ، حدیث ۲)

﴿۸۴۹﴾

اِذَا كَثُرَ الزِّنَآءُ بَعْدِیْ كَثُرَ مَوْتُ الْفُجَآئَةِ.

میرے بعد جب زنا زیادہ ہوگا تو ناگہانی اموات زیادہ ہوں گی۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۵۰﴾

مَا عَجَّتِ الْاَرْضُ اِلٰی رَبِّهَا كَعَجَّتِهَا مِنِ اغْتِسَالٍ مِّنْ زِنَآءٍ.

زمین اپنے پروردگار سے ایسا نالہ وفریاد کبھی نہیں کرتی جیسا نالہ وفریاد اس وقت کرتی ہے جب اس پر کسی زناکار کے غسل کرنے کا پانی گرتا ہے۔ (جامع الاخبار، ص ۱۸۰)

۶۶

سود کے بارے میں

وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواؕ

اور خدا نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ (سورہ بقرہ: آیہ ۷۷)

﴿۸۵۱﴾

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءً فَاَیْسَرُھَا مِثْلُ اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ فِیْ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ۔

سود کے ستر جز ہیں، سب سے ہلکا اور کمتر سود ایسا ہے جیسے کہ ایک شخص خانہ کعبہ میں اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۸۵۲﴾

دِرْھَمُ رِبًا اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ سَبْعِیْنَ زَنْیَۃٍ کُلُّھَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ۔

سود سے کمایا ہوا ایک درہم خداوند عالم کے نزدیک ستر زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ جو تمام محرمات کے ساتھ ہوں۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۸۵۳﴾

مَنْ اَکَلَ الرِّبَا اَمْلَا اللّٰہُ بَطْنَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ بِقَدْرِ مَا اَکَلَ، فَاِنْ کَسَبَ مِنْہُ مَالًا لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ شَیْئًا مِنْ عَمَلِہٖ وَ لَمْ یَزَلْ فِیْ لَعْنَۃِ اللّٰہِ وَ مَلَآئِکَتِہٖ مَا دَامَ مَعَہٗ۔

جو شخص سود کھائے گا خداوند عالم اس کے پیٹ کو اس قدر آگ سے بھر دے گا جس قدر اس نے سود کھایا ہوگا۔ اگر سود سے کوئی مال کمائے تو خداوند عالم اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا اور جب تک وہ مال اس کے پاس ہوگا اللہ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اس پر مسلسل لعنت ہوگی۔

(جامع الاخبار، ص۱۶۹)

﴿۸۵۴﴾

شَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا.

بدترین کمائی سود کی کمائی ہے۔ (جامع الاخبار، ص١٦٩)

﴿۸۵۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهُ وَ كَاتِبَهُ وَ شَاهِدَيْهِ.

خداوند عالم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے۔

(سفینة البحار، ج١، ص٥٠٧)

۶۷

حلال اور حرام کمائی

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا ٥

خدانے جو کچھ تمہیں حلال طیب (طاہر) روزی دی ہے اس کو (شوق سے) کھاؤ۔

(سوره نحل: آیه ۱۱۴)

﴿۸۵۶﴾

مَنْ بَاتَ كَالًّا مِّنْ طَلَبِ الْحَلَالِ بَاتَ مَغْفُوْرًا لَهُ.

جو شخص رزق حلال کی طلب سے تھکا ماندہ رات گزارے تو وہ شخص صبح ہونے سے پہلے بخشا جا چکا ہوگا۔

(امالی صدوق، مجلس۴۸، حدیث۹)

﴿۸۵۷﴾

اَلْعِبَادَةُ سَبْعُوْنَ جُزْءً اَفْضَلُهَا جُزْءُ طَلَبِ الْحَلَالِ.

عبادت کے ستر جز ہیں۔ ان میں سب سے افضل جز رزق حلال کی طلب ہے۔

(سفینة البحار، ج۱، ص ۱۲۰)

﴿۸۵۸﴾

حَلَالِیْ حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حَرَامِیْ حَرَامٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

میرا حلال کیا ہوا قیامت تک کے لیے حلال ہے اور میرا حرام کیا ہوا قیامت تک حرام ہے۔

(سفینة البحار، ج۱، ص۲۹۹)

﴿۸۵۹﴾

مَنْ اَكَلَ الْحَلَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهُ.

جو شخص چالیس دن تک حلال غذا کھائے گا خداوند عالم اس کے دل کو منور کرے گا۔

(سفينة البحار، ج۱، ص۲۹۹)

﴿۸۶۰﴾

اَلْعِبَادَةُ عَشَرَةُ اَجْزَآءٍ تِسْعَةُ اَجْزَآءٍ فِیْ طَلَبِ الْحَلَالِ.

عبادات کے دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے طلب حلال میں ہیں۔ (جامع الاخبار، ص۱۶۲)

﴿۸۶۱﴾

مَنْ اَکَلَ مِنْ کَدِّ یَدِهٖ حَلَالًا فُتِحَ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَآءَ.

جو شخص اپنے ہاتھ سے محنت کر کے حلال کمائے گا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (جامع الاخبار، ص۱۶۲)

﴿۸۶۲﴾

لَیَاْتِیَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الرَّجُلُ بِمَا یَاْخُذُ مِنْ مَّالِ اَخِیْهِ بِحَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ.

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب کوئی شخص اس بات کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ وہ اپنے بھائی کا مال حلال طریقے سے لے رہا ہے یا حرام طریقے سے لے رہا ہے۔ (مجموعة ورام، ج۲، ص۱۵۰)

﴿۸۶۳﴾

اِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ جَبْرَئِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنْ رَّبِّیْ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَنَّهٗ لَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَ اعْلَمُوْا اَنَّ الرِّزْقَ رِزْقَانِ، فَرِزْقٌ تَطْلُبُوْنَهٗ وَ رِزْقٌ یَطْلُبُکُمْ فَاطْلُبُوْا اَرْزَاقَکُمْ مِنْ حَلَالٍ فَاِنَّکُمْ اٰکِلُوْهَا حَلَالًا اِنْ طَلَبْتُمُوْهَا مِنْ وُجُوْهِهَا وَ اِنْ لَمْ تَطْلُبُوْهَا مِنْ وُجُوْهِهَا اَکَلْتُمُوْهَا حَرَامًا وَ هِیَ اَرْزَاقُکُمْ لَا بُدَّ لَکُمْ مِنْ اَکْلِهَا.

روح الامین جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ خداوند عالم نے فرمایا: کوئی جاندار اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اپنا رزق پورا نہیں پا لیتا۔ لہٰذا خدا سے ڈرو اور حسن طلب اختیار کرو۔ یہ یقین رکھو کہ رزق کی دو قسمیں ہیں: ایک رزق تمہیں ڈھونڈتا ہے اور ایک رزق کو تم ڈھونڈتے ہو پس تم حلال طریقے سے رزق طلب کرو کیونکہ اگر تم حلال

طریقوں سے رزق ڈھونڈو گے تو حلال کھاؤ گے اگر حلال ذریعوں سے نہ ڈھونڈو گے تو حرام کھاؤ گے۔ یہی تمہارا رزق قرار پائے گا جس کے کھانے پر تم مجبور ہو جاؤ گے۔ (امالی صدوق، مجلس ٤٩، حدیث ١)

﴿٨٦٤﴾

مَنْ اَكَلَ مِنْ كَدِّ يَدِهٖ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ ثُمَّ لَا يُعَذِّبُهٗ اَبَدًا.

جو شخص اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے گا خدا اسے اپنی رحمت کی نظر سے دیکھے گا، اس کے بعد کبھی اس پر عذاب نہیں کرے گا۔ (جامع الاخبار، ص ١٦٣)

﴿٨٦٥﴾

اِتَّقُوْا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ.

عمارت کی تعمیر میں حرام سے بچو کیونکہ یہ اس کے ویران ہونے کی بنیاد ہے۔ (اثنی عشریه، ص ١٤)

٦٨

دنیا کی محبت اور لمبی امیدیں

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَهۡوٌ وَّ زِیۡنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ ؕ

آیت کا ترجمہ دیکھ کر لکھیں

آیت کا ترجمہ دیکھ کر لکھیں۔ (سورہ حدید: آیہ ٢٠)

٨٦٦

اَلدِّیۡنَارُ وَ الدِّرۡهَمُ اَهۡلَکَا مَنۡ کَانَ قَبۡلَکُمۡ وَ هُمَا مُهۡلِکَاکُمۡ.

درہم و دینار نے تم سے پہلے والوں کو ہلاکت میں ڈال دیا اور یہی دونوں تمہیں بھی ہلاکت میں ڈالیں گے۔

(خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث٣٢)

٨٦٧

اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ اِذَا صُبَّتِ الدُّنۡیَا عَلَیۡکُمۡ صَبًّا.

میں تمہارے بارے میں اس بات سے خوفزدہ ہوں کہ دنیا تمہارے پاس نہر کی طرح بہ کر نہ آئے۔

(مجازات النبویہ، ص٨٨)

٨٦٨

مَالِیۡ اَرٰی حُبَّ الدُّنۡیَا قَدۡ غَلَبَ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّنَ النَّاسِ حَتّٰی کَاَنَّ الۡمَوۡتَ فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا عَلٰی غَیۡرِهِمۡ کُتِبَ.

کیا ہوا ہے جو میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی محبت اکثر لوگوں پر غالب آچکی ہے۔ گویا اس دنیا میں موت ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے لازم کی گئی ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۶۹﴾

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الرَّجُلُ مَا تَلَفَ مِنْ دِيْنِهِ اِذَا سَلِمَتْ لَهُ دُنْيَاهُ.

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کسی شخص کو اس کی پرواہ نہ ہوگی اس کا دین تلف ہو جائے، بشرطیکہ اس کی دنیا سالم ہو۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۷۰﴾

مَنْ تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِالدُّنْيَا تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ: هَمٍّ لَا يَفْنٰى وَ اَمَلٍ لَا يُدْرَكُ وَ رَجَاءٍ لَا يُنَالُ.

جو شخص دنیا سے لگاؤ پیدا کرے گا دراصل وہ اپنے دل کو تین چیزوں سے متعلق کرتا ہے: ختم نہ ہونے والا غم، پوری نہ ہونے والی آرزوئیں اور ایسی امیدیں جن تک وہ پہنچ نہ پائے۔ (اثنی عشریه، ص ۸۰)

﴿۸۷۱﴾

قَصِّرُوْا مِنَ الْاَمَلِ وَ ثَبِّتُوْا اٰجَالَكُمْ بَيْنَ اَبْصَارِكُمْ وَاسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ.

اپنی امیدوں کو کم کرو، اپنی موت کو اپنا مقصد قرار دو اور خدا سے اس طرح حیا کرو کہ حیا کا حق ادا ہو جائے۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۵۲)

﴿۸۷۲﴾

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَ طُوْلُ الْاَمَلِ: اَمَّا الْهَوٰى فَاِنَّهُ يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ اَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ.

مجھے اپنی امت کے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ طویل امیدیں اور حرص و ہوس ہیں۔ خواہشات انہیں حق سے روکیں گی اور طویل امیدیں آخرت کو بھلا دیں گی۔

(خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث ۵۵)

﴿۸۷۳﴾

لَوْ نَظَرْتَ اِلَى الْاَجَلِ وَ مَسِيْرِهِ لَاَبْغَضْتَ (لَانْقَضْتَ) الْاَمَلَ وَ غُرُوْرَهُ.

اگر تم موت اور اس کے گزرنے کی جگہ کو دیکھ سکو تو امیدوں اور ان کے فریب کو دشمن سمجھنے لگو۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۵۲)

٦٩

فرصت کے اوقات کو غنیمت جاننا

وَ اَنِیْبُوْآ اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْآ لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ○

جان رکھو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل اور تماشا اور ظاہری زینت (و آرائش) اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ خواہش ہے۔ (سورہ زمر: آیہ ٥٤)

﴿٨٧٤﴾

تَرْکُ الْفُرَصِ غُصَصٌ.

فرصت کے مواقع ضائع کرنا غم اور افسوس کا باعث ہے۔ (بحار الانوار، ج٧٧، ص١٦٥)

﴿٨٧٥﴾

اَلْفُرَصُ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ.

فرصت کے اوقات بادلوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ (بحار الانوار، ج٧٧، ص١٦٥)

﴿٨٧٦﴾

اِنَّ لِلّٰهِ فِیْ اَیَّامِ دَهْرِکُمْ نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَرَصَّدُوْا لَهَا.

تمہارے ایام میں خدا کے لیے اس کی نسیم رحمت کے جھونکے ہیں پس تم ان کی تلاش میں رہو۔
(بحار الانوار، ج٧٧، ص١٦٥)

﴿٨٧٧﴾

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ، وَ صِحَّتَکَ قَبْلَ سُقْمِکَ، وَ غِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ، وَ فَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ، وَ حَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ.

پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، تونگری کو

فقر سے پہلے، فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۷۹)

﴿۸۷۸﴾

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، اَلصِّحَّةُ وَ الْفَرَاغُ اَىْ اَنَّهُ لَا يَغْتَنِمُهُمَا ثُمَّ يَعْرِفُ قَدْرَهُمَا عِنْدَ زَوَالِهِمَا.

دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ اس میں دھوکہ کھاتے ہیں: صحت اور فرصت۔ یعنی ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ان کے ختم ہونے کے بعد ان کی قدر جانتے ہیں۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۲۷۹)

﴿۸۷۹﴾

اَىُّ امْرِءٍ ضَيَّعَ مِنْ عُمْرِهٖ سَاعَةً فِىْ غَيْرِ مَا خُلِقَ لَهٗ لَجَدِيْرٌ اَنْ يَّطُوْلَ عَلَيْهَا حَسْرَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو شخص اپنی عمر کے ایک گھنٹے کو بھی ایسی چیز میں ضائع کرے جس کے لیے اسے نہیں بنایا گیا تھا، تو یہ مناسب ہے کہ قیامت کے دن اس کی حسرت زیادہ سے زیادہ ہو۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ۱۵۰)

﴿۸۸۰﴾

بَادِرُوْا بِعَمَلِ الْخَيْرِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا عَنْهُ.

نیک اعمال میں جلدی کرو قبل اس کے کہ دوسری چیزیں تمہیں اپنی طرف مشغول کرلیں۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۶۹)

﴿۸۸۱﴾

يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ شَمِّرُوْا فَاِنَّ الْاَمْرَ جِدٌّ وَّتَاَهَّبُوْا فَاِنَّ الرَّحِيْلَ قَرِيْبٌ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِيْدٌ وَخَفِّفُوْآ اَثْقَالَكُمْ فَاِنَّ وَرَآئَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا وَلَا يَقْطَعُهَا اِلَّا الْمُخِفُّوْنَ.

اے گروہ مسلمین! کمر ہمت باندھ لو کیونکہ ایک سخت کام درپیش ہے۔ تیار رہو کہ کوچ کرنے کا وقت قریب ہے۔ راستے کے لیے توشہ حاصل کرو کیونکہ راستہ طویل ہے۔ اپنے بار گناہ کو کم رکھو کیونکہ راستہ دشوار گزار گھائی ہے اور کم بوجھ والا ہی اسے طے کرسکتا ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۸۶)

۷۰

جوانی اور بڑھاپا

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ

خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں ایک (نہایت) کمزور چیز (نطفہ) سے پیدا کیا۔ پھر اسی نے (تم میں بچپنے کی) کمزوری کے بعد (شباب کی) قوت عطا کی۔ پھر اسی نے (تم میں جوانی کی) قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا پیدا کردیا۔ (سورہ روم: آیہ ۵۴)

۸۸۲

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی: شَیۡبَۃُ الۡمُؤۡمِنِ نُوۡرٌ مِّنۡ نُوۡرِیۡ وَ لَا اُحۡرِقُ نُوۡرِیۡ بِنَارِیۡ.

خداوند عالم نے فرمایا کہ مؤمن کا بڑھاپا میرے نور میں سے ایک نور ہے اور میں اپنے نور کو اپنی آگ میں نہیں جلاؤں گا۔ (روضۃ الواعظین، ص۴۷۶)

۸۸۳

اَلشَّیۡخُ فِیۡ اَهۡلِهٖ کَالنَّبِیِّ فِیۡ اُمَّتِهٖ.

بوڑھا اپنے اہل وعیال میں ایسی حیثیت رکھتا ہے جیسے ایک نبی اپنی امت میں۔

(روضۃ الواعظین، ص۴۷۶)

۸۸۴

اِنَّ اللّٰہَ یَنۡظُرُ فِیۡ وَجۡهِ الشَّیۡخِ الۡمُؤۡمِنِ صَبَاحًا وَ مَسَآءً فَیَقُوۡلُ یَا عَبۡدِیۡ کَبُرَ سِنُّکَ وَ دَقَّ عَظۡمُکَ وَرَقَّ جِلۡدُکَ وَ قَرُبَ اَجَلُکَ وَ حَانَ قُدُوۡمُکَ عَلَیَّ فَاسۡتَحۡیِ مِنِّیۡ فَاَنَا اَسۡتَحۡیِیۡ مِنۡ شَیۡبَتِکَ اَنۡ اُعَذِّبَکَ فِی النَّارِ.

خداوند عالم صبح وشام بوڑھے مؤمن کے چہرے پر نظر کرتا ہے اور اس سے فرماتا ہے۔ میرے بندے تیری عمر زیادہ ہوگئی، تیری ہڈیاں نرم ہوگئیں، تیری جلد پتلی ہوگئی، موت تیرے قریب آ گئی، تیرا میری طرف آنے کا وقت قریب ہوا۔ میں تیرے بڑھاپے کی وجہ سے حیا کرتا ہوں کہ تجھے جہنم کا عذاب دوں تو بھی مجھ سے حیا کر۔

(جامع الاخبار، ص۱۰۷)

﴿۸۸۵﴾

مَنْ وَّ قَّرَ ذَا شَیْبَۃٍ لِشَیْبَتِہٖ اٰمَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ فَزَعِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.

جو کسی بوڑھے کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے توقیر کرتا ہے تو خداوند عالم قیامت کی بے چینی سے اسے امان دیتا ہے۔

(سفینۃ البحار، ج۲، ص۸۲۸)

﴿۸۸۶﴾

مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا اِلَّا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ شَیْبَتِہٖ مَنْ یُّکْرِمُہٗ.

کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی تکریم نہیں کرتا مگر یہ کہ خداوند عالم کسی کو اس کے بڑھاپے کے وقت لے آتا ہے کہ اس کی تکریم کرے۔

(جامع الاخبار، ص۱۰۸)

﴿۸۸۷﴾

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ.

برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔

(جامع الاخبار، ص۱۰۸)

﴿۸۸۸﴾

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِیْ وَ اَمَتِیْ یَشِیْبَانِ فِی الْاِسْلَامِ اَنْ اُعَذِّبَھُمَا. (ثُمَّ بَکٰی) فَقِیْلَ مِمَّ تَبْکِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اَبْکِیْ لِمَنْ اَسْتَحْیَ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِھِمْ وَ لَا یَسْتَحْیُوْنَ مِنْ عِصْیَانِہٖ:

خداوند عالم نے کہا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں اپنے اس بوڑھے مؤمن بندے اور بندی سے شرم کرتا ہوں جو اسلام میں بوڑھے ہوئے کہ انہیں عذاب دوں۔ (اس کے بعد حضور اکرمؐ رونے لگے) پوچھا گیا یا رسول اللہ

کس چیز نے آپ کو رلایا؟ فرمایا اس ذات کو دیکھو کہ ان پر عذاب کرنے سے حیا کرتا ہے اور ان کو دیکھو جو اس کی نافرمانی کرنے سے حیا نہیں کرتے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص ٦١)

﴿٨٨٩﴾

خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِالْكُهُوْلِ وَ شَرُّ كُهُوْلِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ.

تمہارے بہترین نوجوان وہ ہیں جو بوڑھوں سے مشابہت پیدا کرتے ہیں اور بدترین بوڑھے وہ ہیں جو نوجوانوں سے شباہت رکھتے ہیں۔ (اثنی عشریہ، ص ١٨)

﴿٨٩٠﴾

مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِجْلَالُ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ.

مسلمان بوڑھے کی عزت کرنا خدا کی عزت کرنا ہے۔

(اصول کافی، ج ٣، باب اجلال الکبیر، حدیث ١)

۷۱

والدین اور اولاد کے حقوق

وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ حُسۡنًا ؕ

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔ (سورہ عنکبوت: آیہ ۸)

﴿۸۹۱﴾

یَلۡزَمُ الۡوَالِدَیۡنِ مِنَ الۡعُقُوۡقِ لِوَلَدِهِمَا اِذَا کَانَ الۡوَلَدُ صَالِحًا مَا یَلۡزَمُ الۡوَلَدَ لَهُمَا.

والدین اپنی اولاد کے بارے میں اسی طرح عاق ہوسکتے ہیں جس طرح اولاد نافرمانی کرے تو عاق ہوجاتی ہے۔ لیکن اس وقت جب اولاد صالح ہو اور ماں باپ اس کا حق ادا نہ کریں۔

(خصال صدوق، باب الاثنین، حدیث ۶۷)

﴿۸۹۲﴾

مِنۡ حَقِّ الۡوَلَدِ عَلٰی وَالِدِهٖ ثَلَاثَةٌ، یُحَسِّنُ اِسۡمَهٗ وَ یُعَلِّمُهُ الۡکِتَابَةَ وَ یُزَوِّجُهٗ اِذَا بَلَغَ.

باپ پر بیٹے کے تین حق ہیں: اچھا نام رکھے، لکھنا سکھائے اور جب بالغ ہوجائے تو اس کی شادی کرے۔

(؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟)

﴿۸۹۳﴾

سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوۡلَ اللّٰهِ(ص) مَا حَقُّ الۡوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ؟ قَالَ لَا یُسَمِّیۡهِ بِاِسۡمِهٖ، وَلَا یَمۡشِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ، وَلَا یَجۡلِسُ قَبۡلَهٗ، وَلَا یَسۡتَسِبُّ لَهٗ.

ایک شخص نے رسول اکرمؐ سے پوچھا بیٹے پر باپ کا کیا حق ہوتا ہے؟ فرمایا اسے اس کے نام سے نہ پکارے، راستے میں اس کے آگے آگے نہ چلے نہ اس کے آگے بیٹھے، اس کے لیے لوگوں کی گالیوں کا سبب نہ بنے۔

(اصول کافی، ج۲، باب البر بالوالدین، حدیث ۵و۹)

﴿۸۹۴﴾

جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیّ(ص) فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبِرُّ؟ قَالَ اُمَّکَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمَّکَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمَّکَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبَاکَ.

ایک شخص رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور پوچھا: یارسول اللہؐ! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر پوچھا: اس کے بعد؟ پھر فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر پوچھا: اس کے بعد؟ پھر فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر پوچھا: اس کے بعد؟ پھر فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ۔

(اصول کافی، ج۳، باب البر بالوالدین، حدیث۵و۹)

﴿۸۹۵﴾

رِضَی اللّٰہِ کُلُّہُ فِیْ رِضَآءِ الْوَالِدَیْنِ وَ سَخَطُ اللّٰہِ فِیْ سَخَطِہِمَا.

خدا کی ساری خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

(جامع الاخبار، ص۹۸)

﴿۸۹۶﴾

نَظَرُ الْوَلَدِ اِلٰی وَالِدَیْہِ حُبًّا لَّہُمَا عِبَادَۃٌ.

اولاد کا والدین کی طرف محبت کی نظر سے دیکھنا عبادت ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۸۹۷﴾

مَنْ بَرَّ وَالِدَیْہِ زَادَ اللّٰہُ فِیْ عُمُرِہٖ.

جو والدین کے ساتھ نیکی کرتا ہے اس کی عمر لمبی ہوتی ہے۔ (روضۃ الواعظین، ص۳۴۸)

﴿۸۹۸﴾

لَعَنَ اللّٰہُ وَالِدَیْنِ حَمَلاَ وَلَدَہُمَا عَلٰی عُقُوْقِہِمَا.

خدا کی لعنت ہو ان والدین پر جو اپنی اولاد کو نافرمانی پر ابھارتے ہیں۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۸۹۹﴾

رَحِمَ اللّٰهُ وَالِدَیْنِ حَمَلَا وَلَدَهُمَا عَلٰی بِرِّهِمَا.

خدا کی رحمت ہو ان والدین پر جو اپنی اولاد کو اپنی اطاعت اور اپنے ساتھ نیکی کرنے پر ابھارتے ہیں۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۹۰۰﴾

مَنْ اَحْزَنَ وَالِدَیْهِ فَقَدْ عَقَّهُمَا.

جو ماں باپ کو غمگین کرتا ہے اس نے ان کی نافرمانی کی ہے۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۹۰۱﴾

اِیَّاکُمْ وَ دَعْوَةَ الْوَالِدِ فَاِنَّهَا تُرْفَعُ فَوْقَ السَّحَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِرْفَعُوْهَا اِلَیَّ حَتّٰی اَسْتَجِیْبَ لَهُ، وَ اِیَّاکُمْ وَ دَعْوَةَ الْوَالِدَةِ فَاِنَّهَا اَحَدُّ مِنَ السَّیْفِ.

خبردار والدین کی بدعا سے بچو کیونکہ باپ کی بددعا بادلوں سے بھی اوپر بلند ہو جاتی ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے اسے بلند کرو یہاں تک کہ میرے پاس پہنچے اور میں اسے شرف قبولیت بخشوں۔ اس طرح خبردار! تم والدہ کی بددعا سے بچو کیونکہ ماں کی بددعا تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ (مجموعۂ ورام، ج۱، ص۱۲)

﴿۹۰۲﴾

عَلِّمُوْا اَوْلَادَکُمُ السِّبَاحَةَ وَالرِّمَایَةَ.

اپنے بیٹوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔ (وسائل)

﴿۹۰۳﴾

رَاَیْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ مَکْتُوْبًا اَنْتِ مُحَرَّمَةٌ عَلٰی کُلِّ بَخِیْلٍ وَ مُرَآءٍ وَ عَاقٍّ وَ نَمَّامٍ.

میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ''تو ہر بخیل، ریاکار، والدین کے نافرمان اور چغل خور کے لیے حرام ہے''۔ (جامع الاخبار، ص۹۸)

﴿۹۰۴﴾

سَیِّدُ الْاَبْرَارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ بَرٌّ وَالِدَیْهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا.

قیامت کے دن لوگوں کا سردار وہ شخص ہوگا جو ماں باپ کی موت کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرے۔

(سفینة البحار، ج۲، ص۶۸۷)

﴿۹۰۵﴾

اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ(ص) فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاغِبٌ فِی الْجِهَادِ نَشِیْطٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ(ص) فَجَاهِدْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّکَ اِنْ تُقْتَلْ تَکُنْ حَیًّا عِنْدَ اللّٰهِ تُرْزَقُ وَ اِنْ تَمُتْ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُکَ عَلَی اللّٰهِ وَ اِنْ رَجَعْتَ، رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوْبِ کَمَا وُلِدْتَ.

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ وَالِدَیْنِ کَبِیْرَیْنِ یَزْعَمَانِ اَنَّهُمَا یَاْنِسَانِ بِیْ وَ یَکْرَهَانِ خُرُوْجِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَرَّ مَعَ وَالِدَیْکَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاُنْسُهُمَا بِکَ یَوْمًا وَ لَیْلَةً خَیْرٌ مِّنْ جِهَادِ سَنَةٍ.

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یارسول اللہ! میں جہاد کرنے کو بہت پسند کرتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اگر تم اس راہ میں قتل ہو جاؤ گے تو ایسے زندہ رہو گے کہ اللہ کے ہاں تمہیں رزق ملتا رہے گا۔ اگر اس راہ میں طبعی موت مرو گے تو بھی تمہارا اجر اللہ کے ہاں ہوگا۔ اگر زندہ و سالم واپس لوٹو گے تو اس طرح گناہوں سے پاک ہو گے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرے والدین بوڑھے ہو چکے ہیں۔ وہ مجھے بہت چاہتے ہیں اور ان کے لیے میری جدائی ناگوار ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: ایسی صورت میں اپنے والدین کے ساتھ رہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! ان کے ساتھ محبت سے گزارا ہوا ایک دن رات تمہارے لیے ایک سال کے جہاد سے افضل ہے۔

(اصول کافی، ج۳)

﴿۹۰۶﴾

فَوْقَ کُلِّ بِرٍّ بِرٌّ حَتّٰی یُقْتَلَ الرَّجُلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِذَا قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ، وَ فَوْقَ كُلِّ عُقُوْقٍ عُقُوْقٌ حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ اَحَدَ وَالِدَيْهِ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدَ هُمَا فَلَيْسَ فَوقَهُ عُقُوْقٌ.

ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے جب وہ شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔ ہر نافرمانی سے بڑھ کر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ ایک شخص والدین میں سے کسی کو قتل کرے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی نافرمانی نہیں۔ (روضة الواعظين، ص٣٦٦)

﴿۹۰۷﴾

اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَعْدِلُوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ.

اپنی اولاد میں عدالت سے کام لو، جیسا کہ تم یہ پسند کرتے ہو کہ وہ تمہاری اطاعت اور احسان کرنے میں عدالت سے کام لیں۔ (سفينة البحار، ج٢، ص٦٨٤)

﴿۹۰۸﴾

سَمُّوْا اَوْلَادَكُمْ اَسْمَآءَ الْاَنْبِيَآءِ وَ اَحْسَنُ الْاَسْمَآءِ عَبْدُاللّٰهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ.

اپنی اولاد کے نام انبیاء کے ناموں پر رکھو اور بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

(سفينة البحار)

۷۲

ہمسائیوں کے حقوق

وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡبِ ۝

اور رشتہ دار ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(سورہ نسآء: آیہ ۳۶)

﴿۹۰۹﴾

مَا اٰمَنَ بِیۡ مَنۡ بَاتَ شَبۡعَانَ وَ جَارُہٗ جَائِعٌ.

وہ شخص ایمان نہیں لایا جس نے خود تو پیٹ بھر کر رات گزاری اور اس کا ہمسایہ بھوکا سویا۔

(اصول کافی، ج ٤، باب حق الجوار، حدیث ١٤)

﴿۹۱۰﴾

لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ عَبۡدٌ لَا یَاۡمَنُ جَارُہٗ بَوَآئِقَہٗ.

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔ (اثنی عشریہ، ص ١٥)

﴿۹۱۱﴾

مَنۡ اٰذٰی جَارَہٗ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ رِیۡحَ الۡجَنَّۃِ وَ مَاۡوٰیہُ جَھَنَّمُ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ.

جو اپنے ہمسائے کو اذیت دے گا خدا نے اس پر جنت کی خوشبو حرام کی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور جہنم کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

(امالی صدوق، مجلس ٦٦، حدیث ١)

﴿۹۱۲﴾

مَنۡ ضَیَّعَ حَقَّ جَارِہٖ فَلَیۡسَ مِنَّا.

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمسائے کا حق ضائع کرے۔ (امالی صدوق، مجلس ٦٦، حدیث ١)

﴿۹۱۳﴾

مَا زَالَ جَبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.

جبرائیلؑ نے مجھے ہمسائے کے حقوق کے بارے میں اتنی تاکید کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اسے وارث بھی بنایا جائے گا۔ (امالی صدوق، مجلس ٦٦، حدیث ١)

﴿۹۱۴﴾

لَا اِيمَانَ لِمَنْ لَمْ يَاْمَنْ جَارُهُ بَوَآئِقَهُ.

اس کا کوئی ایمان نہیں جس کے شر اور آزار سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔

(اصول کافی، ج ٤، باب حق الجوار، حدیث ١ و ٢)

﴿۹۱۵﴾

حُرْمَةُ الْجَارِ عَلَى الْجَارِ كَحُرْمَةِ اُمِّهٖ.

ہمسائے کا احترام ماں کے احترام کی مانند ہے۔ (اصول کافی، ج ٤، باب حق الجوار، حدیث ١ و ٢)

﴿۹۱۶﴾

مَا كَانَ وَ لَا يَكُونُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُؤْمِنٌ اِلَّا وَ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ.

قیامت کے دن تک کوئی مومن نہیں ہوگا اور نہ تو پہلے کبھی تھا مگر یہ کہ اس کے ہمسائے نے اسے اذیت پہنچائی۔

(سفینة البحار، ج ١، ص ١٩٠)

﴿۹۱۷﴾

اَلْجِيرَانُ ثَلَاثَةٌ: فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ حُقُوقٍ، حَقُّ الْاِسْلَامِ، وَ حَقُّ الْجِوَارِ، وَ حَقُّ الْقَرَابَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقَّانِ، حَقُّ الْاِسْلَامِ وَ حَقُّ الْجِوَارِ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقٌّ وَاحِدٌ، اَلْكَافِرُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ.

ہمسائے تین قسم کے ہیں: ان میں سے ایک تو وہ ہیں جن کے پاس تین حقوق ہیں: اسلام کا حق، ہمسائیگی کا حق اور قرابتداری کا حق۔ بعض ایسے ہیں جن کے پاس صرف دو حقوق ہیں: اسلام کا حق اور ہمسائیگی کا حق۔ بعض ایسے

ہیں جن کے پاس صرف ایک حق ہے: یعنی کافر، جسے صرف ہمسائیگی کا حق حاصل ہے۔

(روضة الواعظين، ص۳۸۹)

﴿۹۱۸﴾

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ.

جو شخص خدا اور رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی تکریم کرے۔

(اثنى عشريه، ص۱۱)

﴿۹۱۹﴾

كُلُّ اَرْبَعِيْنَ دَارًا جِيْرَانٌ، مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ.

چالیسویں گھر تک ہمسائیگی ہے: سامنے سے چالیس گھر، پیچھے سے چالیس گھر، دائیں اور بائیں ہر طرف سے چالیس چالیس گھر تک ہمسائے شمار ہوں گے۔

(اصول كافى، ج۴، باب حد الجوار، حديث۱)

۷۳

سلام کرنے کے آداب

وَ اِذَا جَآئَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۝

اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تمہارے پاس آئیں تو تم کہو: سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ (تم پر خدا کی سلامتی ہو)۔ (سورہ انعام: آیہ ٥٤)

﴿۹۲۰﴾

اَلسَّلَامُ تَطَوُّعٌ وَالرَّدُّ فَرِيْضَةٌ.

سلام کرنا مستحب اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (اصول كافی، ج ٤، باب التسليم، حديث ١ و ٢)

﴿۹۲۱﴾

اِبْدَؤُوْا بِالسَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ فَمَنْ بَدَاَ بِالْكَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِيْبُوْهُ.

باتیں کرنے سے پہلے سلام کے ذریعے ابتدا کرو۔ جو سلام کرنے سے پہلے باتیں شروع کرے اسے جواب مت دو۔ (اصول كافی، ج ٤، باب التسليم، حديث ١ و ٢)

﴿۹۲۲﴾

اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ فَاَفْشُوْهُ بَيْنَكُمْ، فَاِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ مَرَّ بِالْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَاِنْ لَمْ يَرُدُّوْا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَ اَطْيَبُ.

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے لہٰذا اسے اپنے درمیان رواج دو۔ اگر ایک مسلمان چند لوگوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کرے، مگر وہ اسے جواب نہ دیں تو وہ جوان سے پاکیزہ اور برتر ہے اسے جواب دیتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ)۔ (روضة الواعظين، ص ٤٥٩)

﴿۹۲۳﴾

اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ.

لوگوں میں سے سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔ (روضة الواعظین، ص ٤٥٩)

﴿۹۲۴﴾

اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَلْیُوَدِّعْهُمْ بِالسَّلَامِ.

جب تم میں سے کوئی مجلس سے اٹھ کر جائے تو سلام کر کے رخصت ہو۔ (جامع الاخبار، ص ١٠٤)

﴿۹۲۵﴾

اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلَ السَّلَامِ وَ حُسْنَ الْكَلَامِ.

بے شک اچھی بات کرنا اور سلام کرنا مغفرت کا سبب ہیں۔ (جامع الاخبار، ص ١٠٤)

﴿۹۲۶﴾

اِذَا لَقِیْتُمْ فَتَلَاقُوْا بِالسَّلَامِ وَ التَّصَافُحِ وَ اِذَا تَفَرَّقْتُمْ فَتَفَرَّقُوْا بِالْاِسْتِغْفَارِ.

جب تم ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کے ساتھ ملاقات کرو اور رخصت ہوتے وقت استغفار کرتے ہوئے۔ (طرائف الحکم، ج ١، ص ٢١٧، نقل از وسائل الشیعه)

﴿۸۲۷﴾

اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ.

لوگوں میں سے خدا اور اس کے رسول کے نزدیک ترین وہ شخص ہے جو سلام کر کے باتیں شروع کرے۔

(اصول کافی، ج ٤، باب التسلیم، حدیث ٣)

﴿۹۲۸﴾

اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ وَ لْیُصَافِحْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَکْرَمَ بِذٰلِكَ الْمَلَائِکَةَ فَاصْنَعُوْا صُنْعَ الْمَلَائِکَةِ.

جب تم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے اور مصافحہ کرے کیونکہ خداوند عالم نے اس بنا پر ملائکہ کی تکریم کی ہے پس تم بھی ملائکہ کے جیسا عمل بجالاؤ۔

(اصول کافی، ج ٣، باب المصافحه، حدیث ١٠)

۴۷

بیماری اور بیمار کی عیادت

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ○

اور جب بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے۔ (سورہ شعرآء: آیه ۸۰)

۹۲۹

اَلْحُمّٰى رَآئِدُ الْمَوْتِ وَ سِجْنُ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَ حَرُّهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَ هِیَ حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ.

بخار موت کا فاصلہ اور روئے زمین پر اللہ کا قید خانہ ہے اس کی گرمی جہنم میں سے ہے اور یہ ہر مومن کے لیے جہنم کی آگ کا حصہ ہے۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص۶۲)

۹۳۰

اَنِیْنُ الْمُؤْمِنِ الْمَرِیْضِ تَسْبِیْحٌ وَ صِیَاحُهٗ تَهْلِیْلٌ وَ نَوْمُهٗ عَلَى الْفِرَاشِ عِبَادَةٌ وَ تَقَلُّبُهٗ مِنْ جَنْبٍ اِلٰى جَنْبٍ جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَاِنْ عُوْفِیَ یَمْشِیْ فِی النَّاسِ وَ مَا عَلَیْهِ مِنْ ذَنْبٍ.

کسی مومن بیمار کا کراہنا تسبیح، اس کا چیخنا تہلیل، بستر پر سونا عبادت اور اس کا پہلو بدلنا اللہ کی راہ میں جہاد ہے، اگر صحت یاب ہوگا تو لوگوں کے درمیان اس طرح چلے پھرے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵٤)

۹۳۱

لِلْمَرِیْضِ اَرْبَعُ خِصَالٍ: یُرْفَعُ عَنْهُ الْقَلَمُ، وَ یَاْمُرُ اللّٰهُ الْمَلَکَ فَیَكْتُبُ لَهٗ كُلَّ فَضْلٍ كَانَ یَعْمَلُ فِیْ صِحَّتِهٖ، وَ یَتْبَعُ مَرَضُهٗ كُلَّ عُضْوٍ مِنْ جَسَدِهٖ فَیُخْرِجُ ذُنُوْبَهٗ مِنْهُ فَاِنْ

مَاتَ مَاتَ مَغْفُوْرًا لَہٗ وَإِنْ عَاشَ عَاشَ مَغْفُوْرًا لَہٗ.

بیمار کے لیے چار فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں: اس کا (اعمال لکھنے والا) قلم روک دیا جاتا ہے، فرشتے کو حکم ملتا ہے کہ ہر وہ بھلائی اور نیک کام جسے وہ تندرستی کی حالت میں انجام دیتا تھا لکھتا جائے، اس کی بیماری جس جس عضو کو اپنی لپیٹ میں لے اس عضو کے کیے ہوئے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اگر اس بیماری میں مرجائے تو بخشش کیا ہوا مرے گا اور اگر صحت مند ہو جائے تب بھی بخشش کیا ہوا قرار پائے گا۔ (جامع الاخبار، ص ۱۹۱)

﴿۹۳۲﴾

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا.

جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے جائے تو مریض کے پاس بیٹھنے تک رحمت میں ڈوبتا جاتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت خدا اسے ڈھانک لیتی ہے۔ (مجازات النبویہ، ص ۳۸۰)

﴿۹۳۳﴾

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ سَاعَةِ الَّتِيْ يَعُوْدُهٗ إِنْ كَانَتْ نَهَارًا حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ لَيْلًا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

کوئی شخص جب کسی مریض کی عیادت کرنے جاتا ہے تو عیادت کے لیے جانے کے وقت سے لے کر اگر دن ہو تو رات کے چھا جانے تک اور اگر رات ہو تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(سفینۃ البحار، ج۲، ص۲۸۶)

﴿۹۳۴﴾

عَائِدُ الْمَرِيْضِ عَلٰى مَخَارِفِ الْجَنَّةِ.

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے راستوں پر چلتا ہے۔ (مجازات النبویہ، ص ۱۱۳)

﴿۹۳۵﴾

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا بِكُلِّ خَطْوَةٍ خَطَاهَا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ سَبْعُوْنَ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَ عَنْهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ يُرْفَعُ لَهٗ سَبْعُوْنَ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَ يُوَكَّلُ بِهٖ

سَبْعُوْنَ اَلْفَ اَلْفِ مَلَکٍ یَقْعُدُوْنَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.

جو شخص کسی مریض کی عیادت کرنے جائے تو اس کے واپس گھر پہنچنے تک اس کے ہر ہر قدم کے بدلے ستر لاکھ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور ستر لاکھ برائیاں اس کے نامۂ عمل سے محو کی جاتی ہیں، ستر لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں اور ستر لاکھ فرشتے اس پر موکل ہوتے ہیں جو اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر بیٹھ کر قیامت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

(روضة الواعظین، ص۳۷۲، جامع الاخبار ۱۸۹)

۷۵

مؤمن کو خوش کرنا

وَ لَقّٰی هُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا

اور ان کے ساتھ تروتازگی اور مسرت کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ (سورہ دھر: آیہ ۱۱)

۹۳۶

مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَ مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ.

جس نے کسی مؤمن کو خوش کیا تو گویا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا تو اس نے اللہ کو خوش کیا۔

(اصول کافی، ج ۳)

۹۳۷

اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ.

خداوند عالم کے ہاں مؤمنین کو خوش کرنا پسندیدہ ترین اعمال میں سے ہے۔ (اصول کافی، ج ۳)

۹۳۸

مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِیْهِ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الْاٰخِرَةِ.

جو اپنے کسی بھائی سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کرے تو خداوند عالم اس کی آخرت کی تکلیف کو دور کرے گا۔

(اثنی عشریہ: ص ۱۱)

۹۳۹

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ سُرُوْرٌ (اَلَّذِیْ) تُدْخِلُهٗ عَلَی الْمُؤْمِنِ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوْعَتَهٗ، اَوْ تَکْشِفُ عَنْهُ کُرْبَتَهٗ.

اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین وہ خوشی ہے جسے تم ایک مؤمن کی بھوک کو مٹاتے ہوئے یا اس کی کسی تکلیف کو

دور کرتے ہوئے اسے پہنچاتے ہو۔ (اصول کافی، ج ۳)

﴿۹۴۰﴾

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

نماز کے بعد تمام اعمال سے افضل مومنین کے دل کو خوش کرنا ہے۔

(سفینۃ البحار، ج ۱، ص ٦١٤ و ٣٥٢)

﴿۹۴۱﴾

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَدْخَلَ عَلٰی قَلْبِ اَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ مَسَرَّۃً۔

خدا اور بندے کے انتہائی تقرب کا مرحلہ وہ ہے جب ایک بندہ کسی مومن بھائی کے دل کو خوش کرتا ہے۔

(سفینۃ البحار، ج ۱، ص ٦١٤ و ٣٥٢)

۷۶

یتیموں کی دلجوئی

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○

پس تم یتیم پر ستم نہ کرنا۔ (سورہ والضحی: آیہ ۹)

﴿۹۴۲﴾

خَیْرُ بُیُوْتِکُمْ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ مُکْرَمٌ.

تمہارے گھروں میں سے بہترین وہ گھر ہے جس میں ایک یتیم باعزت طور پر پرورش پا رہا ہو۔

(اثنی عشریه: ص۱۸)

﴿۹۴۳﴾

مَنْ مَسَحَ یَدَهٗ عَلٰی رَاْسِ یَتِیْمٍ تَرَحُّمًا لَهٗ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِکُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

جو کسی یتیم کے سر پر رحمدلی کے ساتھ ہاتھ پھیرے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کے سر کے ہر بال کے بدلے ایک نور عطا کرے گا۔ (بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۹۴۴﴾

کُنْ لِلْیَتِیْمِ کَالْاَبِ الرَّحِیْمِ وَ اعْلَمْ اَنَّکَ تَزْرَعُ کَذٰلِکَ تَحْصُدُ.

یتیم کے لیے رحمدل باپ کی طرح بنو اور یہ یقین رکھو کہ جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۱۷۱)

﴿۹۴۵﴾

مَنْ کَفَلَ یَتِیْمًا وَ کَفَلَ نَفَقَتَهٗ کُنْتُ اَنَا وَ هُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ وَ قَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ

اَلْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى.

جو شخص کسی یتیم کی پرورش کرے اور اس کے اخراجات برداشت کرے تو میں اور وہ جنت میں یوں ہوں گے (اس کے ساتھ ہی آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو باہم ملا کر دکھایا)

(سفینة البحار، ج۲، ص ۷۳۱)

﴿۹۴۶﴾

اِنَّ الْيَتِيْمَ اِذَا بَكٰى اِهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

جب یتیم روتا ہے تو عرش لرز اٹھتا ہے۔ (سفینة البحار، ج۲، ص ۷۳۱)

﴿۹۴۷﴾

اِنَّ اَكْلَ مَالِ الْيَتِيْمِ مِنَ الْكَبَائِرِ الَّتِىْ اَوْعَدَ اللّٰهُ عَلَيْهَا النَّارَ.

یتیم کا مال کھانا ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جن کے لیے خداوند عالم نے جہنم کا وعدہ کیا ہے۔

(سفینة البحار، ج۲، ص ۷۳۱)

77

مشورہ لینا

وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۝

اور امور مملکت کے معاملے میں ان سے مشورہ لیا کرو۔ (سورہ آل عمران: آیہ ۱۵۹)

﴿۹۴۸﴾

لَا مُظَاهَرَةَ اَحْسَنُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ.

مشورے سے بڑھ کر کوئی پشت پناہی نہیں۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۹۴۹﴾

لَنْ يَّهْلِکَ امْرُءٌ بَعْدَ مَشْوَرَةٍ.

مشورے کے بعد کوئی شخص ہلاکت میں نہیں پڑسکتا۔ (اثنی عشریہ: ص۱۶)

﴿۹۵۰﴾

مَا مِنْ قَوْمٍ كَانَتْ لَهُمْ مَشْوَرَةٌ فَحَضَرَ مَعَهُمْ مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ اَوْ حَامِدٌ اَوْ مَحْمُوْدٌ اَوْ اَحْمَدُ فَاَدْخِلُوْهُ فِیْ مَشْوَرَتِهِمْ اِلَّا خَيْرٌ لَّهُمْ.

کوئی گروہ جنہیں کسی کام میں مشورہ درکار ہو اور ان کے ہاں حامد، محمود، محمد یا احمد نامی شخص ہو اور وہ لوگ اسے بھی اپنے مشورے میں شامل کریں تو سوائے بھلائی کے کچھ نہیں پائیں گے۔

(عیون اخبار الرضا، باب سی ام)

﴿۹۵۱﴾

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ مَا الْحَزْمُ؟ قَالَ مُشَاوَرَةُ ذَوِی الرَّاْيِ وَاتِّبَاعُهُمْ.

حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا: یارسول اللہؐ! احتیاط کیا ہے؟ فرمایا: صاحبان رائے سے مشورہ کر کے اس پر عمل کرنا۔
(سفینة الابحار، ج۱، ص۷۱۸)

﴿۹۵۲﴾

لَا تُشَاوِرَنَّ جَبَانًا فَاِنَّهُ يُضِيقُ عَلَيْكَ الْمَخْرَجَ وَلَا تُشَاوِرَنَّ الْبَخِيلَ فَاِنَّهُ يَقْصُرُ بِكَ عَنْ غَايَتِكَ وَلَا تُشَاوِرَنَّ حَرِيصًا فَاِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ شَرَهَا.

بزدل سے مشورہ مت کرو کیونکہ وہ نکلنے کے راستے کو تنگ بتائے گا۔ بخیل سے مشورہ مت لو کیونکہ وہ تجھے مقصد تک پہنچنے سے روکے گا اور نہ ہی حریص سے مشورہ کرو کیونکہ وہ تمہارے لیے لالچ و حرص کو خوبصورت بنا کر پیش کرے گا۔ (خصال صدوق، باب الثلاثة، حدیث ۵۳)

﴿۹۵۳﴾

مَنِ اسْتَشَارَهُ اَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فَلَمْ يَمْحَضْهُ النَّصِيحَةَ سَلَبَهُ اللّٰهُ لُبَّهُ.

جس کسی کا کوئی مؤمن بھائی اس سے مشورہ طلب کرے اور وہ خلوص کے ساتھ مشورہ نہ دے تو خداوند عالم اس کی عقل سلب کر لیتا ہے۔ (سفینة البحار، ج۲، ص۵۹۰)

۷۸

صحت اور تندرستی

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا٥

اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔ (سورہ اعراف: آیہ ۳۱)

﴿۹۵۴﴾

لَا تُمِيتُوا الْقَلْبَ بِكَثْرَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ الْقُلُوْبَ كَالزَّرْعِ إِذَا كَثُرَ الْمَاءُ أَفْسَدَ الزَّرْعَ.

زیادہ کھاپی کر دل کو مردہ مت کرو کیونکہ دل کھیتی کی مانند ہیں جسے اگر زیادہ پانی دیا جائے تو فصل تباہ ہو جاتی ہے۔

(جامع الاخبار، ص ۲۱٤)

﴿۹۵۵﴾

اِفْتَتِحْ بِالْمِلْحِ وَاخْتِمْ بِالْمِلْحِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ اثْنَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ دَاءً.

کھانے کی ابتدا نمک سے کرو اور ختم بھی نمک پر کرو کیونکہ ایسا کرنا بہتر بیماریوں کے لیے شفاء ہے۔

(بحار الانوار، ج۷۷، ص۵۸)

﴿۹۵۶﴾

كُلُوا التَّمْرَ عَلَى الرِّيْقِ فَإِنَّهُ يَقْتُلُ الدِّيْدَانَ فِي الْبَطْنِ.

صبح سویرے خرما کھاؤ یہ پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرتا ہے۔ (صحیفۃ الرضا، حدیث۴۹و۵۸)

﴿۹۵۷﴾

كُلُوا الْعِنَبَ حَبَّةً حَبَّةً فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَ أَمْرَأُ.

انگور کو دانہ دانہ کر کے کھاؤ کیونکہ ایسا کرنا ہاضمہ اور لذت میں اضافہ کرتا ہے۔

(صحیفہ الرضا، حدیث۴۹و۵۸)

﴿۹۵۸﴾

كُلُوا الرُّمَّانَ فَلَيْسَتْ حَبَّةٌ مِنْهُ تَقَعُ فِي الْمِعْدَةِ اِلَّا اَنَارَتِ الْقَلْبَ وَ اَخْرَجَتِ الشَّيْطَانَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا.

انار کھاؤ اس کا ایک دانہ بھی معدے میں پہنچتا ہے تو دل کو روشن کرتا ہے اور شیطان کو چالیس دن تک دور کرتا ہے۔

(سفینة البحار، ج ۱، ص ۵۳۵)

﴿۹۵۹﴾

اِذَا طَبَخْتُمْ فَاَكْثِرُوْا الْقَرْعَ فَاِنَّهُ يَسُرُّ الْقَلْبَ الْحَزِيْنَ.

جب کھانا پکانے لگو تو کدو زیادہ پکاؤ کیونکہ کدو غمگین دل کو شاد کرتا ہے۔

(عیون اخبار الرضا، باب سی ام)

﴿۹۶۰﴾

عَلَيْكُمْ بِالزَّبِيْبِ فَاِنَّهُ يَكْشِفُ الْمِرَّةَ وَ يُذْهِبُ الْبَلْغَمَ وَ يَشُدُّ الْعَصَبَ وَ يُذْهِبُ بِالْعَيَاءِ وَ يُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَ يُطَيِّبُ الْفَمَ وَ يُذْهِبُ بِالْغَمِّ.

کشمش کھانا تم پر لازم ہے کیونکہ کشمش صفرا کو دور کرتا ہے، بلغم کو ختم کرتا ہے، اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، کند ذہنی کو زائل کرتا ہے، اچھا اخلاق بناتا ہے، منہ کی بدبو زائل کرتا ہے اور غم والم کو دور کرتا ہے۔

(روضة الواعظین، ص ۳۱۰)

﴿۹۶۱﴾

مَنْ قَلَّ طَعْمُهُ صَحَّ بَدَنُهُ وَ مَنْ كَثُرَ طَعْمُهُ سَقُمَ بَدَنُهُ وَ قَسَا قَلْبُهُ.

جو کم غذا کھائے گا اس کا جسم صحیح رہے گا اور جو زیادہ کھانا کھائے گا اس کا جسم بیمار رہے گا اور دل سخت ہوگا۔

(مجموعۂ ورام، ج ۲، ص ۲۲۹)

﴿۹۶۲﴾

فِي السِّوَاكِ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً: مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَ يُبَيِّضُ الْاَسْنَانَ وَ يَذْهَبُ بِالْحَفَرِ وَ يُقِلُّ الْبَلْغَمَ وَ يُشَهِّي الطَّعَامَ وَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ وَ تُصَابُ

بِهِ السُّنَّةُ وَ تَحْضُرُهُ الْمَلآئِكَةُ وَ يَشُدُّ اللَّثَةَ وَ هُوَ يَمُرُّ بِطَرِيْقِ الْقُرَانِ وَ رَكْعَتَيْنِ بِالسِّوَاكِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةٍ بِغَيْرِ سِوَاكٍ.

مسواک کے ۱۲ فائدے ہیں: منہ کو پاکیزہ کرتا ہے، پروردگار عالم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، دانتوں کو چمکدار بناتا ہے، گندگی دور کرتا ہے، بلغم کم کرتا ہے، بھوک میں اضافہ کرتا ہے، نیکیوں کو کئی گنا کرتا ہے، سنت کی ادائیگی ہے، فرشتے اس کے گواہ بنتے ہیں، مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں، قرآن کی راہ کو صاف رکھتا ہے۔ مسواک کر کے دو رکعت نماز پڑھنا خداوند عالم کے نزدیک بغیر مسواک کے ستر (۷۰) رکعت نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

(خصال صدوق، باب الواحد الی اثنی عشر)

﴿۹۶۳﴾

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْبَرَكَةَ فِى الْعَسَلِ وَ فِيْهِ شِفَآءٌ مِّنَ الْاَوْجَاعِ وَ قَدْ بَارَكَ عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

بے شک خداوند عالم نے شہد میں برکت رکھی ہے۔ اس میں تمام دردوں کے لیے شفا ہے۔ ستر انبیاءؑ نے اسے بابرکت سمجھا ہے۔

(صحيفة الرضا، حديث۲۰۷)

﴿۹۶۴﴾

كُلُوا الثُّوْمَ وَ تَدَاوُوْا بِهٖ فَاِنَّ فِيْهِ شِفَآءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ دَآءً.

ثوم (لہسن) کھاؤ اور اس کے ذریعے علاج کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے۔

(سفينة البحار، ج۱، ص۱۳۹)

﴿۹۶۵﴾

اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَنْفِى الْفَقْرَ وَ بَعْدَهُ يَنْفِى الْهَمَّ وَ يُصَبِّحُ الْبَصَرَ.

کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنا فقر کو ختم کرتا ہے اور کھانے کے بعد وضو کرنا غم کو دور کرتا ہے اور بصارت کو درست کرتا ہے۔

(اثنى عشريه: ص۱۰)

۷۹

دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۝

مومنین تو آپس میں بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں صلح صفائی کرا دیا کرو۔

(سورہ حجرات: آیہ ۱۰)

۹۶۶

مَا عَمِلَ امْرُؤٌ عَمَلًا بَعْدَ اِقَامَةِ الْفَرَائِضِ خَيْرًا مِنْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ.

واجبات کی ادائیگی کے بعد کسی شخص کا بہترین عمل لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے۔

(سفینة البحار، ج۲، ص۴۰)

۹۶۷

اَلَا اُخْبِرُكَ وَ اَدُلُّكَ عَلٰى صَدَقَةٍ يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ؟ تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ اِذَا تَفَاسَدُوْا وَ تَبَاعَدُوْا.

کیا میں تمہیں ایک ایسے صدقے کے بارے میں رہنمائی کروں جسے اللہ اور اس کا رسولؐ پسند کرتے ہیں۔ جب لوگ آپس میں اختلاف کر کے ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو ان کے درمیان صلح کرانا۔

(مجموعۂ ورام، ص۱، ص۶)

۹۶۸

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلٰوةِ وَ الصَّوْمِ.

لوگوں کے درمیان صلح کرانا نماز روزے سے افضل ہے۔

(سفینة البحار، ج۲، ص۴۰)

﴿۹۶۹﴾

لاَ كِذْبَ عَلٰى مُصْلِحٍ.

صلح کرانے والے پر جھوٹ بولنا صادق نہیں آتا۔ (اصول کافی، ج ٤، باب الكذب، حديث ٢٢)

﴿۹۷۰﴾

لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا.

دو افراد میں صلح کرانے والا اگر بھلائی پر مبنی چغلی کھائے یا اصلاح کے لیے اچھی بات کہے تو وہ جھوٹا نہیں۔

(اثنى عشريه: ص١٨)

۸۰

مطالب متفرق

وَ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور جو چیز تم کو رسولؐ دے دیں وہ لے لیا کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

(سورہ حشر: آیہ ۷)

﴿۹۷۱﴾

تَقَبَّلُوْا لِیْ بِسِتَّةٍ اَتَقَبَّلُ لَکُمْ بِالْجَنَّةِ: اِذَا حَدَّثْتُمْ فَلاَ تَکْذِبُوْا وَ اِذَا اُئْتُمِنْتُمْ فَلاَ تَخُوْنُوْا وَ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَ کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَ اَلْسِنَتَکُمْ.

تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو تاکہ میں تمہارے لیے جنت کی ضمانت دوں: ☆ جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو ☆ امانت رکھی جائے تو خیانت مت کرو ☆ آنکھوں کو نیچی رکھو ☆ شرمگاہوں کی حفاظت کرو ☆ اپنی زبانوں اور ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔

(امالی صدوق، مجلس ۲۰، حدیث ۲)

﴿۹۷۲﴾

اِعْمَلْ بِفَرَآئِضِ اللّٰهِ تَکُنْ اَتْقَی النَّاسِ وَ ارْضَ بِقَسْمِ اللّٰهِ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَ کُفَّ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ تَکُنْ اَوْرَعَ النَّاسِ وَ اَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَ اَحْسِنْ مُصَاحَبَةَ مَنْ صَاحَبَکَ تَکُنْ مُسْلِمًا.

☆ اللہ کے فرائض کی بجا آوری کر کے لوگوں میں متقی بنو ☆ اللہ کی تقسیم پر راضی رہ کر تونگر ترین بنو ☆ محرمات سے ہاتھ اٹھا کر پرہیزگار ترین بنو ☆ ہمسائیوں کے ساتھ نیک سلوک کر کے مؤمن بنو ☆ ہمنشینوں کے ساتھ اچھی ہمنشینی اختیار کرتے ہوئے مسلمان بنو۔

(امالی صدوق، مجلس ۳۶، حدیث ۱۳)

﴿۹۷۳﴾

لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ، وَلَا مَالَ اَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةَ اَوْحَشُ مِنَ الْعُجْبِ،

وَلَا مُظَاهَرَةَ اَحْسَنُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ، وَلَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلْقِ، وَلَا عِبَادَةَ كَالتَّفَكُّرِ.

جہالت سے بڑھ کر کوئی احتیاج نہیں، عقل سے بڑھ کر فائدہ مند کوئی مال نہیں۔ خود پسندی سے بڑھ کر کوئی تنہائی نہیں۔ مشورہ سے بڑھ کر کوئی پشت پناہ نہیں، تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، حسن خلق سے بڑھ کر کوئی حسب نہیں اور غور وفکر جیسی اور کوئی عبادت نہیں۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۹۷۴﴾

ثَلَاثٌ مُوبِقَاتٌ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ فَاَمَّا الْمُوبِقَاتُ: فَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَ شُحٌّ مُطَاعٌ، وَ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَالْعَدْلُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ، وَخَوْفُ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ.

تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں یہ ہیں: خواہشات جن کی پیروی کی جائے، بخل جس کی اطاعت کی جائے اور خود پسندی۔ نجات دینے والی چیزیں یہ ہیں: رضا اور ناراضگی کے دونوں اوقات میں عدالت سے کام لیا جائے، تونگری اور فقیری دونوں حالتوں میں قناعت کی جائے اور ظاہر و باطن میں خوف خدا رکھا جائے جیسے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر تم نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۹۷۵﴾

اَيُّهَالنَّاسُ مَا جَآئَكُمْ عَنِّي يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَنَا قُلْتُهُ وَ مَا جَآئَكُمْ يُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ فَلَمْ اَقُلْهُ.

اے لوگو! میری احادیث جو تم تک پہنچیں اگر کتاب خدا کے موافق ہوں تو میں نے ہی کہا ہے، لیکن تم تک کوئی ایسی بات مجھ سے منسوب پہنچے جو کتاب خدا کے مخالف ہو تو اسے میں نے نہیں کہا ہے۔

(اصول کافی، ج ۱، باب الاخذ بالسنة و شواهد، حدیث ۵)

﴿۹۷۶﴾

لَا قَوْلَ اِلَّا بِعَمَلٍ، وَلَا عَمَلَ اِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا قَوْلَ وَلَا عَمَلَ وَلَا نِيَّةَ اِلَّا بِاِصَابَةِ السُّنَّةِ.

کوئی بھی قول بغیر عمل کے قدر و قیمت نہیں رکھتا اور کوئی عمل بغیر نیت کے درست نہیں، اور کوئی بھی نیت جو مطابق سنت نہ ہو کسی قدر و قیمت کی حامل نہیں۔ (اصول کافی، ج ۱، باب الاخذ بالسنة و شواهد، حدیث ۹)

﴿۹۷۷﴾

سِتٌّ مِنَ الْمُرُوَّةِ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْحَضَرِ وَ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي السَّفَرِ: فَأَمَّا الَّتِيْ فِي الْحَضَرِ فَتِلَاوَةُ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ عِمَارَةُ مَسَاجِدِ اللّٰهِ وَ اتِّخَاذُ الْإِخْوَانِ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ أَمَّا الَّتِيْ فِي السَّفَرِ فَبَذْلُ الزَّادِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْمِزَاحُ فِيْ غَيْرِ الْمَعَاصِيْ.

چھ چیزیں مروت (جوانمردی) کی نشانی ہیں۔ تین کا تعلق سفر سے ہے اور تین کا تعلق حضر سے ہے۔ وہ تین چیزیں جن کا تعلق حضر سے ہے یہ ہیں: خدا کے کلام کی تلاوت کرنا، مساجد کی تعمیر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر دوست بنانا۔ جن تین چیزوں کا تعلق سفر سے ہے وہ یہ ہیں: حسن خلق اختیار کرنا، زادراہ ساتھیوں پر خرچ کرنا اور مزاح کرنا مگر اس طرح کہ گناہ میں نہ پڑے۔ (خصال صدوق، باب الستة، حدیث ۹)

﴿۹۷۸﴾

اَلْعِلْمُ خَلِيْلُ الْمُؤْمِنِ، وَالْحِلْمُ وَزِيْرُهُ، وَالْعَقْلُ دَلِيْلُهُ، وَ الْعَمَلُ قَيِّمُهُ، وَاللِّيْنُ أَخُوْهُ، وَالرِّفْقُ وَالِدُهُ، وَ الصَّبْرُ أَمِيْرُ جُنُوْدِهِ.

علم مومن کا دوست ہے، حلم اس کا وزیر ہے، عقل اس کی رہنما ہے، عمل اس کی قدر و قیمت ہے، نرمی اس کا بھائی ہے، رفق و مہربانی اس کا باپ ہے اور صبر اس کے لشکر کا سپہ سالار ہے۔ (مجازات النبویه، ص ۱۹۵)

﴿۹۷۹﴾

لَا تَكُوْنُ مُسْلِمًا حَتّٰى يَسْلَمَ النَّاسُ مِنْ يَدِكَ وَ لِسَانِكَ، وَ لَا تَكُوْنُ عَالِمًا حَتّٰى تَكُوْنَ بِالْعِلْمِ عَامِلًا، وَلَا تَكُوْنُ عَابِدًا حَتّٰى تَكُوْنَ وَرِعًا، وَلَا تَكُوْنُ وَرِعًا حَتّٰى تَكُوْنَ زَاهِدًا، أَطِلِ الصَّمْتَ وَ أَكْثِرِ الْفِكْرَ وَ أَقِلَّ الضِّحْكَ.

کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں بن سکتا جب تک اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ نہ

ہوں۔ تم اس وقت تک عالم نہیں بن سکتے جب تک تم علم پر عمل نہ کرو اور اس وقت تک تم عابد نہیں بن سکتے جب تک تم پرہیزگار نہ بنو اور پرہیزگار نہیں بن سکتے جب تک دنیا سے زہد اختیار نہ کرو۔ اپنی خاموشی کو طول دو۔ غور و فکر زیادہ کرو اور ہنسا کم کرو۔ (مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۱٤)

﴿۹۸۰﴾

اَوْصَانِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ: اَوْصَانِیْ بِالْاِخْلَاصِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَةِ، وَ الْعَدْلِ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَ الْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی وَ اَنْ اَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَ اُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ، وَ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ، وَ اَنْ یَّكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا وَ مَنْطِقِیْ ذِكْرًا وَ نَظَرِیْ عِبَرًا.

میرے پروردگار نے مجھے نو چیزوں کی وصیت کی: ☆ مجھے وصیت کی کہ پوشیدہ اور کھلے عام دونوں صورتوں میں اخلاص سے کام لوں ☆ خوشی اور ناراضگی دونوں وقت میں عدالت سے کام لوں ☆ احتیاج اور تونگری میں قناعت کروں ☆ جو مجھ پر ظلم کرے اسے معاف کروں ☆ جو مجھے محروم کرے اسے دے دوں ☆ جو مجھ سے قطع رحمی کرے میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ ☆ میری خاموشی غور و فکر بنے ☆ میرا بولنا ذکر قرار پائے ☆ اور میرا دیکھنا عبرت کا باعث بنے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۹۸۱﴾

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِّنَ الدُّنْیَا وَ اَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَرْحَمَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ مِنْهُ كُلَّ خَطِیْئَةٍ عَمِلَهَا، اِمَّا بِسُقْمٍ فِیْ جَسَدِهٖ وَ اِمَّا بِضِیْقٍ فِیْ رِزْقِهٖ وَ اِمَّا بِخَوْفٍ فِیْ دُنْیَاهُ فَاِنْ بَقِیَتْ عَلَیْهِ بَقِیَّةٌ شَدَّدْتُّ عَلَیْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ.

وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِّنَ الدُّنْیَا وَ اَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعَذِّبَهٗ حَتّٰی اُوَفِّیَهٗ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا اِمَّا بِصِحَّةٍ فِیْ جِسْمِهٖ وَ اِمَّا بِوُسْعَةٍ فِیْ رِزْقِهٖ وَ اِمَّا بِاَمْنٍ فِیْ دُنْیَاهُ فَاِنْ بَقِیَتْ عَلَیْهِ بَقِیَّةٌ هَوَّنْتُ عَلَیْهِ بِهَا الْمَوْتَ.

خداوند عالم فرماتا ہے: میری عزت و جلال کی قسم! جب میں اپنے کسی بندے پر رحمت کرنا چاہتا ہوں تو اسے دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھاتا جب تک اسے جسم کی بیماری، رزق کی کمی یا کسی دوسرے خوف میں مبتلا کر کے اس کے ہر گناہ کی پوری سزا اسے دنیا میں ہی نہ دے دوں۔ اگر اس کے بعد بھی اس کا گناہ باقی رہے تو جانکنی میں شدت

کر کے اسے عذاب کرتا ہوں۔

میری عزت وجلالت کی قسم! میں جب کسی بندے کو عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہوں تو دنیا سے اسے اس وقت تک نہیں اٹھاتا جب تک اس کے نیک اعمال کی پوری پوری جزا دنیا میں ہی نہ دوں یا تو اسے جسمانی صحت عطا کر کے یا رزق میں اضافہ کر کے یا اسے دنیا میں امن وامان دے کر۔ اگر اس کے بعد بھی اس کے نیک اعمال باقی بچ جائیں تو اس پر سکرات موت آسان کر کے اس کا حساب چکا تا ہوں۔ (اصول کافی، ج ٤)

﴿۹۸۲﴾

اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَلَکًا یَنْزِلُ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ فَیُنَادِیْ یَا اَبْنَآءَ الْعِشْرِیْنَ جُدُّوْا وَاجْتَهِدُوْا وَ یَا اَبْنَآءَ الثَّلَاثِیْنَ لَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَا اَبْنَآءَ الْاَرْبَعِیْنَ مَا ذَا اَعْدَدْتُّمْ لِلِقَآءِ رَبِّکُمْ وَ یَا اَبْنَآءَ الْخَمْسِیْنَ اَتٰکُمُ النَّذِیْرُ وَ یَا اَبْنَآءَ السِّتِّیْنَ زَرْعٌ اٰنَ حَصَادُهٗ وَ یَا اَبْنَآءَ السَّبْعِیْنَ نُوْدِیَ لَکُمْ فَاَجِیْبُوْا وَ یَا اَبْنَآءَ الثَّمَانِیْنَ اَتَتْکُمُ السَّاعَةُ وَ اَنْتُمْ غَافِلُوْنَ، ثُمَّ یَقُوْلُ لَوْ لَا عِبَادٌ رُکَّعٌ وَ رِجَالٌ خُشَّعٌ وَ صِبْیَانٌ رُضَّعٌ وَ اَنْعَامٌ رُتَّعٌ لَصُبَّتْ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ صَبًّا.

خداوند عالم کی طرف سے ایک فرشتہ ہر رات نازل ہو کر ندا دیتا ہے اور کہتا ہے: ''اے بیس سال والو! کوشش کرو اور جدوجہد کرو، اے تیس سال والو! تمہیں دنیاوی زندگی فریب میں مبتلا نہ کرے۔ اے چالیس سال والو! تم نے اپنے پروردگار سے ملاقات کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اے پچاس سال والو! تمہارے پاس ڈرانے والا آ پہنچا ہے۔ اے ساٹھ سال والو! کھیتی کے کاٹے جانے کا وقت قریب آیا ہے۔ اے ستر سال والو! تمہیں بلایا جا رہا ہے جواب دو۔ اے اسّی سال والو! قیامت تمہارے نزدیک ہے اور تم غافل پڑے ہوئے ہو۔ اس کے بعد وہ (منادی) کہتا ہے: اگر رکوع کرنے والے بندے، خضوع وخشوع کرنے والے لوگ، دودھ پیتے بچے اور چرنے والے حیوانات نہ ہوتے تو تم پر ایک سخت عذاب نازل کیا جاتا۔ (ارشاد القلوب، دیلمی، ص٤٦)

﴿۹۸۳﴾

طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَ حَسُنَ عَمَلُهٗ فَحَسُنَ مُنْقَلَبُهٗ اِذْ رَضِیَ عَنْهُ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ وَ وَیْلٌ لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَ سَآءَ عَمَلُهٗ فَسَآءَ مُنْقَلَبُهٗ اِذْ سَخِطَ عَلَیْهِ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ.

خوشا حال ہو اس کا جس کی عمر لمبی ہے، اعمال نیک ہیں، پس اس کی عاقبت بھی نیک ہوگی کیونکہ اس کا پروردگار اس سے راضی ہوگا۔ وائے ہو اس شخص پر جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا کردار بُرا ہو تو اس کی عاقبت بھی بری ہوگی کیونکہ اس کا پروردگار اس سے ناراض ہوگا۔ (امالی صدوق، مجلس ۱۳)

﴿۹۸۴﴾

اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِ النَّاس؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ مَنْ نَزَلَ وَحْدَہٗ وَ مَنَعَ رِفْدَہٗ وَ جَلَّدَ عَبْدَہٗ. اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ مَنْ لاَ یُقِیْلُ عَشْرَۃً وَ لاَ یَقْبَلُ مَعْذِرَۃً. ثُمَّ قَالَ اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ مَنْ لاَّ یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَ لاَ یُؤْمَنُ شَرُّہٗ. ثُمَّ قَالَ اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ مَنْ یُّبْغِضُ النَّاسَ وَ یُبْغِضُوْنَہٗ.

کیا میں تمہیں بدترین لوگوں کی خبر نہ دوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! فرمایا: جو اکیلا کسی جگہ قیام کرے، نیکی کرنے سے ہاتھ اٹھائے اور اپنے نوکروں کو کوڑے مارے۔ فرمایا: کیا میں اس سے بھی بدتر کی خبر نہ دوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! فرمایا: وہ جو کسی کی لغزش کو معاف نہ کرے، جو کسی کے عذر کو قبول نہ کرے۔ اس کے بعد فرمایا: کیا میں اس سے بھی بُرے کی خبر نہ دوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! فرمایا: وہ شخص بدترین ہے کہ جس سے نہ تو بھلائی کی توقع کی جاتی ہے اور نہ (لوگ) اس کے شر سے امان میں ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: کیا اس سے بھی بدتر کی خبر نہ دوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! فرمایا: وہ شخص بدترین ہے جو لوگوں کو دشمن سمجھے اور لوگ بھی اسے دشمن سمجھیں۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۹۸۵﴾

اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِاَشْبَہِکُمْ بِیْ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَحْسَنُکُمْ خُلْقًا وَاَلْیَنُکُمْ کَنَفًا وَاَبَرُّکُمْ بِقَرَابَتِہٖ وَاَشَدُّکُمْ حُبًّا لِاِخْوَانِہٖ فِیْ دِیْنِہٖ وَاَصْبَرُکُمْ عَلَی الْحَقِّ وَ اَکْظَمُکُمْ لِلْغَیْظِ وَ اَحْسَنُکُمْ عَفْوًا وَ اَشَدُّکُمْ مِّنْ نَفْسِہٖ اِنْصَافًا فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ.

کیا میں تمہیں ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو تم میں سے میرے ساتھ زیادہ شباہت رکھتا ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! فرمایا: جو تم میں سے اخلاق میں سب سے اچھا ہے، جو قرابتداروں سے نیکی کرنے والا ہے، اپنے

دینی بھائیوں سے شدید محبت کرنے والا ہے، جو اپنے حق پر صبر کرنے والا ہے، جو سب سے بڑھ کر اپنے غصے پر قابو پانے والا ہے، جو اچھائی کے ساتھ معاف کرنے والا ہے، جو اپنے غصے اور خوشنودی کے وقت اپنے ساتھ انصاف کرنے والا ہے۔ (اصول کافی، ج ۳، باب المؤمن و علاماته)

﴿۹۸۶﴾

اَلاَ اُخبِرُکُم بِاَبعَدِکُم مِنّیِ شَبَهًا؟ قَالُوْا بلیٰ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَلْفَاحِشُ الْمُتَفَحِّشُ الْبَذِیُّ الْبَخِیْلُ الْمُخْتَالُ الْحَقُوْدُ الْحَسُوْدُ الْقَاسِی الْقَلْبِ، الْبَعِیْدُ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ یُرْجٰی، غَیْرُ الْمَامُوْنِ مِنْ کُلِّ شَرٍّ یُتَّقٰی.

کیا میں تمہیں اس کی خبر دوں کہ تم میں سے کون میری شباہت سے بعید ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا: گالیاں دینے والا اور گالیاں کھانے والا، بدزبان، بخیل، خود پسند، کینہ توز، حاسد اور سخت دل ہو، جو ہر بھلائی سے خالی ہو جس کی امید کی جا سکتی ہے اور ہر شر جس کا ڈر ہو اس میں موجود ہو۔ (اصول کافی، ج ۳)

﴿۹۸۷﴾

مِنْ عَلَامَاتِ الشِّقَآءِ جُمُوْدُ الْعَیْنِ وَ قَسْوَةُ الْقَلْبُ وَ شِدَّةُ الْحِرْصِ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا وَالْاِصْرَارُ عَلَی الذَّنْبِ.

بدبختی کی علامات یہ ہیں: آنکھ کی خشکی، سخت دلی، طلب دنیا میں حرص کی شدت اور گناہوں پر اصرار۔

(اصول کافی، ج ۳)

﴿۹۸۸﴾

اَظْهَرَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی الْاِسْلَامَ عَلٰی یَدِیْ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَیَّ وَ فَتَحَ الْکَعْبَةَ عَلٰی یَدِیْ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ وَ جَعَلَنِیْ فِی الدُّنْیَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ وَ فِی الْاٰخِرَةِ زَیْنَ الْقِیَامَةِ وَ حَرَّمَ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ حَتّٰی اَدْخُلَهَا اَنَا وَ حَرَّمَهَا عَلٰی اُمَمِهِمْ حَتّٰی تَدْخُلَهَا اُمَّتِیْ وَ جَعَلَ الْخِلَافَةَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اِلَی النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ، فَمَنْ کَفَرَ بِمَا اَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ.

خداوند عالم نے اسلام میرے ہاتھوں سے آشکار فرمایا اور مجھ پر قرآن نازل کیا اور کعبہ میرے ہاتھوں ہی فتح ہوا اور مجھے تمام بنی آدم پر فضیلت وشرف عطا فرمایا اور مجھے دنیا میں سید البشر قرار دیا اور آخرت میں قیامت کی زینت قرار دیا اور تمام انبیاء پر اس وقت تک جنت میں داخل ہونا منع فرمایا جب تک کہ میں داخل نہ ہو جاؤں اور دوسرے انبیاء کی امتوں پر جنت میں میری امت سے پہلے داخل ہونا حرام قرار دیا ہے اور میرے بعد قیامت تک خلافت کو میرے اہلبیتؑ میں قرار دیا۔ جس نے میری اس بات سے انکار کیا تو گویا اس نے عظیم پروردگار سے کفر کیا۔

(خصال صدوق، باب التسبعة، حديث ١)

﴿٩٨٩﴾

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ خَيْرًا زَهَّدَهُ فِى الدُّنْيَا وَ فَقَّهَهُ فِى الدِّيْنِ وَ بَصَّرَهُ عُيُوْبَهُ وَ مَنْ اُوْتِيَهُنَّ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

خداوند عالم جب کسی بندے کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت بناتا ہے، دین کا تفقہ دیتا ہے، اسے اس کے عیوب سے آگاہ کرتا ہے اور جس کو یہ دیا گیا تو گویا اسے دنیا و آخرت کی بھلائی دیدی گئی۔

(اثنى عشريه، ص ٨٠)

﴿٩٩٠﴾

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَكْسَلِ النَّاسِ وَ اَسْرَقِ النَّاسِ وَ اَبْخَلِ النَّاسِ وَ اَجْفَى النَّاسِ وَ اَعْجَزِ النَّاسِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَمَّا اَبْخَلُ النَّاسِ فَرَجُلٌ يَمُرُّ بِمُسْلِمٍ فَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَ اَمَّا اَكْسَلُ النَّاسِ عَبْدٌ صَحِيْحٌ فَارِغٌ لَا يَذْكُرَ اللّٰهَ بِشَفَةٍ وَ لَا بِلِسَانٍ وَ اَمَّا اَسْرَقُ النَّاسِ فَالَّذِىْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ تُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُهٗ، وَ اَمَّا اَجْفَى النَّاسِ فَرَجُلٌ ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ، وَ اَمَّا اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَآءِ.

کیا میں تمہیں تمہارے کاہل ترین، سب سے بڑے چور، سب سے بڑا بخیل، سب سے بڑے ظالم اور سب سے بڑے عاجز کا پتہ نہ دوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا: سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو کسی مسلمان کے پاس سے گزرے اور اسے سلام نہ کرے۔ کاہل ترین شخص وہ ہے جو صحت اور فرصت کے باوجود اپنے ہونٹوں اور

زبان سے ذکر خدا نہ کرے اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ اس بناء پر اس کی نماز بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ سب سے بڑا ظالم وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو لیکن وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور سب سے عاجز ترین شخص وہ ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہے۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۳۷)

۹۹۱

مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهُ الْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ.

جو شخص قبرستان سے گزرے اور قل ھو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو اس قبرستان میں مدفون مردوں کے عدد کے برابر نیکیاں اس شخص کو ملیں گی۔

(صحيفة الرضا، حديث۲۷)

۹۹۲

مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ بِمَا يَسْخَطُ اللّٰهُ كَانَ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا وَ مَنْ اٰثَرَ طَاعَةَ اللّٰهِ بِغَضَبِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ عَدَاوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ وَّ حَسَدَ كُلِّ حَاسِدٍ وَ بَغْيَ كُلِّ بَاغٍ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ نَاصِرًا وَ ظَهِيْرًا.

جو شخص اللہ کو ناراض کرتے ہوئے لوگوں کی خوشنودی چاہے گا تو اس کے ثنا خوان اس کی مذمت کرنے لگیں گے اور جو شخص لوگوں کی ناراضگی پر خدا کی اطاعت کو ترجیح دے گا تو خداوند عالم اس کے دشمنوں کی ہر دشمنی کے لیے کفایت کرے گا، ہر حسد کے لیے کفایت کرے گا، ہر بغاوت کرنے والے کی بغاوت کے لیے کفایت کرے گا اور خداوند عالم اس کا مددگار اور پشت پناہ ہوگا۔

(اصول كافى، ج٤)

۹۹۳

زِيْنَةُ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ: اَلْمَالُ وَ الْوَلَدُ وَالنِّسَآءُ، وَ زِيْنَةُ الْاٰخِرَةِ ثَلَاثَةٌ: اَلْعِلْمُ وَالْوَرَعُ وَالصَّدَقَةُ، وَ اَمَّا زِيْنَةُ الْبَدَنِ: قِلَّةُ الْاَكْلِ وَ قِلَّةُ النَّوْمِ وَ قِلَّةُ الْكَلَامِ، وَ اَمَّا زِيْنَةُ الْقَلْبِ: فَالصَّبْرُ وَ الصَّمْتُ وَ الشُّكْرُ.

دنیا کی زینت تین چیزیں ہیں: مال، اولاد اور عورتیں۔ آخرت کی زینت تین چیزیں ہیں: علم، تقویٰ اور صدقہ۔

بدن کی زینت تین چیزیں ہیں: کم سونا، کم کھانا اور کم بولنا اور دل کی زینت تین چیزیں ہیں: صبر، خاموشی اور شکر۔
(اثنی عشریه، ص ۸۱)

﴿۹۹۴﴾

مَنْ اَسْبَغَ وُضُوْئَهُ وَ اَحْسَنَ صَلٰوتَهُ وَ اَدّٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ وَ خَزَنَ لِسَانَهُ وَ كَفَّ غَضَبَهُ وَ اسْتَغْفَرَ لِذَنْبِهٖ وَ اَدّٰى النَّصِيْحَةَ لِاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِهٖ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ حَقَآئِقَ الْاِيْمَانِ وَ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ لَهٗ.

جو شخص وضو اچھی طرح کرے، نماز صحیح اور درست ادا کرے، اپنے مال کی زکوۃ دے، اپنی زبان کی حفاظت کرے، غصے پر قابو پائے، گناہوں کی مغفرت چاہے، اہلبیت رسول کی خیر خواہی کا حق ادا کرے، تو اس نے ایمان کے حقائق کو کامل پایا ہے اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوئے ہوں گے۔
(امالی صدوق، مجلس ٥٤، حدیث ١)

﴿۹۹۵﴾

مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَ حَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَ وَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ فَهُوَ مِمَّنْ كَمُلَتْ مُرُوَّتُهُ وَ ظَهَرَتْ عَدَالَتُهُ وَ وَجَبَتْ اُخُوَّتُهُ وَ حَرُمَتْ غِيْبَتُهُ.

جو لوگوں کے ساتھ لین دین کرے تو ان پر ظلم نہ کرے، جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے تو وہ ایسا شخص ہے جس نے کامل جوانمردی پائی ہے، اس کی عدالت ظاہر اور آشکارا ہے، اس کی دوستی اور بھائی چارہ واجب ہے اور اس کی غیبت حرام ہے۔ (عیون اخبار الرضا، باب سی ام)

﴿۹۹۶﴾

اٰفَةُ الْحَدِيْثِ الْكِذْبُ وَ اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَ اٰفَةُ الْعِبَادَةِ الْفَتْرَةُ، وَ اٰفَةُ السَّمَاحَةِ الْمَنُّ وَ اٰفَةُ الشَّجَاعَةِ الْبَغْيُ، وَ اٰفَةُ الْجَمَالِ الْخُيَلَاءُ، وَ اٰفَةُ الْحَسَبِ الْفَخْرُ.

بات کرنے کی آفت جھوٹ ہے، علم کے لیے آفت بھولنا ہے، عبادت کی آفت سستی ہے، سخاوت کی آفت احسان جتانا ہے، بہادری کی آفت بغاوت ہے، حسن کے لیے آفت غرور ہے اور حسب کے لیے آفت فخر و مباہات ہے۔ (تحف العقول، مواعظ النبی)

﴿۹۹۷﴾

سَبۡعَةٌ فِیۡ ظِلِّ عَرۡشِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اِمَامٌ عَادِلٌ، شَابٌّ نَشَاَ فِیۡ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِیَمِیۡنِهٖ فَاَخۡفَاهُ عَنۡ شِمَالِهٖ وَ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَالِیًا فَفَاضَتۡ عَیۡنَاهُ مِنۡ خَشۡیَةِ اللّٰهِ، وَ رَجُلٌ لَقِیَ اَخَاهُ الۡمُؤۡمِنَ فَقَالَ اِنِّیۡ لَاُحِبُّکَ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنَ الۡمَسۡجِدِ وَ فِیۡ نِیَّتِهٖ اَنۡ یَّرۡجِعَ اِلَیۡهِ، وَ رَجُلٌ دَعَتۡهُ امۡرَاَةٌ ذَاتُ جَمَالٍ اِلٰی نَفۡسِهَا فَقَالَ اِنِّیۡ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ.

سات قسم کے لوگ اس دن جب کوئی سایہ نہیں ہوگا خداوند عالم کے عرش کے زیر سائے میں ہوں گے: (۱) عادل حکمران۔ (۲) وہ نوجوان جس نے اپنی نوجوانی میں عبادت کا نشاط حاصل کیا ہو۔ (۳) وہ شخص جس کا دایاں ہاتھ صدقہ دیتا ہے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی۔ (۴) وہ شخص جو اپنی خلوتوں میں خالق و مالک کا ذکر کرتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جو کسی مومن بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تمہیں صرف خدا کی خاطر چاہتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جو مسجد سے نکل رہا ہوتا ہے تو ساتھ ہی یہ ارادہ رکھتا ہے کہ لوٹ کر دوبارہ یہاں آئے گا۔ (۷) وہ شخص جسے کسی خوبصورت عورت نے اپنی طرف دعوت دی تو اس نے کہا کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار سے خوف کھاتا ہوں۔ (خصال صدوق، باب السبعه، حدیث۶)

﴿۹۹۸﴾

کَرَمُ الرَّجُلِ دِیۡنُهٗ، وَ شَرَفُهٗ عَقۡلُهٗ، وَ حَسَبُهٗ خُلُقُهٗ، اِنَّ اللّٰهَ یَسۡاَلُکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ عَنۡ اَعۡمَالِکُمۡ وَ مَا کَسَبۡتُمۡ لَا عَنۡ اَحۡسَابِکُمۡ وَ اَنۡسَابِکُمۡ.

کسی شخص کی کرامت اس کا دین ہے۔ اس کی شرافت اس کی عقل ہے۔ اس کا حسب اس کا اخلاق ہے۔ خداوند عالم قیامت کے دن تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا نہ کہ تمہارے حسب ونسب کے بارے میں۔

(مجموعۂ ورام، ج۲، ص۲۲۸)

﴿۹۹۹﴾

اَرۡبَعٌ مَنۡ کُنَّ فِیۡهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ کَنَفَهٗ وَ اَدۡخَلَهُ الۡجَنَّةَ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ: حُسۡنُ خُلُقٍ

يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ، وَ رِفْقٌ بِالْمَكْرُوْبِ، وَ شَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَ اِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ.

چار صفات جس کسی میں ہوں گی خداوند عالم اس پر اپنی رحمت کو پھیلائے گا اور اسے جنت میں اپنی رحمت میں داخل کرے گا: (۱) حسن خلق کے ساتھ لوگوں کے درمیان زندگی گزارے۔ (۲) مصیبت زدہ کے ساتھ نرمی اور رحمدلی سے پیش آئے۔ (۳) والدین کے ساتھ مہربانی اور شفقت کے ساتھ سلوک کرے۔ (۴) غلاموں کے ساتھ نیکی کرے۔ (خصال صدوق، باب الاربعة، حدیث ۵۰)

۱۰۰۰

مَنْ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ كَسَاهُ مِنْ عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنِ اسْتَبْرَقٍ وَّ حَرِيْرٍ وَ مَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً عَلٰى عَطَشٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَ مَنْ اَعَانَهُ اَوْ كَشَفَ كُرْبَتَهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ.

جو کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا خداوند عالم اسے جنت کے میوے کھلائے گا۔ جو کسی ننگے کو لباس پہنا دے تو خداوند عالم اسے ریشم اور استبرق کا لباس پہنائے گا۔ جو کسی پیاسے کو سیراب کرے گا تو خداوند عالم اسے سربمہر شراب پلائے گا۔ جو مومن کی مدد کرے یا اس کے غم و تکلیف کو دور کرے تو خداوند عالم اسے اس دن اپنے عرش کے زیر سایہ پناہ دے گا جس دن اور کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ (امالی صدوق، مجلس ۴۷، حدیث ۱۵)

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

فضل اللہ کمپانی

ترجمہ ختم ہوا

یکم جنوری ۱۹۹۴ء

ذوالفقار علی زیدی ابن سید یوسف علی شاہ زیدی عفی اللہ عنہما

الحرمین پبلشرز پاکستان

الحرمین پبلیشرز پاکستان

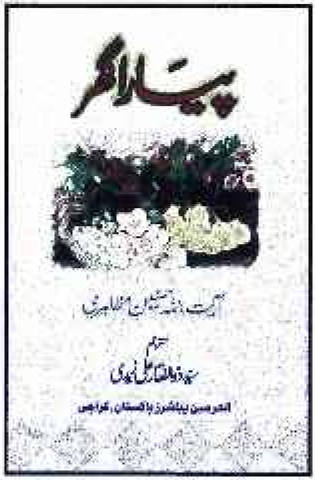

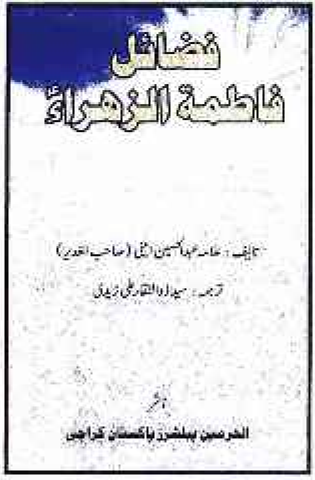
فضائل
فاطمۃ الزہراءؑ
الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

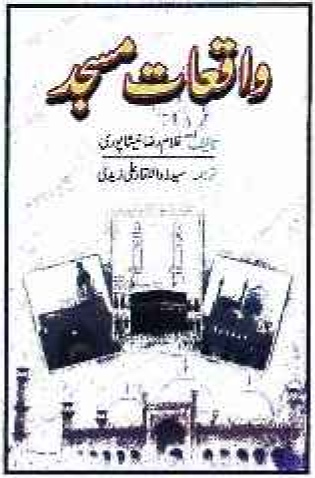
واقعات مسجد

اصحاب رسول اکرمؐ
محمد علی بحر العلوم
الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

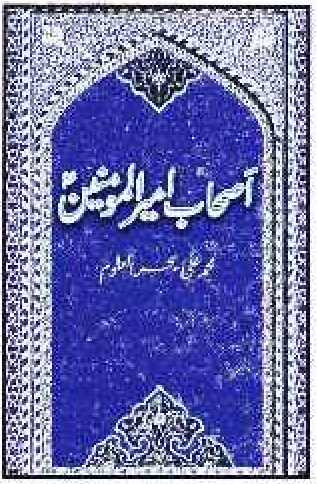
اصحاب امیر المومنینؑ
محمد علی بحر العلوم

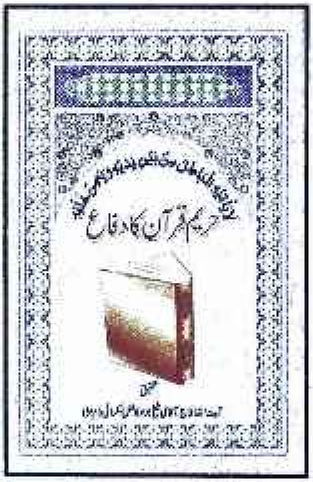

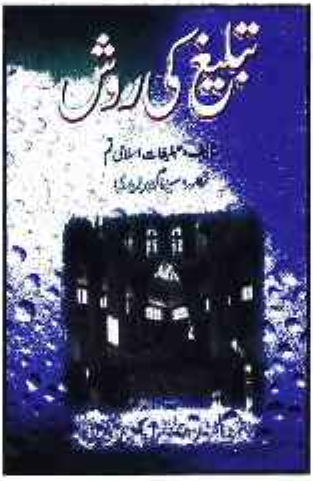
تبلیغ کی روش

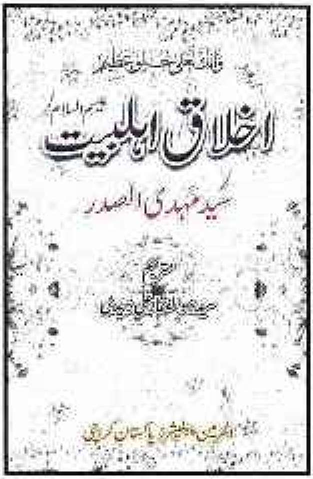
اخلاق اہلبیت
سید مہدی الصدر

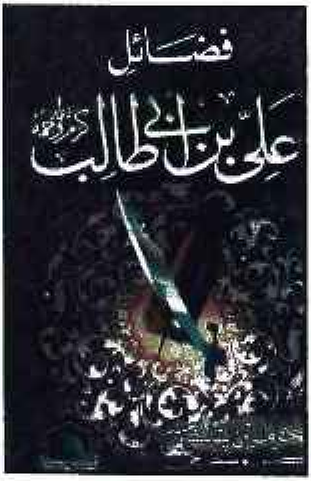
فضائل
علیؑ ابن ابی طالب